وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

الحمد للہ والمنۃ کہ نسخہ بے مثل و بے نظیر

رسالۂ ثانی حرمت مزامیر

بجواب التماس

میثم قادری

از تصنیف لطیف و تالیف منیف

قامع البدع والطغیان دافع الشرک والعصیان مفرق حق و باطل مزرق جہل و جاہل ناثر بے مثال ناظم باکمال برگزیدۂ بارگاہ ذوالجلال البندہ بدۂ حضرت المتعال محمود زمن مصنف رسالۂ نصیحت دلپذیر و ہدایت الحق و مؤلف غزالی سخن مشہور و دلیر سر انجمن جناب سید شاہ حیدر حسین صاحب حماہ اللہ عن الشرور و الفتن و وقاہ اللہ عن الحزن و المحن ابن سر حلقۂ کاملۂ صوفیہ و سرآمدۂ زمرۂ اولیا سلسلۂ عالیہ قادریہ اعظم السادات و العظما سید الفقرا سند العرفا اشرف الشعرا ابلغ البلغا مقبول بارگاہ ذوالمنن والشرف حضرت سید شاہ محمد حسن اشرف حنفی قادری خلف و سجادہ نشین حضرت شاہ محمد زمان حنفی قادری خلف و سجادہ نشین حضرت شاہ محمد رفیع الزمان حنفی قادری خلف حضرت شاہ محمد بدیع الزمان حنفی قادری ہدایت اللہی جائسی شاہی زبری حسنی الحسینی الہ آبادی قدس اللہ اسرارہم و انار اللہ برہانہم مورخہ ۱۹ شعبان المکرم ۱۳۱۹ھ

بفرمایش مرد متقی مولوی باسط علی مدرس بیگم سرائے و جوان صالح تائب سماع بالمزامیر اہل اللہ سید الشیخ امیر علی شاہ رئیس سید سراوان پرگنہ چائل ضلع الہ آباد ۞

عظمت المطابع بریلی باہتمام محمد رضی اللہ طبع ہوا

۵.۵ جلد

قیمت فی جلد ۵/

عقل درین واقعہ حاشا کند
من غنچہ وحدت شدم تو گل درین گلشن شدی
من وجہک المنیر لقد نور القمر شد
کر یکہ منزلی کہ در مدینہ جا کنم
بر بام عرش رفت رسول خدا نشد
خلق ہو جا حق عبد ہو جا رب

عشق نہ حاشا کہ تماشا کند
من تو شدم تو من شدی من جان شدم تو تن شدی
لا یمکن الثناء کما ن حقہ
بر کنار زدم از دل بر کشتم نکر زمزمہ
محجان اعرا ضدا اہر نثرہ و حفظ دین

حق گویدت کالے جانجی جانانہ برفن یکہ
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
تا دو چشم خون فشان این دیدار دریا کنم
دیگر ہر وصف است ہنجوابی اندر مدحش نشان کن

من تا رو بود معرفت کتم تو برایں شد
یا صاحب الجمال و یا سید البشر
کے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم
ہرگز نمیرد و نہ جبین داغ بندگی
صوفیہ کا یاد رکھہ قاعدہ کلیہ

قصیدہ بردہ میں ہے ؎ دع ما دعیۃ النصریٰ فی نبیہم + واحکم بما شئت فیہ مدحا واحتکم

ترجمہ۔ یعنی نصریٰ نے جو اپنے نبی کی تعریف کی ہے وہ تم اپنے نبی کی نکرو اور اسکے سوا اور جو تم چاہو وہ کہو اے بھائیو اس آیت کا خیال کرو جو سورۃ مایدہ میں ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم (ترجمہ۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ مریم کی بیٹے مسیح وہی خدا ہیں کچھ شک نہیں کہ یہ کافر ہوگئے افسوس کہ بعض حضرات بہ اعلان ایسے ایسے شعر پڑھتے ہیں ؎

ہر قرن کہ دیدی	محمد بصورت عرب آمدہ	فی الجملہ ہمین بود کہ آمد و رفت
	یعنی نکر عین رب آمدہ	
	در عاقبت آن شکل عرب وار بر آمد	دار ایسے جہان شد

ظاہر ایمیر علیہ کو خدا بتاتے ہیں اسطرح کا عقیدہ رکھنا نہیں چاہئے حضرت قبلہ گاہی صاحب اشرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

من چہ سازم بیان توحیدش + عاقلان را بس است سورۂ قل

بعض حضرات صوفیہ لوگ دونہ نام اسماء باریتعالیٰ کے سوائے اور بہت نام بہ اعلان رشیطان۔ وشداد۔ ونمرود۔ وفرعون۔ وہامان وغیرہ فرماتے ہیں۔ خوف خدا ذرا نہیں کرتے۔ یہ نہیں جانتے کہ اسماء الٰہی توقیفی ہیں یعنی اسماء الٰہی موقوف ہیں اوپر استماع کے شارع سے اور نہیں جائز ہے واسطے کسیکے کہ نام رکھے اللہ تعالیٰ کا ساتھہ ایک اسم کے اپنے طرف سے اگرچہ مدلول عنہ اس اسم کا ہم معنی اسم توقیفی کے ہو سبحانہ تعالیٰ جیسا کہ ہم کہتے ہیں جواد۔ اور نہیں کہتے سخی اگرچہ معنی ان دونوں کے ایک ہیں وعلیٰ ہذا القیاس فی جمیع الاسماء۔

رباعی

ہر چند بعلم و فضل ممتاز شوی	مشکل کہ بفقر نکتہ پرداز شوی	بوئے نشنیدہ ز عرفان تا حال	مدت باید کہ واقف راز شوی

تو بیندار کہ ہر گوشہ نشین و بیندارا اے لباس خرقہ کہ ہر کشتہ اور نارا

حق تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا کہ اپنے بیٹے کی قربانی کریں اور جان لیا تہا کہ ایسا نہو گا ایسا امور طریقت میں ایسے ہوتے ہیں جو ظاہر شریعت کے مخالف ہوں جو شخص بغیر اس مقام کے پہونچے ہوئے ایسے امور کا مرتکب ہے وہ زندیق اور واجب القتل ہے ہاں بموجب شریعت کے جو چاہے کرے ؎ ترے حکم شریعت نے نہیں چھوڑا ہے سزا دینکو + جو راز افشا ہوا گستاخی منصور و سرمد کا

؎ کجا بود اشہب کجا تا ختم

بار جہان کی دل آن نازنین	سینہ جہان نازکی یار حسین	چہ غم دیوار ارا کہ باشد چون تو پشتی بان	چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان
اشرفا غم مخور کہ روز جزا	شافع تست صاحب لولاک	مرا چہ بیم و خطر اشرفا چہ گر گنہم	کہ روز حشر شفیعم شود پیمبر ما
دور کو زین دائرہ بیرون سرا است	از دو جہان قدر تو افزون سرا است	موسیٰ ز ہوش رفت بیک پر تو صفات	تو عین ذات منگری در تبسمی

وابراہیم علیہ السلام گفت رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ... دعاء ربنا اغفرلی یعنی گفت خدایا دعائے من اجابت کن و مرا بیامرز اگر

از دولت خالی باشم اما محمد علیہ السلام را ناخواستہ گفت لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ یعنی یا محمد ما کشادہ کردیم دل دوستان خود را تا بتو ایمان بیارند و بگویند لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و بیامرزیدم و بآخر امت ترا بشفاعت بیامرزم و از حرمت تو بر ایشان رحمت کنم۔ موسیٰ علیہ السلام گفت خداوندا دلم را فراخ گردان تا علم و حکمت در آنجا جائے یابد اما مصطفٰے علیہ السلام را گفت اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ یا محمد دل تو فراخ کردم بے آنکہ از من بخواہی بدانکہ ہر چہ موسیٰ علیہ السلام بخواست خدائے تعالیٰ باو داد اما مصطفٰے علیہ السلام را ناخواستہ بداد و موسیٰ علیہ السلام گفت ہارون را وزیر من گردان و مصطفٰے علیہ السلام را ناخواستہ دو وزیر داد یکے ابوبکر صدیقؓ و دیگرے عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔ اللہ تعالیٰ حبیب خود را خبر میکند کہ یا محمد تو نبودی بر کمہ طور ما است ترا در پیش موسیٰ می ستودیم و آن از رحمت ما بود یعنی امت محمد بخشیدم پیش از آنکہ بخواہید و بیامرزیدم پیش از آنکہ گناہ کنید و ہر کہ بقیامت حاضر آید و مقدار روئے زمین گناہ داشتہ باشد و مقر باشد کہ من خدائے او یم وحدہ لاشریک لہ ام و محمد بندہ من است او را بیامرزم و باک ندارم و جنت باو دہیم

نظم

نماند بعصیان کسی در گرو ۔ کہ دارد چنین سید پیش رو
در حرم قبلہ ابروے تو گر یاد کنم ۔ کعبہ بر خویش بلرزد غم محراب کشید

بردہ بردار کو از لطف بسوئے ما نظرے ۔ جان من بہر تو تا کے دل مشتاق طپید
مخزن ہجر تو بے صبر و سکون ست ۔ یا رسول اللہ جمال خود نما

بہر وسیلے ہمین بخشش کا حضرت کے شفاعت پر ۔ نہ توبہ پر نہ تقویٰ پر نہ محنت پہ نہ طاعت پہ
گر گئی زہنگ کیا کیا امت سیاہ بعی اس امت پہ ۔ کہلینگے حبیب جان بخشش حضرت کے شفاعت پہ

حلوای لبین انبیا سے ۔ دین طرفہ کہ بر تو یک مگس نسبت
ظلمت زنسبا لمحہ قریباں دور ۔ در خانہ ہزار شمع کافور

حب اولاد نبی حب نبیست ۔ ہر کرا این حب نباشد اجنبی است
سر بسر گر نباش وگر عام اندشان ۔ مستحق حب و اکرام اندشان

غلام حلقہ بگوش رسول سادانم ۔ نہ بے نجات نمود دل حیث و آیاتم
کفایت ہست نے سبح رسول و اولادش ۔ ہمیشہ در دو جہان جملہ مہماتم

دلم ز حب محمد پرست آل مجید ۔ گواہ حال منست این ہمہ حکایاتم
زنیک و بد ہمہ دانند من محمدیم ۔ خلائقی کہ کنند گوش بر مقالاتم

چو ذرہ ذرہ شود این تنم بخاک لحد ۔ تو بشنوی صلوات از جمیع ذراتم
سلام گوئیم و صلوات تو ہر نفسے ۔ قبول کن بکرم این سلام و صلواتم

کمینہ خادم خدام خاندان توام ۔ ز خادمی تو دائم بود مباہاتم
گناہ بحد من بین تو یا رسول اللہ ۔ شفاعتی بکن و محو کن خیالاتم

بشکر خدا کہ پیرو دین ہمیم ۔ حب رسول آل رسول ست آدم
قائل بروز حشر و قیام قیامتم ۔ امیدوار جنت حور اور کوثرم

حاسد بسوے من بحقارت نظر مکن ۔ ہر چند در نمود بصورت محقرم

اما بعد حمد ایزد غفار و نعت سید ابرار بیہ ذرہ بمقدار زید حمی آل ابو ترابی عاصی زمین بستان حمید حسن حنفی قادری رفیعی ہدایت اللہی معافیدار شاہی یحیی پوری الہ آبادی عفا اللہ عنہ عرض رسان ہے کہ مین سنہ ۱۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۳ کو ایک رسالہ موسومہ **نصیحت دلپذیر در حرمت مزامیر** مطبع نامور پریس الہ آباد مین طبع کرا کے اس غرض سے شایع کیا تہا کہ اندنون الہ آباد کے عوام و خواص جو باغوائے شیطان خناس انواع اقسام کے لہو و لعب راگ رنگ کی بدعات و ضلالت مین مصروف و مسرور اور راہ سنت اور طریق ہدایت سے دور اور مہجور ہو کر بلائے رقص و تماشون مین مبتلا مستغرق فسق و فجور بے انتہا ہو رہے ہین رسالہ مذکور کو مطالعہ کرین اور توفیق توبہ و استغفار پا کر راہ سداد اختیار کرین کیونکہ خدائے عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا

تعاونوا علی الاثم والعدوان ترجمہ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تم مدد کرو اور نہ مدد کرو گناہ اور
نافرمانی کی باتوں میں اور حدیث صحیح مشکوۃ شریف میں مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے من احیی سنتی
عند فساد امتی فلہ اجر مایۃ شہید ترجمہ جس نے بوقت بگڑنے میری امت کے میری سنت زندہ کیا
اوسکو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملیگا پس بموجب اس آیۃ وحدیث کے جملہ اہل اسلام بالخصوص علمائے کرام
پر ضرور ہے کہ افعال قبیحہ وبدعات شنیعہ سے بچنے ہدایت کرتے نہیں کیا مگر فقیر کی نظروں سے ایک رسالہ موسومہ
التماس مصنفہ مولانا شاہ محمد حسین صاحب خان بہادر محب اللہی صابری الہ آبادی گذرا ہے
فقیر نے اوسکو مطالع کیا تو در باب سننے مزامیر مذہب حقہ کے خلاف پایا جسکی آہنگ مخالف کو حسب ذیل
ناشنوا ثابت کیا لہذا الجواب التماس یہہ رسالہ ثانی حرمت مزامیر تصنیف کیا۔ وما توفیقی الا باللہ
وھو حسبی ونعم الوکیل میں نے اپنے سابقہ رسالہ کے شروع میں آیات واحادیث ذیل سے حرمت سماع بالمزامیر
ثابت کی تھی سورہ انعام میں ہے۔ وذر الذین اتخذوا دینھم لعبا ولھوا وغرتھم الحیوۃ الدنیا
یعنی چھوڑ دے اونکو جنہوں نے ٹہرایا طریق اپنا کہیل اور تماشا اور بہولا دیا اونکو دنیا کی زندگی نے سورہ
لقمان میں ہے ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا
ھزوا اولئک لھم عذاب مھین یعنی اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ خریدتے ہیں کہیل کی باتونکو کہ بچلاویں اللہ
کی راہ سے بن سمجھے اور ٹہراویں اوسکو ہنسی وہ جو ہیں اونکو ذلت کا عذاب ہے مشکوۃ المصابیح میں مروی ہے امرنی
ربی بمحق المعازف والمزامیر یعنی حکم کیا مجھکو میرے رب نے واسطے مٹانے معازف اور مزامیر کے) اس کے
جواب میں مصنف رسالہ التماس اپنی کتاب صفحہ ۱۴ سطر ۵ میں تحریر فرماتے ہیں قولہ ومن الناس من یشتری
لھو الحدیث سے جو حرمت نکالتے ہیں اول تو یہ حکم صریح نہیں جو موجب حرمت ہو۔ دوسرے سماع صوفیہ
بہ نیت لہو نہیں ہوتا کہ لہو الحدیث کے افراد میں سے ہو لیضل عن سبیل اللہ آگے اوسکے علت موجود یہاں مفقود۔
احادیث نبوی سے جو حرمت کا ثابت ہونا معلوم اول احادیث اس بارہ میں متکلم فیہ محدثین کے نزدیک قابل اعتبار
نہیں ۲ قول بااللہ التوفیق ومنہ التحقیق آپ نے اپنے اس قول کو چار خدشوں پر تقسیم فرمایا ہے
خدشہ اول یہہ ہے کہ اس آیۃ سے ممانعت کا صریح حکم نہیں نکلتا جواب واہ کیا خوب ع مطلب کی لیکے باقی
کو کافور کر دیا + کیا راقم الحروف نے صرف یہی ایک آیہ حرمت سماع کی بابت تحریر کی تھی کہ آپ نے اوسکے
جواب پہ اکتفا فرمایا اس آیۃ سے قبل سورۃ انعام کی آیت وذر الذ سے الخ جو نقل کی ہے کیا وہ بھی
آپ کے نزدیک تحت کنایہ داخل اور تعریف صریح سے خارج ہے اور یہی صحیح فرض کر لیا جاوے حدیث صحیح
۲۹ ص سے نے بیان کنایہ کیلئے قرینہ کافی موجود ہوتے ہوئے آپ نے تجاہل اور چشم پوشی فرمائی قرآن شریف
میں وارد ہے ولا تکتموا الحق وانتم تعلمون یعنی جان بوجھکر حق کو نہ چھپاؤ راقم نے آیات
مذکورہ سے صرف حرمت مزامیر ثابت کی تھی حالانکہ آیت وذر الذی سے واضح ہے کہ اون لوگوں سے
دوستی اور خلا ملا اور راہ و رسم کو بالکل چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو لہو ولعب مقرر کر لیا ہے

اور دنیا کی زندگی نے اونکو بہلا دیا۔ باختیار اصول فقہ آیۃ مذکور جمہور علما کے نزدیک لفظاً خاص معناً محکم استعمالاً صریح ہے یعنی اپنے ظاہری معنی پر محمول اور واجب العمل ہے نہ اُسکے لئے تفسیر و تشریح کی احتیاج نہ تاویل و تنسیخ کا احتمال اوسکا منکر کافر ہے اور تارک فاسق یکفر جاحدہ ویفسق تارکہ اور بالفرض آیۃ مذکور کو بجائے محکم کے بقیہ اقسام ثلثہ ظاہر و نص و مفسر مین سے قرار دیا جائے تو بھی آیۃ مذکور کے واجب العمل ہونے مین کسی قسم کا شک و شبہہ نہین ہے ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ یعنی اس کتاب مین کسی قسم کا شک و شبہہ نہین اب آپکا کوئی عذر نامستمعہ اور حیلہ مخترعہ ترک عمل کیلئے باقی نہین رہا پس ایسے صاف صریح حکم کی جو شخص تعمیل نکرے اور صحبت ارباب رقص و غنا و اصحاب لہو و ہوا مین مشغول معروف رہے تو مثل یہود و نصاریٰ مصداق آیات تحت ہوگا نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظہورہم کانہم لا یعلمون یعنی اہل کتاب کے ایک فریق نے خدا کی کتاب کو پس پشت ڈالدیا کہ اُس سے بالکل انجان ہین فاتخذو کتابہم مہجورا یعنی انہون نے اپنی کتاب کی تعمیل کو ترک کر دیا۔ اور اگر کسی فائدہ نفع کے سبب سے کوئی شخص اہل ہوا ارباب غنا کی راہ و رسم اور خلا و ملا نہ چھوڑے تو مثل علما اہل کتاب اس آیۃ کا مخاطب ہے ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا و ایای فاتقون یعنی میری آیتونکو ثمن قلیل کے عوض فروخت نکرو اور مجھسے ڈرو ولعذاب الآخرۃ اشد حر لو کانوا یعلمون یعنی جہنم کا عذاب نہایت ہی سخت گرم ہے کاش کہ لوگ جان لیتے مصنف رسالہ التماس نے آیۃ صدر ومن الناس کو صریح نہین ہے تو لکھدیا مگر کوئی دلیل و حجت تحریر نہین فرمائی اگر بلا دلیل تمام باطل دعوی ایسے خود بخود ثابت ہوجایا کرتے تو حق بالکل معدوم ہوجاتا مگر الحق یعلو ولا یعلی یعنی حق غالب ہے مغلوب نہین ہوسکتا پس ضرور تہا ع دلے چون بگفتی دلیلش بیار۔ ذرا تعریف کنایہ و صریح کو منطبق فرماکر تو دکھا ہوتا یا ویسے ہی لب کشائی فرماکر صریح کو کنایہ اور کنایہ کو صریح قرار دیدیا تعریف کنایہ و صریح مندرجہ کتاب نور الانوار شرح منار کا حاصل یہہ ہے کہ اگر معنی کسی چیز کی محتاج قرینہ کی ہون اور بلا بیان قرینہ وہ نہ سمجھی جاسکتی ہون تو کنایہ ہے ورنہ صریح۔ یہہ بات بالکل بدیہی ہے کہ اس آیت سے حرمت مزامیر قرینہ کی ہرگز محتاج نہین نہ اسکے معنی مشتبہ ہین نہ پوشیدہ نہ مخفی پھر نہین معلوم کس بنا پر اسکی صریح ہونے سے انکار اور کنایہ ہونیکا اقرار کیا گیا ہے۔ یا صرف بلحاظ ع باطل است آنچہ مدعی گوید اسکو آپ نے خواہ مخواہ کنایہ قرار دیکر تعمیل احکام الہی سے بچنے کا بہانہ نکال لیا۔ اور جناب من اگر اس آیۃ کے حکم کو کنایہ ہی فرض کر لیا جائے اور محتاج قرینہ بھی مان لیا جائے تو آیت و ذر الذین اور حدیث امحق المزامیر سے زیادہ اور قرینہ کیا چاہئے وما یجحد بہا الا الفاسقون یعنی اسکا کوئی انکار نہین کرسکتا سوائے فاسقون نافرمانون کے۔ پس جبکہ مضمون آیات و احادیث مذکور سے کنایہ نہ ثابت ہوا تو صریح ہوتا ثابت اور محقق ہوگیا۔

آپکا دوسرا خدشہ یہہ ہے کہ سماع صوفیہ بہ نیت لہو نہین ہوتا جواب آپ نے اپنے خدشہ مین بجائے سماع عوام بالمزامیر کی سماع بالمزامیر معمول صوفیہ کرام کو بحث فیہ قرار دیکر خدشہ ہذا کی بنا کو قایم کیا ہے حالانکہ سماع صوفیہ مین جو کہ بپابندی جمیع شرائط و نگرانی جمیع موانع عمل مین آئی کسیکو بحث نہین گو علما محققین نے اوسمین

بہی احتیاط کو اولی لکہا ہے مین نے اپنے رسالہ مین سماع بالمزامیر کو حرام ثابت کیا تہا بجواب اس کے آپ
سماع صوفیہ کو پیش فرماتے ہین چارون خاندان عالیہ قادریہ و چشتیہ نقشبندیہ و سہروردیہ کے اکابر صوفیہ کے
اقوال رسالہ اول حرمت سماع بالمزامیر مین نقل کئے گئے ہین کسی صوفی نے سماع بالمزامیر کو حلال نہین لکہا
نہ کسی نے اوسپر عمل کیا بلکہ اونکی سماع اور اونکی نغمات کی تشریح مین جناب مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہین **مثنوی**

اولیارا در درونش نغمہاست	طالبان را زان حیات بے بہاست	نشنود این نغمہارا گوش حس	کس نغمہا گوش حس باشد نجس
نغمہاے اندرون اولیا	اولاً گوید کہ اے اجزائے لا	ہین زلاے نفی سرہا برزنید	دین خیال و وہم یکسو افگنید
گر بگویم شمۂ آن نغمہا	جانہا سر بر زند از دخمہا	گوش را نزدیک کن کان دور نیست	لیک نقل آن بتو دستور نیست

اس سے صاف ظاہر ہے کہ صوفیہ کرام اولیاء عظام کے اور نغمے ہین اور اہل ہوا سامعین مزامیر یا غنا کی اور ہین کتابون
سے تحقیق کے بعد بخوبی ثابت ہے کہ صوفیہ متقدمین کی مجلس سماع مین ہرقسم کی احتیاطین کیجاتی تہین نہ آلات
لہو تال طنبورے نہ مردہنگ مجیرے موجود ہوتی تہی نہ سوائے حضرات مقدس اہل اللہ کوئی عوام کالانعام
شریک ہونے پاتا نہ امرد حسین لڑکے نہ نامحرم جوان عورتین کہ مضامین غزلیات سے بجائے توجہ الی اللہ اور غذائے
روحانی کے غذائے نفسانی کا کام اور اون امرد اور عورتون کے خط و خال کو اور اونکی ہجر و وصال کو
مطابق کرنے مین مصروف رہتی ہون جیسے اس زمانہ مین دیکہا جاتا ہے **شعر**

وصوفی یحب الامرد دین و یخب انہ من امردینا **ترجمہ** اے بسا صوفی کہ بر طفلان فدا + وین زامردین گمارد فاسقا

پہر نہین معلوم ہوتا کہ کس بناء پر ہمارے زمانہ کے بعض حضرات متقدمین صوفیہ کی حرص فرماکر کپڑے رنگتے اور تسبیح
ہزار دانہ ہاتہہ مین لیتے ہین اور لطف یہہ ہے کہ عام مجالس مین شرکت فرماکر اپنے نفس امارہ کو تازگی بخشتے ہین کیا
احکام خدا اور رسول سے مستثنیٰ ہونیکے انکے پاس وحی نازل ہوئی ہے یا تصوف اور درویشی کو بہی مثل دوسرے
علوم و فنون کے تصور فرمالیا ہے کہ سبق پڑہ لیا واقف ہوگئے **؎** دفتر صوفی سواد و حرف نیست + جز دل اسفید
ہمچون برف نیست ۔ اور اسکا لطف یہ ہے کہ ذوق و وجد مین مستتر ہے کیا تصوف کو اسبات مین کچہہ دخل ہے
کہ احکام ربانی کی تعمیل سے دور اور اتباع شرع شریف سے مہجور کردے اور کوئی صوفیت کا مدعی ہنکر مستغنیٰ
ہوسکتا ہے **؎** این مدعیان در طلبش بیخبر انند + کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد ۔ اے مرغ سحر عشق زپروانہ بیاموز
کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد + اہل اللہ مشائخ سے مجہے کوئی بحث نہین ہے جن علما صورتون نے بجائے اتباع
سنت و پیروی شریعت کی بدعت و ضلالت کو قبلۂ آمال سمجہہ رکہا ہے اونکی خدمت مین عرض ہے **ع**
کین رہ کہ تو میروی بترکستانست + کسی نے قبل از مرگ اپنے عرس کا ڈہنگ ایجاد کیا ۔ کسی نے کوئی نیا میلہ اختراع کیا ہین
انواع اقسام کی بدعتونکا ہیر مار جہلا کی بہیڑ بہاڑ روشن چوکی و انار باجہ ننگا جہون کا تو مار **؎** من تشبہ سے کیون
نہون ملزم + جب دیوالی کی سب شباہت ہو + حالانکہ ترمذی شریف مین حدیث صحیح وارد ہے کہ جس نے دین
مین کوئی برا کام ایجاد کیا اوسکو گناہ ہوگا اوسکا اور نیز اون سب کا جنہون نے اوسپر عمل کیا ہو **مثنوی** ہر کہ او بنہاد
ناخوش سنتی + سوئے او نفرین رود ہر ساعتی + نیکوان رفتند و سنتہا بماند + واز لئیما ظلم و لعنتہا بماند + آپ بلاحظہ

فرمائے کہ صوفیون کی افعال سے ان متصوفون کی کردار کو کیا نسبت ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
حضرات صوفیہ داعیا الی اللہ باذنہ سراجا منیرا کے مصداق تھے اور یہہ حضرات داعیا الی الشیطان
بعدوا بیدننا محل اطلاق حدیث شریف مین وارد ہے کہ اخیر زمانہ کے عالم بے عمل اور فسق و فجور مین
مبتلا قرآن کو پڑہین گے مگر اون کے گلے کے نیچے نہ اتریگا یعنی دل پر بالکل اثر قرآن شریف کا نہوگا یمرقون
من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ یعنی دین سے ایسی خارج ہوجائینگے جیسے شکار مین سے تیر صاف
نکل جاتا ہے ہر شخص اپنے کو مومن کامل خیال کرتا ہے لیکن بخبث نفس نکر و دنیا الہا معلوم نہین ہوتا مگر امتحان
کی کسوٹی پر کسے جانیکے بعد کہرا کہوٹا ظاہر ہوجاتا ہے جیسی کہ نماز صدہا آدمی پڑہتے ہین مگر سب کی نماز پر آثار قبولیت
نہین ظاہر یعنی ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر والبغی ترجمہ نماز سب گمراہی اور برائی
کے کامون سے روکدیتی ہے۔ نہ بموجب شرائط ادا کیجاتی ہے نہ حضور قلب پایا جاتا ہے نہ آثار قبولیت مرتب
ہوتے ہین حبطت اعمالہم مین داخل علی ہذا اوس زمانہ کے صوفیون اور اس زمانہ کے متصوفون کی اعمال
وافعال کو شریعت عینک سے ایمان و انصاف کی آنکہہ مین لگاکر دیکہا جائے تو مثل اسلام اور کفر کے بین فرق
نظر آئیگا ؎ پس عجب باشد کہ مازین گمرہان + غیرتی ناریم بر خود اندر ان + تعجب ہے کہ حلت کا دعوی ہوتے
اور دلیل مین سماع بے مزامیر معمول صوفیہ کرام پیش کیا جائے جو حلال ہے اور جسپر عمل کرین وہ حرام ہے
پس جو مطلب تہا وہ ثابت نہوا اور جو ثابت ہوا وہ غیر مقصود تفسیر اخد شتہ یہہ ہے کہ لفظ لیضل کو علت غرض
قرار دیا ہے جواب اسکے ثبوت مین نہ کوئی دلیل و حجت پیش کی نہ شاہد و قرینہ کا ذکر نہ کسی مفسر کا قول پہر کیا وجہ
ہے کہ دعوی بے دلیل بلا عذر تسلیم کر لیا جائے اور شواہد و براہین کی احتیاج سمجہی جائے لفظ مذکور بیان
واقع ہونیکی گنجایش نہین رکہتا ہے کیا لام سوائے علت کے دوسرے معنی مین مستعمل نہین ہوتا ہے جو دعوی
بلا دلیل کو ناحق و ناروا منکر بطلان حق مین سعی کیجائے اسمین شک نہین کہ کوئی حرام کام کسی نیت کے باعث
حلال نہین ہوسکتا اور نتیجہ مزامیر و رقص کا ضلالت و گمراہی ہونین خدا و رسول اور صحابہ و سلف صالحین کے
اقوال بطور شہادت موجود ہین صحابہ کرام و تابعین عظام کے افعال تائید مین مسلم۔ پہر اگر گمراہی و ضلالت
کو ہی راہ ہدایت فرض کرکے ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ کا کوئی شخص
مصداق بنا چاہے تو کون مانع ہے پس لام علت سے فائدہ خلت نکالنے کیلئے ضرور تہا کہ اولا یہہ ثابت
کر لیا جاتا کہ حرام کام کسی حکمت عملی سے حلال ہوسکتے ہین پہر ثانیا مصنف رسالہ التماس سماع بالمزامیر کو
اوسکی ایک فرد قرار دیا ہوتا نہ مقدمہ اول کا ثبوت نہ ثانی کا وجود پہر علت سے حلت محال جو تہا خدشہ یہہ ہے
کہ احادیث اس بارہ مین متکلم فیہ محدثین کے نزدیک غیر معتبر جواب آپ نے سب دعوی بلا دلیل
تحریر کئے کسیکو تو مدلل اور مبرہن نقل فرمایا ہوتا جملہ بے ثبوت وبے وجوہ حضرت معترض پر لازم تہا کہ
احادیث منقولہ مین سے کسیکو موضوع کسیکو ضعیف کسیکو منسوخ و متروک و متعارض وغیرہ ثابت کیا
ہوتا یا کسی راوی کو غیر ثقہ کسی حدیث کی راویون کے عدم ملاقات کو قایم ہوتا اوسکے خلاف اور تردید مین

کوئی زیادہ معتبر حدیث نقل کی ہوتی بعدہ محدثین کے کلام کو بیان فرمایا ہوتا حرمت مزامیر مین نہ کسی محدث
کو کلام ہے نہ مفسر کو عذر نہ فقیہ کو اختلاف ہان محدثین اہل بدع و ہوا متبعین نفس امارہ کو تعمیل احکام الہی مین حیلہ و عذر
کا ہر جا تمین موقع باقی رہتا ہے۔ اور نہ حلت مین کوئی حدیث وارد ہان ایک عصا سے پیری حدیث بخاری
استدائیہ قالت عائشۃ دخل علیّ ابو بکر ہے اوس نابالغ لڑکیون کے بروز عید دف سے گانے
پر عدم ممانعت کا ثبوت البتہ نکلتا ہے جس سے بجانے نابالغون کے بالغ اور بجائے روز عید ہر روز اور بجائے
دف جملہ مزمار و معازف معین نہین ہو سکتا اس حدیث کی تشریح کامل قول آیندہ مین نقل کیجائیگی اسقدر یہان
تحریر کرنا کافی ہے کہ اس حدیث ثبوت حلت کی مدعیون کے فعل کو تمام علمانے غوایہ اور گمراہی کے الفاظ
سے تعبیر کیا ہے۔ اب ظاہر ہو گیا کہ چار دن خد ستے جو بلا دلیل و حجیت و نص التماس مین درج تھے تقریر بالا سے
مندفع و مرتفع ہو چکے۔ اب لیجئے صرف قرآن و حدیث ہی سے اسکا ثبوت نہین ہوتا بلکہ اصول اربعہ قرآن
و حدیث اور اجماع و قیاس بھی اسکی حرمت پر شاہد ہین قرآن و حدیث کا ذکر تو رسالہ سابقہ نیز بیان
صدر سے واضح ہو چکا ہے اور آیندہ بھی تفصیلاً لکھا جائیگا۔ قیاس کیلئے یہہ آیۃ ہے یا ایہا الذین امنوا
انما الخمر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون
انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر و
المیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون ترجمہ اے مومنو تحقیق
شراب اور جوا اور بتون کے تھان اور فالون کے تیر ناپاکی ہے شیطان کے کامونمین سے تم اوس سے
بچو کہ فلاحیت پاؤ۔ تمہارے درمیان مین شراب اور جوے سے شیطان عداوت ڈلوانا چاہتا ہے اور
خدا کے نام لینے سے روکدیتا۔ کیا تم رکو گے اس آیۃ مبارک مین سبب حرمت شراب و جوے کے تین
سبب بیان قرار دینے گئے ہین۔ نماز اور یاد خدا سے باز رہنا شیطان کا فعل اور باہم فساد کرانا یہی تین
وجوہ مزامیر کی حرمت کے معلوم ہوتے ہین۔ شیطان کا فعل کا ہونا تو ظاہر ہے جیسا کہ رسالہ اول نصیحت
دلپذیر مین بصراحت ذکر کیا جا چکا ہے کہ قصص الانبیاء مین مذکور ہے قابیل فرزند حضرت آدم علیہ السلام
کے غم کو دفع کرنیکے لئے شیطان نے شراب پلائی اور چنگ و طنبورہ بجانا سکھایا اور تفسیر فتح العزیز
فی احوال الانبیاء مین مذکور ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو ارشاد ہوا فاما یاتینکم
منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یعنی اگر آوے تمکو
میری ہدایت پس جو کہ پیروی کرے تیری ہدایت کی پس کچھہ ڈر نہین ہے اور نہ غم۔ یہہ سنکر ابلیس نے
کہا یا الہی تو نے آدم کی اولاد کو کتاب و رسول و علم و جائے بود و باش و طعام و شراب و آواز خوش وغیرہ عطا کی
مجھکو بھی عنایت ہو ارشاد ہوا کہ تیری کتاب وشم ہے یعنی گودنا کہ بدن سوئی سے نیلگون کرتے ہین اور قرآن تیرا
شعر اور رسول تیرے کاہن اور علم تیرا سحر اور طعام تیرا مردار اور جس جانور پر وقت ذبح میرا نام نہ لیا جاوے
اور شراب تیری شئے مسکر مثل خمر و تاڑی و بھنگ وغیرہ اور مسکن اور بازار تیرا حمام اور کلام

تیرا جہونٹہ اور جہوٹے قصے اور سوذن تیرے مزامیر و بربط اور تعدتیری جرس اور گہنگہرو اور دام شکار تیرا
بنی آدم کی عورتین ابلیس نے کہا اسقدر مجہکو کافی وبس ہے اور فساد باہمی مجالس رقص و سرود مین جسقدر برپا
ہوتے ہین شاید کسی اور مقام پر ہوتے ہون عرسونکے میلے دار الفساد مشہور ہین سوا فساد کے اور بہت
سی ناگفتہ افعال و کردار ہوتے ہین جسکا ذکر مزید تفصیلاً پرچہ میرٹہہ اخبار شحنۂ ہند مطبوعہ ۱۶ ستمبر ۱۸۹۷ء مین
مولانا ابوادریس حافظ احمد حسن صاحب متخلص بہ شوکت نے شایع کیا ہے وہ آخر رسالہ ہذا مین چہپ گا جسکا
جی چاہے اوسکو مطالع کرے رہا سبب سوم یہہ کہ ذکر اللہ اور نماز سے باز رہنا تو یہہ بات بالکل ظاہر ہے
جس نے بزرگان دین کے عرسونکو دیکہا ہوگا ہرگز اسبات مین شک نہین کرسکتا کہ بسبب مشغولی تماشا عوام
کی تو کچہہ شمار ہی نہین بہت سے فقیر صورت جو بڑے بڑے جبہ قبا رنگین صندلی پہنتے ہین اونکی بہیون
نمازین صرف اظہار بیخودی و مدہوشی مین صفاجیٹ ہوکر نذر مطربان ہوجاتی ہین اب یہہ بہی واضح ہوگیا کہ تینون
اسباب حرمت شراب وجو اسماع مزامیر مین مشترک ہین قیاس پورا ہوگیا **اجماع امت** عبارات کتب ذیل
سے بخوبی ظاہر ہے معالم مین عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس و حسن و عکرمہ و سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم
سے منقول ہے کہ آیات بالا مین جو لفظ لہو الحدیث وارد ہے اوس سے مراد غنا اور مزامیر و معازف ہے
اور مدارک مین ہے کہ ابن عباس و ابن مسعود رضی اللہ عنہم قسم کہاتے ہین کہ مراد لہو الحدیث سے غنا ہے اور در المعانی
مین ہے کہ لہو الحدیث غنا اور مزامیر ہے اور کشاف مین مذکور ہے کہ لہو الحدیث غنا اور موسیقات کی تعلیم ہے
اور بیہقی مین ہے کہ لہو الحدیث غنا ہے جو آیۃ من الناس سورۂ لقمان مین وارد ہے حلال جاننے والا اوسکا
کافر ہے صاحب جلالین نے آیۃ صدر کے ذیل مین لکہا ہے کہ بعض آدمی ایسے ہین کہ نکمین باتین جو شرع مین
ممنوع ہین مول لیتے ہین تاکہ طریق اسلام سے لوگونکو گمراہ کرین بدون سمجہے **فایدہ** از شاہ ابو القادر
دہلوی۔ ایک کافر تہا جسکو دیکہا کہ نرم دل ہوا مسلمانی کیطرف جہکا اپنے گہر لیجاتا شراب پلاتا اور راگ و ناچ
دکہاتا اوس رند کی مجلس سے ایمان کا اثر مٹ جاتا اوسکو یہہ فرمایا اور صاحب جلالین نے آیۂ سورۂ انعام
وذر الذین الخ کے ذیل مین لکہا ہے کہ تم چہوڑو اون لوگونکو جنہون نے اپنے مذہب کو جسکی
پابندی کا اونکو حکم ہے کہیل و مشغلہ ٹہٹہا کرنیکا بنلیا اور اونکو دنیا کی زندگی نے دہوکے مین ڈالا سونم اونکے
پیچہے نہ پڑو اور ثعلبی مین ہے کہ لہو الحدیث غنا ہے اور بجانا بربط اور دف اور تار اور طنبورہ کا یہہ سب
چیزین اس آیۃ سے حرام ہین انکو جو شخص حلال جانے وہ کافر ہے اسوجہ سے کہ خدائے برتر نے
غنا کا لہو الحدیث کے ساتہہ نام لیا ہے اور جملہ اقسام ثلثہ کے حرام ہین بموجب قرآن و حدیث کے لہو مباح
تین قسم مین منحصر ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کے ساتہہ کہیل کرے انسان وہ باطل ہے
مگر تیر اندازی کرنا اپنی کمان سے اور ادب دینا اپنے گہوڑے کو اور خوش طبعی اپنی عورت سے یہہ باطل
نہین ہے۔ اور بطور جہڑکنے کے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے **افحسبتم انما خلقناکم عبثا** یعنی
کیا تمنے یہہ گمان کرلیا ہے کہ ہم نے تمکو عبث اے لہو کرنیوالا پیدا کیا ہے مضرات مین ہے جس شخص نے

مباح کیا غناکو ہو گا فاسق یعنی جسکی شہادت مردود ہے اور اختیار مین ہے کہ تحقیق غنا وہی گناہ کبیرہ ہے اور
فتاوی بیہقی مین تغنی اور ضرب الدف یعنی دف کا بجانا اور جمیع اقسام ملاہی حرام ہے اور حلال جاننے والا
اسکا کافر ہے۔ روایت کرے خداے برتر زاہدون اور جاہلونکو جو اوسمین مبتلا ہین خوف کیا جاتا ہے اونپر کفر کا
اور جمیع الادیان اور محیط مین ہے کہ تغنی اور تصفیق یعنی ہتیلی بجانا اور اسکا سننا حرام ہے اور حلال جاننے والا
اسکا کافر ہے اور طبرانی و خطیب بغدادی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے
غنا سے اور اوسکے سننے سے جمیع الادیان اور نہایہ مین ہے کہ تغنی او ... اور بربط اور دف اور جو چیز
اوسکے مشابہ ہے یہہ سب حرام ہے اور گناہ ہے **ومن الناس من یشتری لھو الحدیث**
جب ہوا غنا کا لفظ لھو الحدیث سے متحقق ہوا حرمت اوسکی ثابت ہوئی۔ اور حدیثین جواز کی امام
اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک منسوخ ہین مصنف اطال اللہ ... نے اپنی رسالہ **التماس** مین تحریر فرمایا
احادیث نبوی سے حرمت کا ثابت ہونا معلوم یعنی حرام ثابت نہین ہو سکتا بر خلاف آپکی تحریر کے **مدارک** تنزیل
حضرت ابن عباس حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما صحابہ جلیل حضرت رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
قسم کہاتے ہین کہ لھو الحدیث غنا ہے یہہ فقیر اب پوچھتا ہے صحیح ہے کہ حضرت اصحاب رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح ہے جیسا کہ احادیث کثیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے جمیع انواع ممنوعات
شرعیہ ملاہی و مزامیر کو حرام ثابت کر دیا گیا اور جو حلال جانے از روے احادیث وہ کافر ہے بہر حال
غنا کی حرمت بیچ کلام خدا اور احادیث مصطفی صلعم و اجماع صحابہ و قیاس مجتہدین ناطق ہین ۔ ابتو بہتر نہین مضمون
تعلی کی تلاش + منطقی بحث نہین مبحث قرآنی ہے۔ اوایل اسلام مین شراب کا پینا اور گدہے کا گوشت کہانا
اور عورت کیساتہہ متع کرنا مباح تہا بعدہ یہہ سب امور قبیل غزوہ خیبر و فتح مکہ معظمہ وغیرہ بحکم قرآن
و حدیث منسوخ ہوکر متروک العمل اور حرام قرار پاگئے ویسے ہی مزامیر جو آلات شیطانی یعنی ڈہولک
و طبلہ و ستار و مجیرہ و سارنگی وغیرہ بجانا و بجوانا بالاتفاق حرام ہے رسول اکرم صلعم نے ارشاد فرمایا
ہے **ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین و امرنی ان امحق المزامیر** سو جو حضرات سننا مزامیر
کا از روے حدیث کے منسوخ نجانین تو چاہیکہ پینا شراب و کہانا گدہے کے گوشت کا و متع کرنا بہی
جیسا کہ مسلمان اوایل اسلام مین کرتے تہے گوارا فرماوین اور اپنے شوق و ذوق کیوجہ سے
کسی کا حکم بہی نہ مانین کیونکہ ؎ چون غرض آمد حجاب آمد بدل ٭ صد ہزاران حقد و کین زاید بدل اگر آپ
کو ایمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین مین سے کسی ایک امام کی تقلید کا دعوی صادق ہے تو اس امر
کی تحقیق کے بعد آپکو سماع مزامیر سے احتراز واجب اور خلاف عمل کرنے مین محض نفس کی پیروی
متصور ہے اور آپکے اس فعل پر بموجب فرمانے شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے گرفت لازم ؎ اگر بینم
کہ نابینا و چاہ است ٭ وگر خاموش بنشینم گناہ است **بستان المحدثین** مین ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ روایت کردہ اند از حضرت رسول اللہ صلعم چنین شنیدہ ام کہ اگر مردم بر امر غیر مشروع

سکونت نمایند و تغیر و تبدیل آن نہ کنند خوف آنست کہ حق تعالی بعقوبت گرفتار سازد و ہم گنہگار را و ہم سکوت کنندہ را زیرا کہ اینہا ترک وعظ و نصیحت و تغیر نا مشروع گنہگار شدند اور حدیث مین آیا ہے کہ وہ لوگ کہ حکم کرتے ہین اچھی باتونکا اور منع کرتے ہین بری باتوں سے اور محبت رکھتے ہین للہ اور بغض رکھتے ہین للہ وہ بہشت کے بالاخانون مین ہونگے یاقوت و زمرد کے اور ہر ایک کا اونمین سے تین تین سو حور وں سے نکاح کیا جاویگا جبکہ اونکی طرف نظر کریگا وہ کہینگی کہ یاد رکہتا ہے تو کہ فلانے وقت مین حکم اچھی بات کا اور منع بری بات سے کیا تہا تو نے اور ہم جزا اوسکی ہین۔ جاننا چاہئے کہ جو کچھ مکروہ ہے منع کرنا اوس سے مستحب ہے اور سکوت کرنا اوسپر مکروہ۔ اور جو کچھ کہ حرام ہے منع کرنا اوس سے واجب ہے وقت قدرت کے اور سکوت اوسپر حرام ہے۔

و حضرت مرزا جانجانان شہید نقشبندی در مکتوب دو از دہم چنین فرمودہ اند والحمد للہ کہ فقیر از سماع غیر مباح تائب و سماع مباح تارکست و در عقیدہ اباحت و غیر اباحت آن تابع کتاب و سنت است لیس طریق اسلم درین باب آنست نہ انکار آن دارد و نہ ارتکاب و قول حضرت خواجہ بزرگ ہم مداین معنی است کہ انکار سکنیم و نہ اینکار رسہ زندہ دلان مردہ تنان را روا است + مردہ دلان زندہ تنان را خطا است۔ غور فرماتے کہ کتاب اخبار الاخیار تصنیف حضرت مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی مین بصفحہ ۲۳۳ سطر ۱۸ مندرج ہے کہ بجناب سید الشیخ عبد الوہاب المتقی الشاذلی این فقیر سعید عبد الحق عرض کرد کہ در دیار ما این رسم سماع عجائب متعارف شدہ است و اگر کسے از وے اجتناب کند و براہ انکار رود و اہتمامہ خلق مخالف باید شد و ہمہ مردم بوسے از مرآن بد شوند و مخالفت مشایخ اورا اتہام کنند کسے چہ کار کند فرمودند اگر احیانا با یاران مخالف و اہل معنی ہم نیز غزلی شنیدہ شود باکے نیست عرض کردم کہ آنجا اجتماعہا کنند و نااہل و فاسق و صالح و از ہر جنس مردم جمع شوند و چنین چنان کنند بہر آن وجہ کہ در دیار ہندوستان مشاہدہ فرمودہ باشند این راچہ حکم فرمودند این چنین خود اصلا جائز نباشد و نباید کرد و اجتناب از ان از واجبات است اور صفحہ ۹۴ سطر ۱۴ مین ہے کہ روزے بعضے از مریدان شیخ نظام الدین اولیا مجلس داشتند و از دف زنان سرود مے می شنیدند شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی در مجلس بود برخاست تا بر آید یاران تکلیف نشستن کردند گفت خلاف سنت است گفتند از سماع منکر شوی و از مشرب پیر برگشتی گفت حجت نمی شود دلیل از کتاب و حدیث می باید بعض از غرض گویان این سخن شیخ رسانیدند کہ شیخ نصیر الدین چنین میگوید شیخ را صدق معاملہ او معلوم بود فرمودہ راست میگوید حق آنست کہ او می گوید اور کتاب سیرۃ الاولیا مین ہے کہ در مجلس شیخ نظام الدین اولیا **مزامیر نبودے و تصفیق نکردندے** و اگر کسے از یاران چیزے بخدمت او می رسانید کہ مزامیر می شنوند منع میکرد و می گفت کہ خوب نمی کنند اور صفحہ ۱۴۳ سطر ۲۰ مین ہے کہ مولانا ضیاء الدین سنامی رحمۃ اللہ علیہ در باب دیانت و تقوی مقتداے وقت بود و بر پایہ شریعت بغایت قدم راسخ داشت معاصر شیخ نظام الدین اولیا۔ بود و دائم با شیخ از جہت سماع اجتناب کرد و شیخ با وے جز معذرت و انقیاد پیش نیامدے بود در تعظیم مولانا دقیقہ نامرعی نگذاشتے

اور اکتسا سب بے ست مسمی بہ نصاب الاحتساب حاوے بر دقائق مآب احتساب و انواع بدع و احکام سنت اور بخاری شریف مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے میری امت مین ایسے لوگ ہونگے کہ خز اور حریر اور شراب اور معازف کو حلال سمجھین گے اور ترمذی نے یحییٰ ابن سعید سے مرفوعاً روایت کیا کہ آنحضرت صلعم فرمایا ہے کہ جب میری امت پندرہ کام کرنے لگیگی اُسوقت انپر بلائین نازل ہونگی منجملہ اونکی گانیوالی لونڈیون اور معازف کے تیار کرنیکو بھی شمار فرمایا ہے اور بزاز اور مقدسی اور ابن مردویہ اور ابو نعیم اور بیہقی رحمتہ اللہ علیہم روایت کیاکہ فرمایا آنحضرت صلعم نے دو آوازین ملعون ہین دنیا اور آخرت مین ایک غرمار کی آواز گانیکے وقت اور دوسری چلانیکی آواز مصیبت کے وقت اے حضرت جو اقوال محدثین و چشتیان معززین فقیر پر تقصیر نے نقل کئے ہین بغور دیکھیئے کہ مزامیر فعل شیطان رجیم کا سُننا از روے شرع حرام ہے یا حلال آپ بزرگ دانش اپنے رسالہ التماس مین فرماتے ہین محدثین کے نزدیک قابل اعتبار نہین اور جو حدیث آپ اپنے استدلال کیواسطے تحریر فرماتے ہین وہ سب منسوخ ہین اور ہپیے صوفی جو اہل صفو کے پیر ہین وہ بھی ایسی گمراہی سے بیزار ہین اور کسیکے نزدیک اگر سماع مباح ہے تو شرائط کثیرہ کے ساتھ ہے از بزرگے پرسیدند کہ سماع چیست فرمود تا مستمع کیست سماع صوفی موزون چرا حرام باشد و نیز سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرمودہ ہے سماع اے برادر بگویم کہ چیست + ولے مستمع را بدانم کہ کیست + و سماع مزامیر حرام است حدیث شریف مین وارد ہے (قال النبی صلعم استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا کفر) معناہ سرود گفتن و شنیدن و نشستن انجا فسق است ولذت گرفتن بان کفر است و لذت آن باشد کہ نعرہ زنند و پائے کوبند و جامہ بدرند اینہمہ حرام است یہ مسئلہ عہد سلطان قطب الدین مین سلطان المشائخ حضرت نظام الدین قدس اللہ روحہ کے حضور مین باجماع علمائے موجودہ وقت کے پیش ہوا تھا کہ سماع درویشان اہل روزگار بجمعیت پیران و جوانان قوالان نغمہ سرا مجموعہ لہو لعب و عبث ہے یا نہین علمانے جواب دیاکہ لہو لعب عبث ہے اور ضرور واجب المنع والزجر وحرام ہے اور آوسیر قریباً بیس علمانے متفق الرائے ہوکر عدم جواز کا فتوی دیا آپ سماع صرف کو ثابت کرتے ہین اور مزامیر سنتے ہین دوسرے آپ نے کیسی دلیل تحریر فرمائی کہ سماع صوفیہ بہ نسبت لہو نہین ہے تا کہ لہو الحدیث کے افراد مین سے ہو کسی اہل حق کی سمجھ مین نہین آتا کہ جائز ہو ہے بوحنیفہ و اداین فتوی تراشافعی گفت ہست این اے نا سزا + انچنین رخصت بخواندی اندر وسیط + یا بدست این مسئلہ اندر محیط + این چہ بدعت است رہ نمودہ با یزید + از کدامی شیخ و پیرت این رسید + تبلائے اے عاشق مزامیر کس امام نے فتوی حلت مزامیر کا دیا ہے اُس کتاب کی عبارت پیش کیجئے ورنہ مزامیر جو حرام ہے اوسکے سننے سے باز ائیے بہت جلد توبہ کیجئیے ہے باز آ باز آ ہر انچہ کردی باز آ۔ کیونکہ اس مزامیر کے سننے کی پیشین گوئی رسول اللہ صلعم نے فرمائی ہے کہ علامت قیامت ظہور معازف علانیہ کردہ شود اللہ تعالیٰ اپنے بندونکو اس افعٰی کے سننے سے بچاوے آمین یارب العالمین مختصراً جواب باصواب لکھا گیا۔ پس اس دعاگو نے جو امر حق تھا وہی تحریر کیا ہے صاف طور پر لکھ دیا چنانچہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ گفت بیت این

نظم اے عراقی گر بنرم از یار بے + درمن نہ درمن کسے ہست کہ عیب من مرا بنماید
کہ اگر بد کنم نکو گوید + من آن سادہ دل کہ عیب مرا + ہم چو آئینہ روبرو گوید

قولہ رسالہ التماس صفحہ ۴ سطر ۱۶ + حادیث صحیحہ سے ایام سرور و غیر سرور دونوں مین سنا حضرت صلعم کا ثابت

قالت عایشہ دخل علی ابو بکر و عندی جاریتان من جوار الانصار یغنیان ما تقاولت بہ الانصار یوم بعاث قال ابو بکر مزمار شیطان فی بیت رسول اللہ یا ابا بکر ان لکل قوم عیدا رواہ البخاری **ترجمہ** فرمایا حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا نے میرے یہان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پاس دو لڑکیان انصار کی جو جنگ بعاث کیدن انصار نے آپسمین بات چیت کے کہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شیطان کا باجا رسول خدا کے گھرمین حضرت نے فرمایا اے ابو بکر ہر قوم کیلئے عید ہے روایت کیا بخاری

اقول باللہ التوفیق ومنہ التحقیق یہانپر اس حدیث سے باجا ثابت نہین ہوتا ہان اس بات سے ترشح ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے استعجابًا شیطان کا باجا رسول خدا کے گھرمین کہا اوسکے جواب مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر ہر قوم کیلئے عید ہے اس حدیث سے ایام سرور اور غیر سرور مین سننا باجونکا ثابت نہین ہوتا یہہ حدیث جو جواز مزامیر مین تحریر کی ہے **مرجوع** ہے چنانچہ تحقیق جنگ بعاث آن روز بود کہ در جاہلیت در جماع اوس وخزرج بعد اسلام انصار نام یافتند جنگ بود

اینقدر حدیث در صحیحین ہست اوائل اسلام مین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تھا اوسیوقت کہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شیطان کا باجا رسول خدا کے گھرمین در مشورت وزیر پیغمبر + روز خلوت مشیر پیغمبر + آپکا منصب وزارت رسول صلعم کا تھا اسوجہ سے فرمایا بارگاہ رسول مقبول سید عالم رحمۃ العالمین حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **ان اللہ بعثنی رحمۃ اللعالمین وامرنی ان امحق المزامیر** بتحقیق خدا تعالیٰ نے مجھے دنیا کی رحمت کیلئے بھیجا ہے اور حکم دیا کہ مزامیر کو مٹا دون اس کلام سے ظاہر ہے کہ مزامیر کا مقابلہ رحمت سے کیا گیا ہے اور اون دونون مین **تضاد** ہے یعنی جہان مزامیر ہے وہان رحمت نہین اسی وجہہ سے امام اعظم عالم صوفی ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ نے حسب فرمودہ حضرت رسول اکرم رحمۃ العالمین صلعم کے مزامیر جو موجد شیطان رجیم کا ہے کل مزامیر سننے کو حرام فرمایا جو متقی حنفی شافعی مالکی حنبلی ہین سماع حرام نہین سنتے جو سنتے ہین تقلید شیطان کی کرتے ہین اور یہہ تو مشہور ہے کہ یہہ فعل قبیحہ مزامیر ابتدا مین شیطان لعین نے قابیل۔ و تو بال بسر قابیل کو تعلیم مزامیر و سرود گانیکی کیا تھا او نہین مردودون نے عالم مین فعل مذکور کو رواج دیا۔ **اور عرائس ثعلبی** مین لکھا ہے کہ زمانہ نوح علیہ السلام مین بنی آدم دو گروہ تھے ایک کوہ نشین کہ بنی شیث تھے دوسرا دیہہ نشین کہ بنی قابیل تھے سو بنی شیث کے مرد نہایت خوشرو ہوتے تھے اور عورتین بد صورت اور بنی قابیل کی عورتین پریزاد اور مرد بد صورت۔ ایکروز ابلیس مردود بصورت بشر ایک شخص بنی قابیل کے پاس آیا اور خدمتگاری مین نوکر ہوا بعد چندے اوس نے **ایک مزمار** بنایا اور علی العموم بجانے لگا اوس قوم کے لوگ جمع ہوکر سننے لگے اور ابلیس کے

معتقد ہوگئے ابلیس نے ایکدن سال مین بطور عید معین کیا کہ اوس قوم مین اوسدن بہت لوگ عورت و مرد جمع ہوئے
اتفاقاً ایک مرتبہ اوس مجلس عام مین ایک مرد بنی شیث کا بہی آیا اور عورتین اوس قوم کی نظر پڑین تو والہ و شیدا
ہوگیا جب اپنی قوم مین آیا تو اوس نے سب ماجرا اونکا بیان کیا کہ اوس شوق مین اکثر لوگ بنی شیث کی جمع ہوکر
آئے اور عورتین خوش منظر پری پیکر دیکہکر فسق و فجور مین مبتلا ہوئے تب اللہ جلشانہ نے حضرت نوح علیہ السلام
کو مبعوث فرمایا اس روایت سے معلوم ہوا کہ شیطان نے جسطرح سے پہلے زمانہ مین جال پہیلایا تہا وہی دام مکر و
فریب اب بہی پہیلائے ہوئے ہے بزرگونکے عرس مزامیر مین دہوم دہام خلایق کا اژدہام قوالونکے ترانے طبلہ کی
تہاپ قطب فرمل کہیلین کی آلاپ مرد اور زہرہ جبینونکا جمگہٹا ہوتا ہے دور دور سے مشتاق جمال جمع
ہوتے ہین جیسا کہ بنی شیث کے اکثر لوگ بنی قابیل کی عورتون خوش منظر پری پیکر پر شیدا ہوکر فسق و فجور
مین مبتلا ہوگئے تہے وہی حال اس زمانہ کے صوفی صورتونکا ہے کہ اونہون نے شیطان کے دام فریب مین
آکر مزامیر کو اپنے گلے کا ہار بنایا ہے دربردہ خوش جمالونکے زاہد فریب حسن کے شیدا ہین راگ باجے سنتے ہین
کچہہ خدا کا خوف نہین کرتے اونکو واجب ہے کہ معازف اور گانیوالونکا مشغلہ ہرگز ہرگز اختیار نکرین اوسکے جال
مکر شیطانی مین وے تمریدین سننے مزامیر مین پہنس گئے ہین بے توبہ نہ پیر صاحب چہٹین گے نہ مریدین اتبو صوفی
صورت منافی المزامیر ہین اور غزوہ بدر مین کفار کیطرف سے عورتین مشرکہ ناچنے گانے والیان باجون سمیت ہمراہ
تہین یا جا بجا اکروہ راگ گاتی تہین جسمین مسلمانونکی ہجو اور برائی ہوتی تہی یہہ فعل قبیحہ کفارونکا ہے مسلمانو
نے باجا لڑائی کیوقت بہی ہمراہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین بجوایا اگر بجوایا ہو تو ثابت کیجیئے
مثنوی معدن فیض مین مولانا قبلہ گاہ صاحب حضرت اشرف قدس سرہ اللہ روحہ فرماتے ہین ؎

معدن فیض است نام این کتاب	فیض حاصل کن ازین ای کامیاب	ای جوان از خواب غفلت ہوش کن	انچہ گویم با دل و جان گوش کن
راه دنیا ہست پس تاریک تر	الحذر از خطرهٔ آن الحذر	ہر کہ باشد در شریعت ناپسند	دور باش از وی کہ ہستی ہوشمند
از شریعت یکقدم بیرون منہ	تا توانی بر شریعت سر بنہ	جز شریعت یک سخن بر لب میار	گر تو خواہی مخلصی روز شمار
بر شریعت کار خود کن ای جوان	تا کہ از نفس لعین یابی امان	بر خلاف شرع کار خود مکن	خویش را تابع بہ نفس بد مکن
نفس بد را کش تو ای مرد خلیل	گر تو خواہی قرب آن رب جلیل	اقتدای او مکن ای باعمل	تا نہ افتد در رهٔ دینت خلل
حیف تو غافل ازین اندر جہان	جان و دل را باختی در حب آن	ہر کہ مبغوض خدا دارد احب	از خدا نازل شود بروی غضب
چون خدا را از گنہ رنجہ کنی	در زمان باید گزان توبہ کنی	جرم خود را ہر کہ داند سہل خوار	کی کند عفو گناہش کردگار

اہل اسلام کو چاہیئے کہ حدیث ان اللہ بعثنی کو جو ناسخ مزامیر سننے کی ہے بالاحظہ و غور فرماکر کاربند ہون -
ع سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست + بگمان سخن کند و سود نیست + کزان آتش بہرہ خبر دو نیست
چہ نسبت است برندی صلاح و تقوی را + سماع وعظ کجا نغمۂ رباب کجا + واعظ ما بوئے حق نشنید و بشنو این سخن
در حضورش نیز میگویم نہ غیبت میکنم + ع کہ وعظ بےعملان واجب است نشنیدن + اے عزیز حدیث قالت
عایشہ الخ کو جو اپنے **رسالہ التماس** مین درباب جواز سننے مزامیر کے تحریر کیا ہے منسوخ ہے ؎

سرور دین پناه منع نمود بعد ازان زین سماع نا محمود گر غنا در اوائل اسلام مستحب بود بہر خواص و عام
تا نئیم بر دلائل و برہان من برین حکم ثانی از دل و جان حکم ثانی شدے چنان فرمود آنچنان گرچہ حکم اول بود
مصطفی او جد رقص حال نمود کہ باواز چنگ و نغمہ رود از سر عدم اعتقاد و رسوخ تو نظر کن بناسخ و منسوخ
حضرات امیر المومنین عمرؓ کی شان یہہ تہی ؏ عمر کہ کن مکن او بہ بارگاہ نبی + پے محمد موید بودی قرآنی آپکے سایہ سے
شیطان بہاگتا تہا مزامیر کا کیا ذکر کرنا چاہئے شاہ محب اللہ الہ آبادی اور حضرت صابر چشتی رضوان اللہ عنہم نے بہی مزامیر
نہیں سنا اور حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی چنین فرمود کہ مزامیر باجماع مباح نیست اگر یکے از طریقت بیفتد
باری در شریعت باشد۔ اگر از شریعت ہم بیفتد کجا رود و اول در سماع اختلاف است نزدیک علما با چندین
شرائط مباح اہل آنرا اما مزامیر باجماع حرام است بڑا تعجب تو یہہ ہے کہ حضرت سید عالم افتخار بنی آدم
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مزامیر کو مٹانے کی واسطے حکم فرماتے ہین اور اکثر لوگ اپنے شوق کیوجہ سے
مزامیر کو جو فعل شیطان رجیم کا ہے رواج دیتے ہین ؏ خلاف پیمبر کسے راہ گزید + کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند برفتند بسیار سرگشتہ اند + آپ کو چاہیئے کہ موافق حکم حضور سرور عالم رسول اللہ
حبیب خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے کاربند ہوجیئے اور خلاف
اللہ و رسول و مجتہدین آئمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جو شرع شریف سے مزامیر فعل ابلیس لعین کا
ثابت ہے نکرنا چاہیئے کیونکہ ؏ ہر چہ در وداعیہ شرع نیست + وسوسہ دیو بود بے نزاع + آپکو یہہ بہی
معلوم نہین کہ فعلی حدیث کے قولی حدیث ناسخ ہوتی ہے شیخی کہ بر قانون مذہب اہل سنت و جماعت
وحرکات او موافق کتاب اللہ و سنت رسول اللہ نبود از قطاع الطریق دزدان دین است ہکذا فی رسالہ
اسرار العارفین و سیر الطالبین حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اے صوفی صافی
بجان و دل تابع شریعت مصطفویہ و طریقہ محمدیہ باید بود ۔ رباعی ۔ خواہی کہ شود در دو جہانت بہبود
در بندگی رسول باشی بسجود ۔ گر فہم کنی و گر نفہمی بیشک + حق است ہمان ہرچہ پیمبر فرمود + این نصیحت عام
است بہر بندہ مکلف کہ اگر میخواہی سعادت دارین حاصل کنی و خیریت معاش و معاد نصیب تو گردد
و ظاہر و باطن تو آراستہ شود و فلاح و صلاح بہم رسد و اطمینان و جمعیت رو نماید و برکت و رحمت بحال
تو نزول فرماید و حق تعالے باب قبول بر روے تو کشاید باید کہ مدام در اتباع شریعت مصطفویہ و
سلوک طریقہ محمدیہ بجان و دل مصروف باشی ۔ اے اہل اسلام غور فرماوین کہ کتاب اخص الخواص
مصنفہ حضرت شاہ محب اللہ الہ آبادی جو پاس برخوردار عزیز از جان ذکی زمان سعید دوران فصیح بیان
مولوی شیخ محمد عثمان طول عمرہ نبیرہ عالی شان علامہ جہان جناب مولانا مولوی محمد شکر اللہ خلف حضرت
شاہ محمد محبت اللہ محب اللہی الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہما کے پاس تہی اس دعاگو نے عزیز مذکور سے لیکر
دیکہا کتاب لاجواب پائی اوسی کتاب سے یہہ عبارت ذیل نقل کرتا ہون ملاحظہ فرماوین اور کاربند ہون
و در منظر نسبت دویم کتاب مناظر اخص الخواص جناب شاہ محب اللہ الہ آبادی قدس اللہ سرہ روحہ فرمودہ ا

بدانکہ سماع اہل اللہ مد خواندن آیات قرآنی یا اشعار بزبان عربی یا بغیر آن امریست معروف وانکار آنکار بس خطا باشد۔ سماع مطلق ممکن نیست ترک کردن آن وسماع کہ ترک کردہ اند آکابر آن نیست سماع مقید معازف است در مردم غنا باشد۔ گفت مرسید مارا چہ میگوئی در حق سماع۔ پس گفت سید کہ سماع بر مبتدی ومرید حرام است ومنتہی بوے محتاج نباشد گفتند کہ پس آن برائے کہ باشد۔ گفت برائے مردم متوسط کہ صاحب دل باشند وگفت قدس سرہ کہ آن اگرچہ مباح باشد لیکن تنزہ واحتراز از وے اولی واحری است نزدیک اکابر وسلطان بایزید بسطامی کہ وصف آنجناب سید الطائفہ جنید بغدادی این چنین گفتہ ؎ شیخ جنیدان بیقین پیرراہ + گفت چنین درحق آن دین پناہ + کوست میان عرفا یک بیک + راست چو جبرئیل میان ملک + قدس سرہ مکروہ میدارد آن را پس اگر کسے نمی یابد دل خود صاحب جمعیت نمیشود مگر در سماع پس واجب است بر آن کس ترک سماع وگر وآن نکند واصلاح چہ ان مگر خفی باشد از حق تعالی در حق او واگر می یابد دل را در سماع ودر ہر حال ودر نغمات واصوات نکو بیشتر می یابد۔ پس بروے حرام باشد حضور در سماع ومراد از نغمہ شعر تنہا نیست بلکہ مراد ما عام است نغمہ شعر یا بغیر آن حتی القرآن چہ وقتی کہ بیابد کسے دل خود را در خواندن قرآن بسبب حسن صوت قاری ونیابد آنرا در خواندن قاری دیگر حسن صوت ندارد پس ما اعتماد نمیکنیم بر وجد حال آنکس ونہ بر رقت آن کہ می یابد ویرا در ان سماع للجناب الٰہی چہ آنکس بیمار باشد ورقت آن رقت طبیعت است پس اگر باشد آنکس عارف تفصیل مراتب وفرق میکند درمیان سماع الٰہی۔ وروحانی وطبیعی وملتبس نمیشود بروے یکی از دیگرے وغلط نمیکند ونمیگوید کہ سماع طبیعی سماع باللہ باشد پس مثل آنکس مجبور نباشد سماع نغمہ وترک کردن آن اولی واحری باشد خاص اگر بوے اقتدا میکنند مردم ودرمیان مشائخ مقتدی باشد۔ وپس مستتر میشود بوی مدعی کاذب یا جاہل بحال مے اگرچہ قصد کذب ندارد۔ پس لوائے طالب معرفت باللہ خود السماع وبباقی اسباب اثر دحام حتی الکرامات گرد نکن وبجز راہ معرفت سر مکن انتہے **خواجی صاحب** حضرت نظام الدین اولیاء در ملفوظات ورق ۱۹۲ مرقوم است در شب عید وقت افطار این نظام الدین را از حجرہ طلبیدند ونزدیک خود جا دادند بعادت قدیم واین عبارت فرمودند امروز فردا عید است ولیکن ہر روزے کہ بیفرمانی خدا تعالی نکنیم آن روز عید است۔ بعد ازان فرمودند آن طرفہا در مکہ ومدینہ مبارک روز عید خطیب پیادہ می آید و **طبل و ڈھل کو نائے و مانند این نمی زنند** پس عدم گفتند آنچنان مسنون است وتکلف آن دیار معلوم است۔ اگر مولوی سماع بلا شرائط کے سنیں تو تمام آئین مزامیر کا سننا جائز کر دیں۔ بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ اہل اسلام کو اپنے ساتھ صوفی صورت جو مزامیر حرام ہے سنواتے ہیں خلاف شرع ہے ؎ شادم کہ رقیبان دامن کشان گذشتند + گو مشت خاک ہم بر باد رفتہ باشد + اور **بستان المحدثین** مصنفہ مولانا عبد العزیز محدث دہلوی میں ہے کہ بسبب طلب علم عبد اللہ بن مبارک را چنین واقع شد کہ در ایام جوانی بشرب نبیذ مبتلا بودند وآنچہ لوازم این شغل است (از استماع ملاہی وسرود) وصحبت یاران کذائی نیز از دست نمی دادند یکبار در موسم تحنگی سیب بباغی داخل شدند ویاران ورفیقان را نیز دعوت کردند وطعام وشراب بسیار بتکلف حاضر ساختند

وشغول (الہو طرب) گشتند تا آنکه مستی غالب آمد و بے ہوش افتادند چون آخر سحر شد بیدار شدند در آن وقت
چنگ در دست گرفته خواستند که بنوازند و سرودے آغاز نهادند دیدند که چنگ ہرگز آواز نمی دہد درین
کار مہارت تمام داشتند و تارہاے آن را محکم کردند باز ہمان قسم صدائی نمی داد تا آنکه چنگ بقدرت الٰہی گویا شد
و چون آدمی این آیت تلاوت نمود **الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ** ایشان
متنبہ شدند چنگ را شکستہ بر تافتند و نبید را ریختند و جامہاے منقش و ملون را کہ در بر داشتند دریدند و بطلب علم و عبادت
اشتغال ورزیدند و ابو عبد اللہ حمادہ این حکایت را ہمین اسلوب در تاریخ مختصر المدارک آوردہ و در طبقات کفوی بنوع دیگر
مذکور است بعد از ذکر قصہ ذکر باغ و شرب مسکر میگوید کہ ایشان بخواب رفتند دیدند کہ یک جانور خوش الحان
بر سر ایشان بر درختے نشستہ این آیت میخواند و محتمل است کہ اول در خواب بآواز جانور خبر دادہ کردہ
باشند و باز در بیداری بآواز چنگ تاکیدش نمودند بہر حال ایشان می آموختند و چون امام اعظم وفات یافتند
در مدینہ منورہ نزد امام مالک تفقہ نمودند پس اجتہاد ایشان گویا ہیئت مجموعیہ ہر دو طریق است و لہذا ایشان را حنفیہ
از خود می شمارند و مالکیہ در طبقات خود می نگارند و تا آخر عمر ملازمت داشتند کہ یکسال بحج میرفتند و یکسال
بجہاد و گاہے بتجارت در اقالیم اسلام گشتہ اند۔ روزے در شہر بغداد رفتہ داخل شدند و ہارون رشید
خلیفہ عباسی نیز در آن شہر بود در تمام شہر شور و غلغلہ بلند شد و مردم دویدند۔ یکے از زنان خاصہ ہارون رشید
از بالا کوشک این شور و غوغا دید و پرسید کہ اینہمہ جمعیت برائے کیست مردم گفتند کہ عالمے از خراسان
آمدہ است کہ او را امام عبد اللہ ابن المبارک میگویند گفت در حقیقت بادشاہ ہمین است کہ این شخص دارد
نہ ہارون رشید کہ بزور چابک چوب دستی مردم جمع میکند بایہ دالنسبت کہ کتاب فتوح الغیب از تالیف
پیران پیر شیخ الشیوخ قطب الاقطاب حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم سید محی الدین عبد القادر جیلانی
مع شرح فارسی سیدہ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہم اجمعین چنین فرمودند ترتیباتی کہ مستارع نہادہ
واختیاراتی کہ وہی تعالیٰ کردہ ترا در آنجا دخلی نیست کہ تدبیر نیست کہ پروردگار تعالیٰ و تقدس بر تو کردہ
آنرا بشنو و اطاعت کن و فرمانبردار باش سن انچہ نباید کہ بکن آن بکن انچہ بگوید کہ بگو آن بگو + باطن خود او ہمہ
تن گوش باش + وسوسہ بگذار و پریشان مگو **متلاعبة بك الشيطان** و بازی کنند گانند تو شیطانان
و وہم و خیال بافگندن در ورطہ معصیت و ہتک استار شریعت و اسقاط در ہاویہ نفس طبیعت **فارجع الی
حکم الشرع** پس بازگرد بسوے حکم دین و شریعت و **الزمہ** ولازم شو آنرا و جدا مشو از ان **کل حقیقة
لا تشہد لها الشرع فهی زندقة** ہر حقیقتی کہ گواہی ندہد و ثابت نگرداند او را شریعت پس آن حقیقت زندقہ
است یعنی کفر و الحاد و انکار دین و آخرت و نفی احکام ربوبیت است آور مسند **ابن الدنیا** میں مروی ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ ایک قوم اس امت میں آخر زمانہ میں۔ بندر اور خنزیر بنجائنگی صحابا نے عرض کیا یا
رسول اللہ کیا وہ لوگ **لا الہ الا اللہ** کے قائل نہونگے آپ نے فرمایا کیون نہونگی بلکہ صوم و صلوۃ و حج سب
کچھ کرتے ہونگے کسی نے عرض کیا کہ پھر اس سزا کی کیا وجہ آپ نے فرمایا کہ اونہوں نے معازف اور

گانیوالیونکا مشغلہ اختیار کیا ہوگا ٥ جنکو خوف خدا نہین مومن + شوق سے کفر وہ کرین فی نزلت + حق تعالیٰ
قرآن مین ارشاد فرماتا ہے الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس
اسوجہ سے حضرت حکیم الترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ نفس سے نڈر نہو تاکہ اوسپر فتح پاؤ اور اُس آفت سے
بچتے رہو کہ شیطان دلمین بیٹھا ہے + بڑے موذی کو مارا جس نے مار النفس امارا + نہنگ و فیل دیو و باز کو
مارا تو کیا مارا + حق تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے کی قربانی کرین اور جان لیا تہا کہ
ایسا نہوگا بسا امور طریقت مین ایسے ہوتے ہین جو ظاہر شریعت کے مخالف ہون جو شخص ابتک اس مقام کے
پہونچے ہوئے ایسے امور کا ارتکاب کرے وہ زندیق اور واجب القتل ہے ہان بموجب شریعت کے جو کیا ہے
کرے جو امور قانون شریعت سے سر خلاف ہین عند اللہ ثواب نہین بلکہ موجب عقاب ہین اور جو مزامیر کے شیفتہ
پر عاشق ہین وہ مخالف شرع ہین حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام شافعی کی ولیت سے بہی آپ سنا او سکو ثابت کر سکتے ہین
ہرگز نہین ٥ الطرف کہ اے عشق می افزود درد + بو حنیفہ و شافعی درسی نکرد + و در مقالیح الیہ گفتہ کہ
این غنا نزدیک امام اعظم و صاحبین حرام است مطلقاً خواہ اہل باشد یا نہ برائے خود باشد یا نہ برائے غیر و تا و
ہفت مجتہد نعمانی برین اتفاق کردہ اند و ہیچ یکے را از علمائے نعمانی درین مسئلہ اختلاف نیست و شیخ اکمل الدین در کتاب
اشراق گفتہ کہ غنا نزدیک امام ابو حنیفہ و اہل عراق حرام است و نزدیک امام شافعی مکروہ یعنی حرام مشہور
از مذہب مالک نیز ہمین است و امام احمد بن حنبل در اہل عراق داخل است گویند کہ امام محمد بن سلمۃ الفقیہ
ابو عبد اللہ ثقفی علی بن ابی سلیمان الجہ حانی با شیخ جنید بغدادی ملاقات نمود و گفت شنیدہ ام کہ از اہل اعمال آن میدانی
کہ دنیا فانی است و شیطان برائے مسلمانان دشمن نہانی است۔ و امید نداری کہ بہشت بجائے مسلمانان
با عمل صالح و نشنیدہ کہ وعدہ خدائے تعالیٰ بدخول و مومنان راست بعمل صالح و نظر نمیکنی در احوال
مخلوقات رحمان و نمی ترسی از وسوسلات شیطان۔ و فہم نکردہ ای بامورات قرآن۔ و نشنیدہ ای خدائے عز و جل
کہ ترا گروانیدہ است از امت محمد صاحب قرآن علیہ الصلوۃ والسلام۔ بکدام سبب میشوی از رحمان و بکدام
چیز میکنی عمل شیطان و بکدام عمل میخواہی مقام جنان۔ و بکدام دین بازگشتی از ادیان۔ و بکدام چیز فراموش کردی
ایمان و اسلام و بکدام امام یا مفتی رخصت حل حرام۔ شیخ جنید عرض کرد کہ بکدام عمل ازین عیب میکنی بفرما
تا باز گردم آنام گفت کہ حاضر میشوی در مجلس رقص و شعر و دف یا مجلس سماع می شنوی بندانی حلال میدانی و حرام
کردہ صاحب شرع است باکلیہ اصل و فرع باز گرد ازین حرام بالعبث کند خدائے تعالیٰ ترا از اہل اسلام شیخ جنید
گفت یا استادی و شیخی واللہ والطالب الغالب المدرک المہلک ... عنہا و تبت
عنہا ادعی حتی یعفنی اللہ تعالیٰ کما فی الحارث اخذتہ من ... دفتر دوم
اور جو کوئی یہہ کہے کہ صوفی لوگ کہیل اور تماشے کی مجلس کو عبادت سمجھتے ہین سو اسکا جواب یوں ہے
کہ صوفی بننا بہت مشکل ہے اور ہمارے دین مین صوفی اوسکو کہتے ہین کہ اپنے نفس کی خواہشونکو چہوڑکر
بالکل شریعت کا تابع ہو اور ریاضت اور مجاہدت سے اپنے دلکو صاف کرے اور یہہ لوگ جو اب طبلہ سارنگی

وغیرہ سنتے ہین سو بے سمجہے اور غفلت کے سبب سے ایسی مجلسونمین آتے جاتے ہین سچے صوفیونکے نزدیک
ایکدم بہی خدا کی یاد سے غافل ہونا درست نہین کہیل اور تماشے کا تو ذکر کیا ہے ہمارے دین مین کہیل اور تماشے بہت
منع ہین مشکوۃ شریف مین لکہا ہے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وامرنی ربی ان امحق المعارف والمزامیر
یعنی حکم کیا مجہکو میرے رب نے واسطے مٹانے معازف اور مزامیر کے معازف اون باجونکا نام ہے جو ہاتہہ سے بجائے جاوین
اور مزامیر وہ جو منہہ سے بجائے جاوین یہہ سب حرام ہین جو لوگ مزامیر سنتے ہین تابع شریعت نہین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
آوردہ آنحضرت صلعم فرمودہ بظہور معازف علانیہ کردہ شوند آخر امت اول امت را لعن کنند در علامت
قیامت گفتہ کہ پیش از وقوع آن بظہور آید شرع سے سرود وسماع کا سننا جایز نہین ہے کیونکہ شیخ ابو الحسن علی بن قاسم
بروایت صحیحہ فرماتے ہین کہ شیخ ابو بکر حامی اگرچہ صاحب احوال سنیہ وحالات نورانیہ تہے (مگر سرود وسماع سے)
اونکو بہت شوق تہا جناب غوث مآب حضرت عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ چند بار انکو مانع ہوئے باز نہ آئے ایکروز
حضرت غوث رضی اللہ عنہ نے اونکو مسجد جامع بغداد مین پایا تو فرمایا کہ اے ابو بکر شریعت محمدی
تیری طرف سے ہمارے پاس شکایت کرتی ہے اور تو باز نہین آتا اب تو سزاوار اسبات کا ہے کہ سزا پاوے اور اپنی
ولایت سے ہاتہہ اوٹہاوے یہہ کہکر اوسکے سینہ سے ہاتہہ لگایا اوسیوقت سب حالات اوسکے سلب ہو گئے اور شہر بغداد
سے بمقام قرف پہینکی گئی بعد چند ماہ بحضور آن شاہنشاہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ والدہ شیخ ابو بکر حاضر ہوئی اور
فراق فرزند مین زار زار روئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے پاس جو کنوان ہے بعد ایکہفتہ کے تیرا بیٹا چاہ مین
آجایا کریگا بکنارہ چاہ بیٹہکر جو بات کرنی ہو اُس سے کر لیا کر چنانچہ یہہ معمول ہوا کہ ہر ہفتہ شیخ ابو بکر قرف سے
زیر زمین ہوکر چاہ مین موجود ہو جاتا اور اپنی والدہ سے باتین کرکے پہر قرف مین چلا جاتا آخر الامر ایک ولی مظفر نام
شہر بغداد مین تہے اور شیخ ابو بکر سے اونکو بڑی محبت تہی اونہون نے ایکرات ذات خالق ارض والسماوات کو خواب مین دیکہا
اور جناب الٰہی سے اونکو ارشاد ہوا کہ اے مظفر ہماری جناب مین کچہہ سوال کر کہ عنایت ہو اونہون نے عرض کیا کہ الٰہی
روحال ابو بکر کا سوال ہے کہ اوس بیچارہ کا بہت برا حال ہے یہہ ارشاد ہوا کہ آج صبحکو بخدمت محبوب رسول ہمارے
کے حاضر ہونا اور کہنا کہ خدا جلشانہ ابو بکر سے خوش ہوا تم بہی دل اپنا اوس سے شاد کرو اور ویرانہ اوسکا آباد
کرو اور نیز اوسی رات مین شیخ مظفر نے جناب پیغمبر علیہ السلام کو خواب مین دیکہا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم سے بہی یہی حکم نافذ ہوا کہ ہمارے نور چشم لخت جگر عبد القادر کے پاس جاؤ اور ہمارا پیغام پہونچاؤ
کہ تمنے محض بسبب بے ادبی شریعت اکبر ابو بکر پر غصہ کیا اب اوسکی تقصیر ہمنے معاف کی تم بہی معاف کرو اور
آئینہ اسکا صاف کرو علی الصباح ابو مظفر بجناب کرامت مآب غوثیہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے ہنوز عرض نہین کی کہ ارشاد ہوا
اے مظفر بلغ رسالتک ابو مظفر نے سب بیان یعنی حکم ملک الرحمن وپیام سید الانام وبر وے جناب غوثیہ گذارش کیا
آنحضرت غوث نے شیخ ابو بکر حامی کو طلب فرماکر بغلگیر فرمایا اور بیک نظر کیمیا اثر محبوب سبحانی ابو بکر حامی فایز بنعمت
جاودانی ہو گیا اوسیوقت حضار کرامت آثار نے شیخ ابو بکر حامی سے دریافت کیا کہ ہر ہفتہ مین حاضر ہونا تمہارا
چاہ مین اور ہمکلام ہونا اپنی والدہ سے کیونکر وقوع مین آیا تہا جوابدیا کہ ہر کلام الٰہی مجہکو ہر ہفتہ کے دن اوٹہاکر

زمین کے اندر سے کنوئین میں لے آتے تھے اور بعد رخصت والدہ پھر والیس قرف مین لیجاتے تھے سہ ہر کہ باشد در شریعت ناپسند + دور باش از وے کہ ہستی ہوشمند + اور یہی ثبوت کتاب غنیۃ الطالبین جو حضرت موصوف رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اوسکی عبارت پیش کرتا ہے ملاحظہ فرمائیے اور یقین لاکر کاربند ہوجئے اور فعل ابلیس ملعون سے باز آئی هذا اذا كان خاليا عن المنكر وان حضره منكر كالطبل - والمزمار - والعود - والناي - والرباب - والمعازف - والطنابير - والشين والشابة والجعفران الذي يلعب به الترك لا يجلس هناك لان كل ذلك محرم يعنی جب جائز ہے کہ گناہ سے خالی ہو سو اگر حاضر ہوا وسمین کوئی گناہ کی بات جیسے طبلہ او مزمار اور عود اور بانسری اور معازف اور طنبورہ اور شین اور شابۃ - اور جعفران جس سے ترک لوگ بازی کرتے ہین سو نہ بیٹھے اوسجگہہ کیونکہ یہہ سب حرام ہے سہ از سماع غنا ہمیدانی + منع کردست شاہ جیلانی + در سماع غنا حدیث صحیح + کس ندیدست آشکار صریح + حالتے کان بنغمہ تار است + عارفان را ہمیشہ ازان عار است + اگر کوئی مصنف انصاف سے کام لے اور غور کرے کہ اہل زمانہ کسطرح جمع ہوتے ہین اور گانیوالا اپنا دف اور بانسری والا بانسری لیکر بیٹھتا ہے اور پھر دلمین سوچی کہ آیا اس ہئیت سے یہہ جلسہ کبھی حضور صلعم کے روبرو ہوا ہے اور آیا ان حضرات نے کسی قوال کو بلایا ہے اور اوسکے سننے کو جمع ہو کر بیٹھے ہین بالضرور انکار کر او ٹھیگا کہ ہرگز حضور صلعم کی اور اصحاب صلعم کی یہہ حالت نہین ہوئی اور اگر اس عمل مین کوئی فضیلت مقصودہ ہوتی تو یہہ حضرات اوسکو ہرگز نہ چھوڑتے سہ آنکہ راہش بر خلاف سنت است + بر رقابش طوقہائے لعنت است اور حضرت رضوان اللہ عنہ فرماتے ہین ہر مومن کو ہر حالتمین تین چیزون کے بغیر چارہ نہین اللہ کا حکم اوسکی پیروی کرے اور اوسکی ممانعت کی چیز جس سے دور رہے اور اوسکی تقدیر جس سے راضی ہو اور فرماتے ہین کہ پیروی کرو اور بدعت نہ پیدا کرو انحضرت صلعم میفرماید علماے بے عمل کہ اتباع ایشان مردم در ضلالت می افتند اگرچہ بزبان تعلیم خیر میکنند اما چون خود عمل ندارند سخن ایشان در دیگران موثر نیفتد و زیان آرد نعوذ باللہ من هذا سہ ازین دیو مردم کہ دام و دد اند + نہان شو کہ ہم صحبتان بد اند + اخذت من الفتوح الغیب + در حدیث است صحاح كل عالم لم يعمل فهو مسخرة الشيطان ہر عالمی کہ عمل نکند بعلم خود در مسخرہ شیطان است اور حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بغیر عمل کئے ہوئے بہشت کی آرزو کرنی گناہ ہے اور بغیر اداے سنت کے امید شفاعت محض غرور اور دھوکا اور بغیر فرمانبرداری کے رحمت کی امید کرنی محض جہالت اور حماقت ہے رباعی علم تر آمد و عمل مادہ + دین و دولت بدو شد آمادہ + کار بیعلم بار بر ندہد + تخم بے مغز ہم ثمر ندہد + قطعہ حقا کہ بے متابعت سید رسل + ہرگز کسے بمنزل مقصود رہ نیافت + از ہیچ رہ بہیچ درکس رہ نمی دہند + آنرا کز آستانہ او روے دل نیافت + آپ بزور علم عوام کو اپنی دام مین لاتے ہین شہ لے تیسا علم و زکات و فن + گشتہ رہبر و راہچہ غول راہزن + حیلہ آموزان جگرہا سوختہ + حیلہا و مکرہا آموختہ + دیکھو غور کرو و آواز مزامیر و سحر وغیرہ مین کسقدر اثر ہے مگر یہہ مشروع نہین ظاہر ہے کہ چار پیشوائے ظاہر ہین جنکو آئمہ اربعہ کہتے ہین

اور جنکے اجتہاد پر خلق خدا تعامل رکھتی ہے امام ابوحنیفہ کوفی۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ امام احمد حنبل۔
اور چار مقتدا اسرار باطن کے ہین سیدنا محمد عبدالقادر جیلانی۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ خواجہ بہاء الدین
نقشبند۔ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہم وعلی تبعہم اجمعین۔ اب ارشاد ہو کہ ان آئمہ ثمانیہ مین سے
کون سے امام نے مزامیر کا سننا سماع کے ساتھہ جائز کیا ہے بلکہ حرام لکھا ہے کیونکہ عند الفقہا یہہ
قاعدہ کلیہ ہے کہ جو حرام کو حلال بلا تاویل جانے وہ کافر ہے مختصراً جواب باصواب تحریر کیا ہے **قولہ**
مصنف التماس صفحہ ۵ اسطر حاشیہ امین روایت حضرت عائشہ رضی سے کہ میری پاس ایک لڑکی تہی
کہ مجہے گانا سناتی حضرت صلعم میرے پاس آئے وہ اپنے حال پر رہی۔ پہر حضرت عمر رضی آگئے وہ لڑکی
بہاگ گئی اسپر حضرت صلعم نے اوسنے لڑکی کا حال بیان کیا حضرت عمر رضی بولے کہ مین یہانسے نہ ہٹونگا جبتک
جو حضرت سنتے تہے سن نہ لونگا اوسپر حضرت صلعم نے اوس لڑکی کو حکم دیا تو اُس نے حضرت عمر رضی کو وہی سنایا
ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **اور حضرت** شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
ازالۃ الخفا مین لکہا ہے ابوعمر نے خوات بن جبیر رضی سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت کے ساتھہ حج کے
ارادہ سے نکلے چند سواروں کے ساتھہ جسمین ابوعبیدہ بن جراح اور عبدالرحمن بن عوف بہی تہے
لوگون نے کہا کہ ضرار کے اشعار مین سے کچہہ گاؤ حضرت عمر رضی بولے کہ ابوعبداللہ کو چہوڑ دو کہ وہ اپنے دل کی باتین کہین
سے یعنی اپنی طبع زاد شعر مین سے گاوین خوات کہتے ہین کہ ہم برابر گاتے رہے جب صبح ہوئی تو حضرت عمر رضی نے فرمایا اب
گانا بند کرو صبح ہو گئی ۱۲ منہ اور صفحہ ۱۶ و ۱۷ مین پانچ حدیثین در باب سماع اور کتابوں سے تحریر کی ہین اول شرح
بدوقی مین ہے جان تو کہ وہ سماع جسمین علماء نے اختلاف کیا ہے وہ ہے جو کہیل کود کی راہ سے ہو جیسا کہ بدکار
شرابخوار تارک نماز سنا کرتے ہین اور جو شخص نیک بخت نمازی ہو اور سماع سنتا ہو اوسکو حلال ہے دوسری
شرح کافی مین ہے ہمارے علماء کے نزدیک سماع وہ مکروہ ہے جو بارادہ گناہ یا کہیل کود کی راہ سے ہو
کہ فساق اسکے لئے جمع ہون اور نماز اور قراۃ قرآن کو چہوڑین جو شخص نمازی قرآن کا پڑہنے والا صالحین سے ہو
اوس کے لئے سماع حلال ہے بغیر اختلاف علماء کے اسلئے کہ اونکی غرض اس سماع سے محض وجہ اللہ اور حضور الہی ہوتی
ہے اللہ کو اور آخرت کو یاد کرتے ہین یہہ سب اچہی بات ہے نہ بری اور تیسرے بدایع مین ہے کہ سرور کے
پیدا ہونیکے لئے سرور کیوقت مین سماع حلال ہے بشرطیکہ سرور مباح ہو مثلاً عیدین یا شادی مین مسافر کے
کے آنیکے وقت ولیمہ مین لڑکا پیدا ہونیکے وقت ختنہ کی تقریب مین قرآن کے حفظ ہو جانیکے وقت۔
اور چوتہے بہی بدایع مین ہے کہ سماع کی حرمت منکرات شرع اور لہو کے ساتھہ ہونیکی وجہ سے ہے نہ یہہ کہ سماع
فی حد ذاتہ حرام ہے اسلئے اچہی آواز کا سننا اصل مین مباح ہے فحش اور لہو پر مشتمل ہونیکی وجہ سے حرمت عارضی
جاتی رہیگی تو اپنی اصل اباحت پر باقی رہیگا۔ پانچوین بہی بدایع مین ہے سماع جائز ہے اسلئے کہ رقت قلب
پیدا کرتا ہے انتہی۔ **اقول باللہ التوفیق ومنہ التحقیق** رسالہ التماس مین جو سات حدیثین سماع بلا مزامیر
کی تحریر ہوئین اگر کوئی صوفی بہماع شرائط کے ساتھہ سنے تو جائز ہے سماع کو حرمت منکرات شرع اور لہو کے ساتھہ

ہوسنین اب مقلدین ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم کو اوسکے سننے سے انکار نہین اوسکا سننا از روے شرع شریف کے درست ہے
اے عزیز میرے ایسی حالتمین کوئی منصف مزاج صرف سماع کے سننے والیکو کہ خوف فتنہ کا اوس سے نہو مخالف شریعت نہین کہہ سکتا اگر مزامیر سننے
والیکو جو کہ آلات شیطانی سے ہے اوسکو تو متبع سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور مخالف شریعت کا کہین گے کسواسطے
کہ امام الائمہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے سماع بالمزامیر سننے کو حرام مطلق فرمایا ہے نہین سنا چاہیے **قولہ**
صفحہ ۸ سطر ۸ رسالۃ التماس مین فرمایا معنز اسبابکا ظاہر کرنا ہے کہ اس فرقہ عالیہ مین ہر سلسلہ کے اکابر کا ان دو باتون
پر اجماع اور اتفاق ہے کہ صوفی کیلیے اتباع شریعت و طریقت لازم ہے اور جو اوسمین تہاون روا رکہے اس فرقہ سے
خارج ہے **اقول باللہ التوفیق ومنہ التحقیق** حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین **ان اللہ**
بعثنی رحمۃ للعلمین وامرنی ان امحق المزامیر تحقیق خدا تعالی نے مجہے دنیا کی رحمت کیلیے بہیجا ہے اور
حکم دیا ہے کہ مزامیر کو مٹادون اس کلام پاک سے ظاہر ہے کہ مزامیر کا مقابلہ رحمت سے کیا گیا ہے ان دونون مین
تضاد ہے یعنی جہان مزامیر ہے وہان رحمت نہین ع سرمکش از سلسلۂ شرع ہیچ + روے دل از سنت احمد مپیچ +
محال است سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز در پے مصطفی + خلاف پیمبر کسے رہ گزید + کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید +
علی ہذا القیاس جو امور قانون شریعت سے برخلاف ہین عند اللہ باعث ثواب نہین بلکہ موجب عقاب ہین جب تحریم مزامیر
ثابت ہوئی تو سُننے والا اور اُسکو جائز کہنیوالا الاباحی کالزندیق مین داخل ہے ع عروج جان یعنی بر اوج او ادنی +
بجز متابعت مصطفی نمی بینم + اے شیخ الطائفہ مولانا کیا آپنے کلام پاک مین یہ آیت ملاحظہ نہین کی **لم تقولون**
ما تفعلون اے عزیز تکمیل ایمان محض اقرار بلسان سے نہین ہوتی تاوقتیکہ اوسکو موافق باللسان کرے
اور تو ظاہر زبان سے کہدینے والے تو بہت ہین مگر دل سے تصدیق کرنیوالے بہت کم ع نقد صوفی نہ ہمہ صافی
وبے غش باشد + اے بسا خرقہ کہ مستوجب آتش باشد + آنرا کہ رد کنیم شود رد کائنات + ہر دو دبارگاہ دل ما کسے
مباد اور **رسالہ خیر المقالہ فی ازالۃ العجالہ صفحہ ۴۹ سطر ۵** صفحہ ۸ عجالہ مین شرح ہے السماع فسق
والتلذذ بہا کفر **اقول** مولانا شاہ عبد العزیز حنفی نے تحفہ اثنا عشریہ مین تحقیق سماع کی نسبت یون لکہا ہے کہ راگ
آلات لہو اور مزامیر کے ساتہہ باجماع فقہا اربعہ کے حرام ہے اور کبراے صوفیہ نے راگ حرام کو کبہی نہین سنا اور نہ
رغبت اوس سے ہوئی بلکہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ راگ بطال ہے اور جو
کچہہ بزرگان دین نے سنا ہے آواز خوب موزون ساتہہ مضمون موافق شرع کے کہ خوف فتنہ کا اوس سے
نہو اور امرد خوبصورت اور عورت اجنبی سے کہ دیکہنا اوس کا باعث شہوت کا ہے نہین سنا اور اکثر راگ بزرگونکا جنس
ذکر بہشت اور دوزخ اور شوق طاعت یا ذکر ہجر اور وصل سے تہا کہ موافق ہے حالات محبین سے ہیچ علو محبت کے
اور ایسے راگ کو حرام کہنا مخالف شرع کے ہے انتہی پس معلوم ہوا کہ مراد السماع فسق سے راگ ممنوع امرد اور عورت اجنبی وغیرہ سے
ساتہہ آلات لہو کے ہے نہ مطلق راگ ہے اور اہل اسلام کو معلوم ہو بعد واصل ہونے شاہ محمدی چشتی مرحوم مغفور کی
الہ آباد مین ایک میلہ خلاف شرع بازاریون نے اختراع کیا ہے کہ جہوٹا سا روضہ مسجد حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ
جانب پورب شاہ محمدی صاحب کا بنایا گیا ہے ہر سال بروز وفات اونکے مریدان جفت فروش و نیچے بندان

دو کاندار ہان چادر ایک سینی مین سر پر رکھکر ہمراہ مردمان کثیر مسلمان وغیرہ معہ باجہ و گاجہ و ہانی و گھوڑا و ذخ تبرہم مزامیر بڑے جلوس کے ساتھہ بازار مین گشت کرتے ہوئے دائرہ حضرت شاہ غلام علی مین جہان قبر شاہ محمدی صاحب مذکور کی ہے جاکر قبر پر ڈالتے ہین بڑا میلہ ہوتا ہے ہندو مسلمان عورت مرد قبر پر شیرینی چڑھاتے ہین اور مزامیر سنتے ہین سہ اربے بہوڑ ڈہولک چلاوے مجرہ + کہ ہے دام تزویر دوزخ کا شیرہ + طریقت شریعت چلا جا فقیرا + مٹھائی بتا کب بنی ہے حریرا + مین عاشق ہون اس اپنی پوری صدا کا + مخالف نبی کلمہ ہے دشمن خدا کا + روضہ کی زمین وقبر شاہ صاحب کی دہوتے ہین اوسکا پانی جو بہہ کر جاتا ہے اوس پانیکو نابدان پر جاکر چادر اپنی اپنی مین لیکر اوسکو نچوڑ کر پیتے اور آنکھون مین لگاتے اور اللہم صلی علی محمد پڑہتے جاتی ہین حالانکہ تمام مسجدون و روضہ حضرت صلعم و دیگر اولیا اللہ کے وضو دہو کے جاتے ہین کوئی پیتا نہین ہے نہ حکم شرع نے پینے کو فرمایا ہے ہان البتہ پانی چاہ زمزم کا مسلمان پیتے اور آنکھہ مین لگاتے ہین تو ثواب ہو گا تمام امور بیجا و بیراس فقیر نے تحریر کیا ہے گناہ ہے ثواب نہین ان زمانیکے عامی جہلا عرس خاندان چشتیہ مجلس مین بجائے ہاے قرآن شریف کے اپنے شوق کیوجہ سے غزلیات مزامیر کے ساتھہ راگ قوالون سے خلاف جمیع صلحا صوفیان گواتے ہین ہرگز ثواب نہین خلاف شرع ہے نہ اون بزرگوار و نکی روح خوش ہوتی ہو گی کسواسطے کہ اللہ جل شانہ اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے خلطو عملاً صالحاً و اخر سیئا بایں وجہ درست نہین ہے اون سب امور مذکورہ کا کرنا نہین چاہیے سہ سرچشمہ باید گرفتن بہ بیل + چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل کیونکہ مولانا روم اپنی مثنوی مین فرماتے ہین سہ ہر کرا و بنہاد ناخوش سنتے + سوسے اولعنت رود ہر ساعتے

نیکوان رفتند سنتہا بماند + واز لیما ظلم و لعنتہا بماند

سورہ بنی اسرائیل مین آیۃ واستفزز من استطعت منہم بصوتک الخ کی تفسیر مین بعض مفسرین نے بصوتک سے مراد شیطان کی آواز سے دلمین برے خیالات پیدا کرنا لیا ہے۔ اور جسقدر شہوت انگیز آوازین ہین راگ باجا عورتونکے زیور کی آواز سب شیطانی آواز ہے۔ اور حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے کہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید تھا کہ جب قرآن شریف کی آیت سنتا وجد مین آکر زمین پر گر پڑتا اوس سے فرمایا اوسکو تو ترک کرسکتا ہے اگر تو اوسکو ترک نہ کرسکیگا تو یون سمجھنا کہ تجکو تمنے پس پشت چھوڑ دیا الصعقۃ من الشیطان یعنی آواز اور گر پڑنا شیطان کی طرف سے ہے ودر ذخیرہ گفتہ کہ صوفی چون رقص میکند شیطان انگشت در دبر اومی آرد تا مین وشمال وے تبرزند و رفتادی عالمگیری مین جواہر فتویٰ سے ہے قال السماع والقول والرقص الذی یعملہ الصوفیۃ فی زمانہ حرام لا یجوز القصد الیہ والجلوس علیہ والغناء والمزامیر سواء یعنی سماع اور قول اور رقص جو کہ کرتے ہین اوسکو صوفیہ ہمارے زمانہ مین حرام ہے نہین جائز قصد کرنا طرف اسکے اور بیٹھنا اوپر اوس کے اور وہ اور غنا اور مزامیر برابر ہے اور بیہقی نے شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا لعنت کرے گا گانیوالیو پر اور جسکی خاطر گایا جاوے اور امام غزالی شافعی نے احیاء العلوم مین فرمایا ہے کہ قاضی ابوالطیب طبری نے امام شافعی۔ اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ۔ و امام ابوسفیان اور ایک جماعت

علما سے ایسے الفاظ نقل کیے ہین جس سے استدلال ہوتا ہے کہ سب حضرات کی راے اسکی تحریم کی ہے الی آخرہ - اور
معارف المعارف مین ہے کہ امام شافعی رح سے منقول ہے کہ وہ ناپسند فرماتے تہے اور فرماتے تہے کہ اوسکو زندیقون نے وضع
کیا ہے تاکہ قرآن مجید مین دل نہ لگنے دین اور امام مالک رح کے نزدیک مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص لونڈی خریدے اور وہ
گانیوالی نکلے تو اس عیب کی وجہ سے اوسکو واپس کر سکتا ہے اور یہی مذہب ہے تمام اہل مدینہ کا اور اسیطرح مذہب
ہے امام ابو حنیفہ رح کا اور راگ سننا گناہون سے ہے الخ - ؎ بوحنیفہ کہ فرق مجتہدین + بود در عرصہ زمانش زمین
مالک و شافعی و ہم احمد + یوسف و ہم محمد و امجد + بے شک و ریب آشکارا بنہفت + مر غنا را حرام مطلق گفت اور کتاب
حجۃ البالغہ جلد اول صفحہ ۲۴۵ سطر ۹ مین حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اونکی پاس ایک آدمی کچھ
پوچھنے آیا تو شعبی رح نے کہا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس امر مین یون فرمایا ہے تب وہ شخص بولا کہ آپ
اپنی راے سے بتلائیے تب شعبی رح بولے بڑے تعجب کی بات ہے کہ مین اوسکو حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ
خبر دیتا ہون اور یہہ شخص میری راے دریافت کرتا ہے اور مجھکو اس سے اپنا دین زیادہ منظور ہے (واللہ مجھکو
راگ گانا بہتر ہے) اس سے کہ تجھکو اپنی راے سے خبر دون ان کل آثار کو دارمی نے نقل کیا ہے - اور حضرت
فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تذکرۃ الاولیا مین نقل کرتے ہین کہ ایکروز جناب شبلی رح وعظ کہتے تہے
حضرت نوری رح جا پہونچے اور کنارہ پر کہڑے ہو گئے کہا السلام علیک یا ابابکر شبلی - شبلی نے جواب دیا و علیک السلام
یا امیر القلوب - پس فرمایا اے شبلی خدا اوس عالم کی وعظ سے خوش نہین ہوتا ہے جو عمل نہین کرتا ہے جیسا کہے
ویسا خود ہووے اگر تم عالم ہو تو اپنی جگہہ پر رہو ورنہ ممبر پر سے اوتر آو - شبلی نے خیال کیا تو اپنے کو راست نہ پایا
پس ممبر پر سے اوتر آئے سابق مین بزرگان دین اس طرح کے تہے جیسا اوپر ذکر کیا جب اونکو ثابت ہوا کہ ہم سے
کوئی امر خلاف شرع ظہور مین آیا فی الفور اوس امر کو ترک کیا پہر اوسکی نزدیک نہ گئے عالم با عمل تہے اسی کتاب مین
ایک اور نقل ہے لوگون نے سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا آپکے پیر کون
شخص ہین فرمایا ایک بڑہیا تہی کہ ایک روز مین توحید کے غلبہ شوق مین آبادی سے بیزار ہو کر جنگل کو گیا ایک
بڑہیا آٹے کا تہیلہ لئے ہوئے پہونچی اوس نے مجہسے کہا میرے تہیلہ کو اوٹہا لے اور میری یہہ حالت تہی کہ اوسکو
اوٹہانا دشوار تہا - مینے ایک شیر کو اشارہ کیا وہ آیا مینے اوس تہیلہ کو اوسکی پیٹہہ پر رکہہ دیا اور بڑہیا سے مینے
کہا تو شہر مین جاکر کیا کہیگی کسکو دیکہا تہا - کہا مین کہونگی کہ مینے ایک ظالم ریاکار کو دیکہا ہے مینے کہا یہہ کیا
کہتی ہے بڑہیا نے کہا یہہ شیر مکلف ہے یا نہین مینے کہا نہین کہا جسکو خدا نے تکلیف نہین دی تو اوسکو
تکلیف دیتا ہے کیا ظلم نہین بیشک ظلم ہے اور باینہمہ تو یہہ چاہتا ہے کہ شہر والے جان لین کہ شیر بہی تیرا فرمانبردار
اور مطیع ہے اور تو صاحب کرامات ہے یہی خود نمائی اور ریا ہے - مینے کہا بیشک - اور مینے توبہ کی اور بلند پستی
کیطرف آیا اوس بڑہیا کی یہہ بات میری رہبر ہوئی - سبحان اللہ کیا انکسار تہا سابقین خیر القرون کے صوفی ایسے
تہے کہ بڑہیا کی نصیحت پر توبہ کی - اب اس زمانہ اخیر مین ایسے عالم بے عمل واعظ ہین کہ سماع بامزامیر کو خلاف
مجتہدین ائمہ اربعہ و بزرگان دین رضی اللہ عنہم کے جائز کر رکہا ہے ؎ بوحنیفہ ما دادین فتوی + مر شافعی گفتست این انا

ایچنین رخصت بخواندی از وسیط + یا بدستاین مسئلہ اندر محیط + این جنیدت رہ نمود و بایزید + از کدامی شیخ پیر تاین
رسید + اوس ناجائز پر سعہ مجبین بازاری ناسمجھ کی شب و روز مزامیر مین مصروف رہتے ہین حکم حضور صلعم اپنے
خیال مین نہین لاتے نہ کچھہ اتباع شریعت کا کرتے ہین بڑے بیعمل ہین توبہ نہین کرتے + حال عالم ایچنین است
اے ہمام چہ وجہ باشد قوت تقلید عام + **حضرت ابوسعید خراز** نے کہا جو باطنی شریعت کے خلاف ہو باطل ہے
کتنے ہی درباب سماع مزامیر کے دوسرے محقق صحبت یافتہ بزرگان دین دلایل شرع شریف ناجائز ہونے پر پیش کرتے
ہین ہرگز سماعت مین نہین لاتے بلکہ وہ فعل ناجائز زاید برابر کرتے جاتے ہین اور اپنے گمان مین علامہ زمان جانتے
ہین سے گمان برد خود را کہ بس فاضل است + ہمہ مشکلات جہانش حل است + مشو غرہ بر حسن گفتار خویش + بہ تحسین
نادان و پندار خویش + درتجربہ ہاے دہر استادان را + شاگردی کن دلا کہ استادشہ + خاصل شیخ الطائفہ غور
فرمائین کہ اخبار الاخیار فی اسرار الابرار در صفحہ ۶۸ سطر ۱۹ مین نقل ہے کہ شخصے درمجلس نظام الحق والدین چشتی رح
تقریر کرد کہ درفلان موضع یاران از شما جمعیتی کردہ اند و مزامیر درمیان است فرمود من منع کردہ ام کہ مزامیر محرمات
درمیان نباشند نیکو نکردہ اند۔ و در ہمین کتاب حضرت نظام الدین اولیا فرمود سماع علی الاطلاق حرام نیست بزرگے
پرسیدند سماع چیست فرمود تا مستمع کیست سماع صوفی است موزون چرا حرام باشد و سماع مزامیر حرام است۔
نقلست کہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی میفرمود منعہ الیقم کہ شیخی کنم امروز خود این کار بازی بچگان شد بعدازان
این است شیخ شناے خواند سے مسلمانان مسلمانان مسلمانی مسلمانی + ازین آئین بے دینان پشیمانی پشیمانی +
میفرمود غم ایمان باید خورد و در پے کرامت نباید بود و در صفحہ ۶۴ سطر ۱۳ نقلست در پیش شیخ فرید الحق والملتہ
والدین درباب اباحت و حرمت سماع کہ دران اختلاف علما است گفتند فرمود سبحان اللہ یکے سوخت و خاکستر
شد و دیگرے ہنوز در اختلاف است و سماع مزامیر حرام است محال است سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز در پے
مصطفی + علاوہ ازین کسیکو خلاف شرع شریف کے وعظ کہنا نہین چاہیئے حالانکہ حضرت قطب الدین بختیار اوشی
ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی مجلس دوم مین ارشاد فرماتے ہین اول روندگان نہ اراہ شریعت است
چون مردم در شریعت ثابت آید و ہر چہ فرمان شریعت است بجاے آرد و در آن فرمان ذرہ تجاوز و تفاوت نکند پیشتر
شود و بپایہ دوم رسد آنرا طریقت گویند عروج جان یعنی بر واج اوادنی + بجز متابعت مصطفے امی بنیم + جو شخص
کہ کہ یہان شریعت کے خلاف اور کوئی راستہ اللہ تک پہونچانیوالا ہے اوسکا قول جھوٹ ہے ایسے شخص
کی پیروی نکرنا چاہیئے اور کسی **فقہا** نے راگ آلات لہو مزامیر کے ساتھہ نہین سنا کسواسطے کہ سننا اوسکا
حرام ہے اور حضرت ستودہ **صفات** محی مراسم مصطفوی ابو الحسنات مولوی عبد الحی لکھنوی بھی نہین
سنتے تھے اور حضرت محمد امداد اللہ روحی فداہ مزامیر کے سننے کو حرام جانتے ہین کیونکہ حضرت موصوف کا
کلام ہے سے عشق سے بے عیش میرا مطربا + بے غنا کے کچھہ غنا مجھکو سنا + یعنی بے مزامیر کا اے مطربا
گانا سنا اور کبراے صوفیہ سنے راگ حرام کو کبھی نہین سنا۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رح صرف
درباب سماع راگ کے فرماتے ہین راگ بطال ہے اور سید **عبد القادر جیلانی** رضی اللہ عنہ درباب

سماع فرماتے ہیں کہ جب جائز ہے کہ گناہ سے خالی ہو کیونکہ مزامیر کا سننا حرام ہے و حضرت خواجہ خواجگان بہاء الدین نقشبند آفرمود در حق سماع نہ انکار میکنم نہ اینکار اگر حرام میداشتند البتہ انکار میکردند و نہی از منکر میکردند و حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہم در عوارف گفتہ سماع شنیدن میکنند رحمت اللہ خدائے کریم و حافظ شیرازی فرمودہ ؎ دو چیز مفت حلال است و ہم بشرع درست + سرود ہمسایہ و حسن رہگذرے + و حضرت بیہقی در شعب الایمان روایت کردہ از جابر رضی اللہ عنہ صحابی جلیل فرمود سرود می رویاند نفاق را در دل چنانچہ می رویاند آب زراعت را این حدیث مذکورہ بر حرمت سرود و مزامیر دلالت میکند انتہی طول کلام بنا بر نصیحت است کہ نوشتہ شد ؎ نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوستر دارند + جوانان سعادتمند پند پیر دانا را + مضمون بالا کتاب ہذا میں اس فقیر نے حرمت سماع مزامیر کی تحریر کیا ہے ویسے ہی بجواب خط فقیر رسالہ نصیحت دلپذیر میں صداقت دستگاہ جناب مولانا مولوی قاضی محمد لطف اللہ صاحب مفتی حیدرآباد دکن رقم فرماتے ہیں جناب من نفس سماع میں تو تفصیل و کلام ہے مگر مزامیر بالاتفاق حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ بعثنی رحمۃ للعلمین وامرنی ان امحق المزامیر والسلام خیر ختام محمد لطف اللہ از حیدرآباد دکن ۲۹ شعبان ۱۳۱۲ھ جو صاحب خلاف حکم کلام اللہ و حدیث رسول اللہ و تحریر بزرگان دین کے جواز مزامیر میں تحریر پیش کریں وہ مضمون الحاقی ہے اس زمانہ اخیر شر القرون کے نقلی صوفیان مشرب نے بسبب ذوق شوق سننے سماع مزامیر کے دوسرے مولوی نامی و گرامی کے نام سے جو مشہور معروف ہیں خط ہو یا رسالہ مزامیر حرام مطلق کو حلال لکھکر حدیث ابتدائیہ اسلام رسول اکرم صلعم منسوخ شدہ کو چھپوا کر اوس پر عمل کرتے اور کراتے ہیں تاکہ جو حضرات متبع شریعت رسول خدا حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اعتراض نکریں و نیز در باب مزامیر و شراب در باب شیخ الاسلام حضرت احمد بن یحیی المنیری بشیخ شرف الدین قدس سرہ مکتوب سوم در صحیفہ ابا بیدو یدہ برادر شمس الدین سلمہ اللہ تعالی راحق سبحانہ تعالی بسعادت ابدی رساند بمنہ و کرمہ سلام و دعا از کاتب حروف مطالعہ کنند۔ و بدانند کہ بعد از توبہ کار مرید خشنود کردن خصمان است و این عقبہ بزرگ است بدانکہ گناہان ہمہ بر سہ نوع اند۔ یکے ترک گرفتن آنچہ بر تو واجب است از نماز و روزہ و غیر آن توبہ این آن باشد کہ قضا کن ازین جملہ بقدر امکان آنچہ توانی دوم گناہے است کہ میان بندہ و خداوند ہست چنانکہ شراب خوردن۔ و ربا خوردن۔ و زنان کردن و آواز مزامیر شنیدن۔ و مانند این بیرون آمد نداز مثل این گناہان بدان باشد کہ پشیمان شوی و عزم محکم کنی کہ بیش نخواہم کرد و حضرت یحیی منیری نوشتہ اند۔ آواز مزامیر شنیدن۔ مثل شراب خوردن و ربا خوردن۔ و زنان کردن ملاحظہ کنید و توبہ خواہید کرد و عمل نمائید۔ و در باب سماع ہم علما اختلاف کردہ اند و مزامیر را شنیدن علماء و فقرا حرام نوشتہ اند نباید شنید۔ ع مکن مکن کہ نکوسیرتان چنین نکنند + چنانچہ در باب سماع حضرت قاضی حمید الدین سہروردی در بغداد فرمود با قاضی شہر بگو فردا محفل کند و علما را حاضر آرید حمید الدین ہم حاضر خواہد شد۔ اگر حمید الدین اہل سماع باشد سماع بشنود چون قاضی و علماء و مفتیان

بابہ فتوی حرمت سماع

واکابر صدور ہر ہمہ حاضر شدند۔ مفتیان پرسیدند کہ تو سماع میشنوی و باز این فتنہ فرو نشاندہ سازی بنامی کنی۔
قاضی حمید الدین جواب داد کہ آرے من سماع می شنوم و سماع را مباح میگویم بروایت علمائے ثلثہ۔ و بر قول امام اعظم ابو حنیفہ کہ
خمر کہ حرام است تشنہ را در غلبہ تشنگی چون آب نیابد مباح است اگر نخورد و اثم شود و خود را ہلاک کردہ باشند۔ و در شرع
ہلاکت نفس نیامدہ است ہمچنین سماع بر قول امام اعظم ابو حنیفہ پیر مغان را مرید و مندان را مباح باشد + بیدردان و
نفس پرستان را حرام بود و بر قول امام شافعی اگر یکے برائے دفع حزن باطن سماع بشنود مباح است۔ و اہل را خود ہر یکے
مباح گفتہ اند چہ بر قول امام اعظم ابو حنیفہ و چہ بر قول امام شافعی رحمہما اللہ تعالی و شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ خود فتوی
اباحت سماع دادہ است چون او را پرسیدند چہ میگوئی در بارہ سماع۔ گفت ہر چہ قصد میکند بندہ پیش خدا پس آن
مباح است ہر یک از علما و مفتیان فتوی دادند کہ مباح لاہلہ و پیران لکتبہ کردند۔ و در آداب مریدین آمدہ
کہ چون اتفاق مجلس سماع افتد شروع و ختم بقرآن کردہ شود پس تحقیق از ممشاد دینوری حکایت کردہ اند کہ
او در خواب رسول اللہ صلعم را دید پس سوال کرد از آن حضرت از اجتماع قوم برائے سماع پس فرمود آن حضرت
صلعم ہیچ باک نیست بقرآن شروع کند و بر ختم نماید در تعریف خواجہ اسحاق شامی قدس اللہ روحہ او مرید و خلیفہ
خواجہ علو دینوری ست صاحب سماع بود سماع بسیار شنیدی و ہیچکس بر شیخ اعتراض کردن نتوانستی و ران وقت
مجتہدان بودند ہر کہ از ایشان سماع خواجہ اسحاق دیدی گفتی کہ سماع مباح است چون ابو اسحاق در سماع آمدی حاضران
مجلس در تواجد میشدند و در و دیوار ہمہ در حرکت و جنبش بودی ہر کہ در مجلس سماع خواجہ ابو اسحاق شامی حاضر شدی
ہرگز او بگرد معصیت نگشتے و خواجہ امر ذکر او دنیا دارے را در مجلس سماع آمدن ندادے و اگر اہل دول کسے
بغیر رضائے خواجہ در مجلس سماع حاضر شدے فی الحال تایب گشتے اموال دنیا را ایثار فقرا کردی در ویش اہل معرفت
شدے و صاحب نعمت گشتے۔ قطعہ صحبت اغنیا فقیران را + بتر از زہر قاتلش دانی + آن مضرت ہلاک جان تن است
دین مضرت ہلاک ایمانی + و خواجہ ابو اسحاق چون خواستے کہ سماع بشنود سہ روز پیش از آن قوالان را خبر کردے و
یاران را گفتی ساختہ شوید تا سماع خواہم شنید یاران شیخ و طی میکردند و بعضے سہ طے میکردند و قوالان از افعال بد
خود را نگاہ میداشتند بعدہ خواجہ سماع شنیدی۔ در تعریف خواجہ قدوۃ الدین ابی احمد فرسنانہ قدس اللہ روحہ
او مرید و خلیفہ خواجہ ابو اسحاق شامی است قدوۃ الدین ابو احمد فرسنانہ شیخ کامل بود ریاضت و مجاہدہ بسیار داشت
بر ہر کہ نظر کردے او صاحب کرامت و درویش شدے و خواجہ ابو احمد حافظ کلام ربانی بود علمی بر کمال داشت
خواجہ سری سقطی بصحبت ملاقات او بسیار آمدی و در مجلس سماع خواجہ ابو احمد خواجہ سری سقطی حاضر شدے و گفتی
خواجہ ابو احمد در مقامی سماع میشنود کہ اگر از آن مقام صدائے تیز و حالتی سری سقطی را دست دہد دولتے عظیم حاصل آید
در ان وقت ہیچکس از مجتہدان بران سماع خواجہ ابو احمد انکاری نداشت مگر یک مجتہد منفضل بود می گفتی سماع شنیدن نشاید سخن
او کسے بر شیخ ابو احمد چشتی رسانید شیخ گفت خدا و ندا تو دانندہ راز پوشیدہ ہستی۔ اگر ابو احمد چشتی فعلے بدعت میکند او را
شرمندہ گردان و گرنہ فضیل بکے را دے کن ہمان ساعت سخن او سرپیش غالب آمدی و او فرو نشست بینی شد ہر چند حکما تداوی میکردند مرض بکے زیادہ
میشد ملی توجہ بخلاصے معزول کر و شبے رسول علیہ الصلوۃ والسلام را در خواب دید گفت سید ما کن تا من از حضرت بینی شوم رسول فرمود

تو انکار سماع ابو احمد میکنی و انکار سماع او انکار سماع پیران اوست و انکار سماع پیران او انکار سماع ماست۔ و ہر کہ انکار
پیران دین و انکار ما کند ہمین بیند کہ تو دیدی اگر خواہی کہ ازین زحمت بہ شوی در مجلس سماع ابو احمد چشتی بصدق
دل حاضر شو۔ یکے در مجلس سماع ابو احمد حاضر شد و انکار سماع از دل دور کرد فی الحال چنانکہ بود ہمچنان بہ شد۔
چون شیخ از سماع آمد نظرش بہ فضیل یکے افتاد گفت اے فضیل دیدی درجات سماع و اہل سماع۔ گفت دیدم
و معاینہ کردم سماعی کہ حضرت مخدوم میشنود اسرار آفریدگار است تعالی و تقدس عوام را بر آن اطلاع نیست
و خواجہ ابو احمد در ہفتم سالگے مجذوب شدہ بود تا روزے در مجلس سماع ابو اسحاق شامی حاضر بود خواجہ ابو اسحاق
گفت در آمد سماع عاشقان لے ابو احمد چشتی کہ تو اہل سماعی رفع حجاب شد از عرش تا تحت الثری در آمد
و علم لدنی حاصل گشت بیانیکہ خواجہ ابو احمد چشتی در ہفت سالگے میکرد دانشمندان آن عصر متحیر می ماندند
و در سن دہم سالگے مرید خواجہ ابو اسحاق شامی شد و خلوت گزیدہ و مشغول بذکر لا الہ الا اللہ می بود مدت
دہ سال گذشت آنگاہ خواجہ ابو اسحاق شامی خواجہ ابو احمد چشتی را خلافت عطا کردند و بجاے خود نشاندند
و گفتند اے ابو احمد چشتی تو مرا فرزندی ہر نعمتے کہ مرا از پیران رسیدہ بود بتو بخشیدم دست ابو احمد گرفتہ بسمت
قبلہ ایستادہ شدند و گفتند الٰہی ہر نعمتے کہ ابو اسحاق چشتی داشت ابو احمد چشتی را دادم او را بتو سپردم روز بروز
درجات ابو احمد ترقی کنی آواز شنید کہ ما ابو احمد را دوست گرفتیم و گنج معرفت و اسرار در دل او نہادیم ہر کہ
بصحبت ابو احمد چشتی باشد او نیز دوست ما گردد ○ اسرار محبت را ہر دل نبود قابل + در نیست بہر دریا زر
نیست بہر کانی + اخذت من الرسالہ سبع سنابل + حضرات چشتیان کا حال جو اس فقیر نے نقل کیا اوس سے
ثابت ہوا کہ کسی نے سماع مزامیر کیساتھ نہیں سنا اللہ جلشانہ ارشاد فرماتا ہے فلیحذر الذین یخالفون
عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم یعنی سو ڈرتے رہین جو لوگ خلاف کرتے ہین اوسکے حکم کا کہ پڑی اونپر کچھ خرابی
یا پہونچے اونکو دکھہ کی مار مشکوۃ باب الامر بالمعروف مین ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رض سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے کوئی قوم کہ کیجاوین اونکے درمیان برے کام پہر وہ قوم قدرت
رکھین دفع کرنے پر اوسکی۔ پہر اوسکے ساتھہ اونکو دفع نکرے تو نزدیک ہے کہ گہیر لیوے سب کو عذاب اللہ کا
اور پیغمبر خدا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تم مین دیکھے برے کام کو چاہئے کہ تغیر دیوے اوسکو اور باز رکہے
اوسکو اپنے ہاتھہ سے یعنی مارنے اور توڑنے اور گرانے سے جسطرح ہو سکے اگر قدرت رکہے اوسکی۔ پہر
اگر ہاتھہ سے قدرت نرکھے تو زبان سے تغیر دے یعنی منع کرے اور ڈانٹے او سخت کہے اگر اوسکی قدرت
رکہے۔ پہر اگر قدرت نرکھے پہر اگر تو زبان سے بہی طاقت نہ رکہے تو دل سے اوسکو تغیر دے یعنی دل سے
برا جانے اور اوس سے دور رہے اوس سے صحبت نرکہے اور خالی دل سے برا جاننا ضعیف تر ایمان کا ہے یعنی ادنی
درجہ ایمان یہہ ہے کہ دل سے تو برا جانے۔ اور امام غزالی شافعی رح کیمیاے سعادت مین ارشاد فرماتے ہین احتساب
کے چار درجے ہین پہلا درجہ نصیحت اور خدا سے ڈرانا ہے یہہ بات سب مسلمانوں پر واجب ہے اسمین
فرمان کی کیا حاجت ہے بلکہ بڑی عبادت یہہ ہے کہ بادشاہ کو نصیحت کرے اور خدا سے ڈراوے دوسرا درجہ

سخت گوئی ہے جیسے یون کہے کہ اے فاسق۔ اے ظالم۔ اے احمق۔ اے جاہل۔ کیا تجھے خوف خدا نہین جو ایسا
کام کرتا ہے یہہ سب باتین فاسق کے حق مین سچی ہین سچ بات کہنے مین فرمان کی کیا حاجت ہے تیسرا درجہ یہہ ہے
کہ ہاتھہ سے منع کرے جیسے شراب پھینکدے (چنگ و رباب کی آواز سنے تو توڑ ڈالے) ریشمی پگڑی کسیکے سر پر دیکھے
اوتارلے یہہ کام عبادت کیطرح واجب ہے۔ چوتھا درجہ یہہ ہے چاندیکے برتن توڑ ڈالنا اوسکی دیوار پر سے تصویر
مٹا دینا کیونکہ فرمایا علیہ السلام نے فرشتے اوس گھر مین نہین آتے جسمین کتا ہو (یا تصویر ہین) حضرت رسول خدا
صلعم مصور را فرموده است کہ ایشان بدترین خلق اند نزد خدایتعالی و دیگر حضور صلعم فرموده است لعنت
خدا بر قومی گفتند کہ چیزیرا آفریدۂ ایشان نباشد تصویر کنند قال علیہ السلام ان الملئکۃ لا یدخل
بیتا فیہ کلب و صورۃ وغیرہ وغیرہ اُن سب حضرات کے اقوالونسے ثابت ہے کہ سماع بالمزامیر حرام ہے
اور صرف سماع کو کسی نے مکروہ لکھا۔ اور کسی نے بطال لکھا کسی نے مباح جایز لکھا مزامیر سننے کو خدا و رسول
و ائمہ اربعہ مجتہدین و صوفیان باتمکین قادری نقشبندی سہروردی چشتی نے حرام لکھا اور ملاحظہ فرمایئے
غور بھی کیجئے جناب مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ در ملفوظات خود صفحہ ۷۳ سطر ۷ اینچنین فرمودہ اند مردے
عرض کرد در مقدمہ سماع بسیار افراط و تفریط راہ یافتہ طعن درین امر بر قدماء صوفیہ عاید میگیرد در باب آداب
سماع در ہر کتاب موجود۔ قادریہ۔ سہروردیہ۔ نقشبندیہ۔ چشتیہ۔ ارشاد شد حضرت قدماء چشتیہ با آلات مزامیر
نشنیدہ اند چنانچہ سلطان المشایخ کہ مشغوف با سماع بود میفرمود (ہر کہ مزامیر بشنود در محفل من نہ آمدہ باشد)
باز فرمود از ابتداے جوانی وقت شباب از رقص وغیرہ تنفر ممنوعات طبعی داشتم چنانچہ عورت جوان ہیچو دیوار بنظر
می آمد مگر از مزامیر ہیچو بسیار ترسان بودم حالا ہم یکے ازان ہا ہستم۔ یکے غیبت کہ از البتہ استماع آن خوش
نمی آید حالا خدا انجات بخشیدہ چنانچہ می بینم بطورے دفع میسازم اگر کسے قصد گفتن میکند۔ دیگر مزامیر کہ حالا ہم
ازان می ترسم بجبر استماع دل از دست میرود۔ اور حدیث مین آیا ہے جو شخص گناہ کبیرہ کہلم کہلا کرتا ہے اوسکی
غیبت کرنا شرع سے درست ہے اتحاف ات من ۲ احیاء العلوم اور حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے
نقل کی ہے کہ ایکبار سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نصیحت فرماتے تھے تین کام مت کرنا۔ ایک تو بادشاہو نکے
دربار مین نہ جانا اگرچہ کیسے ہی مہربانی کرین۔ دوسرے غیر عورت کیساتھہ خلوت مین نہ بیٹھنا اگرچہ وہ رابعہ بصری ہی
ہو اور تو اوسکو قرآن پڑھاتا ہو تیسرے راگ باجے سے بچانا اگرچہ تو کامل ہو اسلئے مزامیر آفت سے خالی نہین۔
اور آخر الامر اپنی خیانت پیدا کرتا ہے واقعی سچ ہے حسب فرمانے حضرت سعید بن جبیر راگ باجے کی خیانت مین کیسے
ہی متقی ہو خراب ہو جاتا ہے اور کتاب حجۃ البالغہ جلد اول مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی باب لوگو نکے
باہمی رسوم کے بیانمین صفحہ ۲۳ سطر ۱۸ مین مذکور ہے وہ باتین سرزد ہوتی ہین جیسے حد درجہ کے بیغیرتی
ہے کہ جیسے معاش اور معاد مین فرق آتا ہے جیسا کہ (راگ باجا) اور شطرنج اور شکار کھیلنا اور کبوتر بازی
کرنا وغیر ذالک پس کہئیے ان بدہین در باب صوفیان و نقل حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ چنین گفتہ است باید شنید
و گر در آن صوفیان مرد احتیاط کن تقلید اوشان مکن فرو ختن صوفیان خر و ہمہ صوفی مسافر را جہت سفرہ و سماع ۵

صوفیی در خانقاه از ره رسید ‏ مرکب خود برد و در آخر کشید
احتیاطش کرد از سهو و خباط ‏ چون قضا آید چه سود از احتیاط
هم در آن دم آن خرک بفروختند ‏ لوت آوردند شمع افروختند
وان مسافر نیز از راه دراز ‏ خسته بود و دید آن اقبال و ناز
آن یکی پالیش همی مالید دست ‏ وان یکی پرسیدش از جا و نشست
گفت چون دید میلان شان بوی ‏ گر طرب امشب نخواهم کرد کی
دود مطبخ گرد آن پا کوفتن ‏ زشتیاق و وجد جان آشوفتن
چون سماع آمد ز اول تا کران ‏ مطرب آغازید یک ضرب گران
زین حرارت پای کوبان تا سحر ‏ کف زنان خر رفت و خر رفت ای پسر
چون گذشت آن نوش و جوش آن سماع ‏ روز گشت و جمله گفتند الوداع
رخت از حجره برون آورد او ‏ تا بخر بر بندد آن همراه جو
گفت آن خادم پا تیش برده است ‏ زانکه خر دوش آب کمتر خورده است
بحث با تو چیه کن حجت میار ‏ وانچه من بسپرده‌ام واپس سپار
گفت پیغمبر که دستت آنچه برد ‏ بایدش در عاقبت واپس سپرد
گفت من مغلوب بودم صوفیان ‏ حمله آوردند بودم بیم جان
گفت گیرم کز تو ظلماً بستدند ‏ قاصد جان من مسکین شدند
صد تدارک بود چون حاضر بدند ‏ این زمان هر یک باقلیمی شدند
چون نیائی و نگوئی ای غریب ‏ پیش آمد این چنین ظلم مهیب
تو همی گفتی که خر رفت ای پسر ‏ از همه گویندگان با ذوق تر
گفت آنرا جمله می‌گفتند خوش ‏ مر مرا هم ذوق آمد گفتنش
خاصه تقلیدی چنین بیحاصلان ‏ کاب رو را ریختن از بهر نان

آبکش داد و علف از دست خویش ‏ نی چنان صوفی که ما گفتیم پیش
صوفیان درویش بودند و فقیر ‏ کاد فقر ان یکن کفرا یبیر
ولوله افتاد اندر خانقاه ‏ کامشیان لوت و سماعت و لوله
صوفیانش یک بیک بنواختند ‏ نرد خدمتهاش خوش می‌باختند
وان یکی افشاند گرد از رخت او ‏ وان یکی بوسید دستش را و رو
لوت خوردند و سماع آغاز کرد ‏ خانقه تا سقف شد پر دود و گرد
گاه دست افشان قدم می‌کوفتند ‏ گه بسجده صفه را می‌روفتند
خر برفت و خر برفت آغاز کرد ‏ زین حرارت جمله را انباز کرد
از ره تقلید آن صوفی همین ‏ خر برفت آغاز کرد اندر چنین
خانقه خالی شد و صوفی بماند ‏ گرد از رخت آن مسافر می‌فشاند
تا رسد در همرهان او می‌شتافت ‏ رفت در آخر خر خود را نیافت
گفت خر را من بتو بسپرده‌ام ‏ من ترا در خر موکل کرده‌ام
از تو خواهم آنچه من دادم بتو ‏ باز ده آنچه که بسپردم بتو
ورنه از بهر کشتی راضی باین تو ‏ نک من و تو خانه قاضی دین تو
تو چگونه بندی میان گربگان ‏ اندر انداختی دجوئی را میان
تو نیائی و نگوئی مر مرا تو ‏ که خرت را می‌برند ای بینوا
من کرا گیرم که تا قاضی برم ‏ این قضا خود از تو آید بر سرم
گفت والله آمدم من بارها ‏ تا ترا واقف کنم زین کارها
باز می‌گفتم که او خود واقف است ‏ زین قضا راضی است مرد عارف است
مر مرا تقلیدشان بر باد داد ‏ که دو صد لعنت برین تقلید باد
طمع لوت و طمع آن ذوق سماع ‏ مانع آمد عقل را از اطلاع

اور کتاب تشدید فی وجوب التقلید صفحہ ۳ سطر ۱۲ مین مروی ہے کہ رسوم جاہلیت شادی اور غمی مین تقلید اپنے آبا و اجداد کی کرتے ہین اور مثل کفار اور مشرکین کے اسپر اصرار کرتے ہین اوسکی شان مین حق تعالی فرماتا ہے واذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا اولو کان آباؤہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون ایسی ہی تقلید بعضے پیرزادہ ہائے نادان اور صوفیان جاہل کی ہے کہ قبر پرستی اور پیر پرستی اور بدعت سماع مزامیر اور ناچ باجا اور راگ طوائف امردان مین تقلید اپنے پیشوا اون جاہل کی کرتے ہین بمقابلہ اونکے ہرچند دلایل کتاب سنت کو پیش کیجیے خیال مین نہین لاتے افسوس تو اون حضرات کے فعل پر ہے کہ مزامیر کی سماعت مین ایسے خود رفتہ ہین کہ حکم اللہ اور رسول کے خلاف کاربند ہوتے ہین اور ایسے صوفی ہین کہ حضرت امام اعظم عالم صوفی ابو حنیفہ کوفی

[illegible]

رضی اللہ عنہ سے مسئلہ مزامیر میں غرض نہیں رکھتے ؂ انہیں ہے فقط اپنے مطالب سے مطلب + معازف اور ملاہی سنے حضور روح پیغمبر + نہ ماذون یہہ عقیدہ میں کسی شرع مجدد کا + واقعی تو یہہ ہے کہ اونکو عجب شوق ذوق مزامیر سننے کا جسکا پیدا ہوا ہے او ضروری کام تو ادا نہو لیکن راگ و باجا سننے کا مثل نماز کے قضا نہو منشہ یہ وزیہہ فعل قبیحہ ظہور مین آتا ہے قابل ملاحظہ ناظرین کے ہے ملاحظہ فرماوین جو فقرا کے لباس ظاہر مین ہین کشف و کرامات کی دہ اور اونکے معتقدین مدعی تصوف کے سُنتے سُنائی باتین صحیح ہون۔ یا غیر صحیح بیان کرنیکو موجود۔ ایک جہان کو اپنے ربقۂ اطاعت مین داخل کرنیکو تیار اپنی صورت صوفی کی ظاہر بناتے ہین۔ کاکلین بڑہا لیتے ہین، جبہ و کرتہ و اونچا پاجامہ گنڈہی کرتنکی کہلی ہوئی تسبیح ہاتہہ مین یا گلے مین۔ اور ڈاڑہی جو اپنی مٹھی مین تہامتے ہونے سماع مزامیر کے ساتھ جنبش دیتے ہین، کبہی آنکہین بند کرتے ہین کبہی اولٹی سیدہی سانس لے لیتے ہین کبہی ہو حق کر لیتے ہین تا کہ سابقین صوفیہ انکے شمار مین آوین یہہ حال ہے صوفی شر القرون اکثر دغلباز ریاکار ہو کہ انکو صوفی بنتے ہین حقیقت مین صوفی نہین ہین بقول شخصے این ہمہ شکل براے اکل حضور صلعم کے اصحاب صفہ اور تہی۔ اس زمانہ کے صوفی اور ہین۔ ؂ نقد صوفی نہ ہمہ صافی و بے غش باشد + اے بسا خرقہ کہ مستوجب آتش باشد + رباعیات

گہ نالۂ دل مرا صدائے چنگ است نے جام و نہ مینا و نہ ساقی و نہ مل	گاہے طلبم زو تحفۂ دل تنگ است نے مطرب و نے نغمہ نہ چنگ و نہ دہل	از نغمۂ شکر و شکوہ ام نیست گریز ہنگامۂ مستی ست چہ حسن و چہ عشق	تا تار نفس ہست ہمین آہنگ است نے شمع نہ پروانہ نہ گل نے بلبل

خیال مین نہین لاتے کہ ان حضرات کے مشرب سے دور رہا کئے والے ہین ذرا خیال کرو کہ صاحبان سابقین دائرہ الہ آباد کے اس الہ آباد مین بارہ دایرہ مشہور ہین ہر دایرہ اوسکو کہتے ہین کہ جہان فقرا عبادت خدا کرتے ہین ؂ باعداد و صنع بروج فلک مکینش موصوف بوصف ملک کہ ہر یک بلند از بروج سماست تو گوئی یکے از بروج سماست
کہ برج فلک رتبہ ہا نش جد است کہ ہر دائرہ مرکز اولیاست ؂

اہل دوایر کیسے کیسے متقی صاحب کمال گذرے حضرات سابقین جو واصل الی اللہ ہوئے ہین اونکا اسم مبارک و حالات ذیل مین تحریر کرتا ہون **حضرت سید شاہ عبد اللطیف حنفی قادری الہ آبادی** رحمۃ اللہ علیہ آپ عہد اکبر بادشاہ مین بخطاب نوابی معزز و ملک بنگالہ کے صوبہ تہے منصب جلیلہ ترک کر کے حضرت راجو محمد قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہو کر مرید اور خلیفہ ہوئے اور بحکم مرشد علیہ الرحمۃ الہ آباد مین آنکر مقیم ہوئے ۱۰۳۹ھ مین وفات پائی مزار الہ آباد مین ہے **نظم**

ز سادات و از خاندان شریف	لطیف النفس شاہ عبد اللطیف	بعہد جلال دفر اکبری	سر افراز بود ست در سروری
چو شاہ بلخ ترک شاہی نمود	توکل بفضل الٰہی نمود ؂	لباس فقیرانہ در بر گرفت ؂	یکے تاج مردانہ بر سر گرفت
بر شاہ راجو محمد برفت ؂	از ایشان کلاہ خلافت گرفت	ازان پس بتعمیل ارشاد شان	رسیدہ باین شہر مینو نشان
چو ترین دار خانی بسو سادم	سفر کرد آن شاہ عالی ہمم	سن رحلت آن ملایک شیم	رقم کردہ شبلی پائے شیخ عجم ؂ ۱۰۳۹ھ

اور حضرت مولوی سید ہدایت اللہ حنفی قادری الہ آبادی کو جو ہمعصر ہی حضرت موصوف کے تہے فرمان نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی ابن اکبر شاہ غازی سے عطا ہوا نقل فرمان تحریر کرتا ہون۔ در ین وقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف صدور یافت کہ موضع بہیلم پور و فتحپور در ولسیت عملہ پرگنہ مہ صوبہ الہ آباد

بجمع مبلغ یک لک و بست ہزار دام کہ یکہزار ہفت صد و بست و ہشت روپیہ کسرے موافق سر اسری حاصل آنست
از ابتدائے خریف بطریق التمغا بسیادت و فضیلت مآب سید کمال و مولوی ہدایت اللہ با فرزندان حسب الضمن مقرر
و مفوض باشد باید کہ فرزندان کامگار نامدار و الاتبار و امرائے عالیمقدار و متصدیان مہمات جاگیرداران و کروڑیان حال
و استقبال در و بست مواضع مذکور را بتصرف مشارالیہما نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ باز گذارند و از جمیع وجوہ
و عوارض توفیر معاف و مرفوع القلم شمارند و درین باب ہر سال سند مجدد نہ طلبند و از حکم جہان مطاع عالم مطیع تخلف
نہ ورزند تحریر فی التاریخ ہفتدہم ماہ مہر سنہ ۴۶ اور مولانا مولوی حضرت سید شاہ محمد قایم حنفی قادری
الہ آبادی اپنے والد بزرگوار سید شاہ عبد اللطیف کے مرید اور خلیفہ تھے آپکی اولاد نہ تھی مزار اقدس الہ آباد مین ہے
اور آپکے بھانجے صاحب خلیفہ ہوئے سنہ یکے فاضل بود صاحب جمال + شہ مثنوی راہمان بود خیال + چہ منظور حق
نشد نسلش نبود + بنا چار بے نسل رحلت نمود + بفرقش محمد بقلبش خدا + درون و بیرونش ز دنیا جدا + اور حضرت
سید شاہ محمد رفیع الزمان حنفی قادری الہ آبادی آپ اپنے ماموں صاحب کے سلسلہ ہذا مین مرید اور خلیفہ
ہوئے اور سنہ ۱۲۰۹ھ مین وصال شریف ہوا مزار اقدس الہ آباد مین ہے قطعہ تاریخ + گذشت از جہان بتمنائے
وصل + ندائے خدا چون بگوشش رسید + بتاریخ آن کہ دا شرف چہ فکر + بگفتم بلے در بہشت آرمید + اور حضرت
سید شاہ محمد زمان حنفی قادری آپ اپنے والد ماجد مرجع عالم و عالمیان کے مرید و خلیفہ ہوئے آپکی بیسیون کرامات
و خوارق مشہور خاص و عام ہین منجملہ انکے ایک یہ منظوم ہے نظم +

گذرین بانوِ شاہ عالی جناب	کہ لب پارسا بود عفت مآب	بہ عاشورہ کہ شہر اندوہ زا	بہ یوم بکا و بروز عزا
نگہداشتہ بود از بہر آن	کہ سیراب ساز دل تشنگان	سبوہائے شربت پیاز رایحہ	بر و خواند از صدق دل فاتحہ
ز پیرانہ سالی و ضعف بصر	بناگہ ز پائے شہ نامور	رساند بروح شہیدان ثواب	کہ ایزد بہ بخشش کند کامیاب
ازین ماجرا بانوے نیک تن	بہ سہمی کہ گوید باشوے ن	چو واژون سبو گشت شربت فتاد	باستاد خاموش آن خوش نہاد
چہ شد شربتِ پاک مقسوم خاک	جو البتہ بفرمود شہ باتپاک	بد و گفت خندہ زنان کین چہ شد	بچشم تولے لامکان بین چہ شد
بگیر و بہر کس کہ خواہی بدہ	بمن عیب کوتہ نگاہی منہ	عبث شور کردن ترا عادت است	بہ بین این سبو چہ پر از شربت است
		نظر چون فگندند سوئے سبو	خود آن بد پر از شربت مشک بو

بتاریخ ۲۲ شوال سنہ ۱۲۵۲ھ وصال شریف ہوا مزار پر انوار الہ آباد مین ہے۔ فرآیاد خاطر باد کہ جناب علامۂ دوران
افتخار علماء ہندوستان سالار قافلۂ صوفیہ و سرآمد زمرۂ اولیا النقاوۂ دودمان مصطفوی خلاصۂ خاندان مرتضوی
نائب مناب شریعت مصطفے اقایم مقام طریق علی مرتضی حاجی الحرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً حافظ مولانا مولوی
ابو محمد حضرت سید شاہ فخر الدین احمد المعروف بحکیم بادشاہ قادری نقشبندی سجادہ نشین دایرۂ متبرکہ حضرت
شاہ محمد رفیع الزمان علیہم الرحمۃ والغفران در تذکرۂ خاندان خود رقم زدہ اند۔ کہ جناب اشرف اولیا سر حلقۂ
صوفیۂ صافیہ مقبول بارگاہ ذو المنن حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب فرزند چارمی حضرت قطب الاقطاب
دوران بایزید آوان برگزیدۂ یزدان حضرت سید شاہ محمد زمان قدس سرہ الرحمن کہ قبل سجادہ نشینی
فقیر مرید و خلیفۂ اجل و سجادہ نشین بودہ اند۔ واز صرف و نحو و ضروریات دین آگاہی سید اشتند و کتب درسیہ

وتصوف بوجه کمال میداشتند و ملازمت احدی اختیار نفرمودند کثیر الصوم والصلوٰة بودند گاهی صوم ایام بیض ترک نکردند وسته شوال و دیگر صوم که در سنت واقع شده بموجب آن بعمل می آوردند وسخن عارفانه میگفتند. ومثنوی مولوی روم قدس سره العزیز اکثر در مطالعه میداشتند و بغوامض چه آن بوجه احسن میکشودند و محیط حقایق و بحار معارف از منبع طبعش بجوش میزدند و درهای معانی عرفان از صدف دهانش بیرون می آمد. تصنیفی چند مثل مثنوی معدن فیض بیتصابیح۔ ومنظومه کیدانی بفقه۔ ودیوان اشرف۔ وکلام اشرف به نعت۔ و ماحریفان اشرف به تصوف وترانه عشق وغیره۔ از جناب ممدوح بر صفحه روزگار یادگار است در ینجا دو غزل و ده اشعار متفرقات دیوان حضرت مینویسم

تا جمالت جلوه گر دیده جان یافتم	همچو مجنون خویشتن را مست حیران یافتم	تا زغیرت چشم خود بین دوختم در عشق تو	هر طرف حسن ترا پیدا و پنهان یافتم
تا شکستم در غمت تسبیح و زنار خودی	خویشتن را فارغ از گنج سلیمان یافتم	من نه تنها در غم عشق تو ارنی گو شدم	همچو موسی عالمی دیدار جویان یافتم
چشمها دیدم ز درد عشق تو زار و نزار	سینه ها از آتش عشق تو سوزان یافتم	قمریان تنها بسرو قدت مفتون شدند	بلبلان را بر گل رویت غزلخوان یافتم
حاجتی اکنون مرا با افسر و دیهیم نیست	فقر خود را بهتر از تخت سلیمان یافتم	گنج قارون کی قبول همت من او فتد	من درون سینه و جان گنج عرفان یافتم
اشرفا بیرون ندیدم ذره از حکم تو	هر دو عالم را بزیر طوق فرمان یافتم	ویشب چو آمد آن مه تابان بخواب ما	وا ماند همچو آئینه چشم پر آب ما
واسن بعشق او ز دو عالم فشانده ام	ای محتسب چه کار ترا با حساب ما	تا کی کنیم گریه و زاری که از غمت	خون شد دل و چکید ز چشم پر آب ما
در زلف تیره آن رخ تابان نهفته	گم شد بچشمه ظلمات آفتاب ما	اشرف چها کنیم که آن ترک شعله خو	آگه نمیشوند ز غم بیحساب ما
در خیال قامت ای سرو بستان دل	سر گشته آه و فغان از سینه بریان ما	از سر لطف گذر کن سوی کاشانه ما	تا منور کنی از جلوه خود خانه ما
گر متاع دو جهان با من مسکین بخشند	خبر رخ یار نخواهد دل دیوانه ما	گر بوقت سحر آید ز نغم از جوش درون	چرخ صد جا خمد از نعره مستانه ما
اگر بیند دل مفتون ما آن روی زیبا را	فدای حسن او سازد همه دنیا و عقبی را	فصاحت میچکد از گفته شیرین اشرف	کجا حافظ که از شیراز گوید آفرین ما را
یکسو بز افگنی از رخ زیبا نقاب را	باکار دو تیغ طلب آفتاب را	چون آن بعد عمری پی من خسته آمدی	بهر خدا تو کار مفرما شتاب را
از وجود خود جو دفنا شو گر لقا میبایدت	ور خودی خود بیرون اگر خدا میبایدت	خوف ایمان است هرگز طعنه بر کافر نزن	اعتقاد حسن ظن با اولیا میبایدت

وآن حضرت بمقام تحقیق قدم زده بودند علمای ظاهر اکثر با جناب ممدوح بعلم توحید که از والد ماجد خود اکتساب کرده بودند مناظره میکردند و مغلوب میشدند. فقیر بعد الفراغ تحصیل علوم تا مدت ده سال بخدمت حضرت ایشان استفاده علوم باطنیه نموده ام و مباحثه بسیار میکردم و بمطلب فایز میشدم. جناب ایشان بفنا و بقا مشرف گشته بمشاهده حق استغراقی داشتند. و در نسبت باطن و از دیاد جمعیت باطن و نفی خواطر از دل و دماغ ترقیات میکردند. تصفیه و تزکیه از ذاتی نقد حال ایشان بود. لذت و حلاوت بطاعت و نفرت از بدعت و معصیت داشتند. آداب ظاهر و باطن و انوار و برکات که در صحبت جناب مرحوم حاصل بود و بآن تهذیب نفوس سالکان میشد. غالب است که چنین سعادات بعهد بزرگان سلف طالبان را دست میداد. و تزکیه قلب و تصفیه باطن و صفا نیت و کرم جبلی و مروت فطری و حامی وسایر خصال رضیه و شمایل مرضیه نظیر ندا شتند. و مریدکم میکردند اجل خلیفه و مرید حضرت ایشان شیخ عنایت الله او نما برادر زاده شاه نذر محمد ثم انکانفوری هستند. و جناب مغفور احیات چندان وفا نکرد و بعمر چهل سالگی بمرض تپ دق و سل مبتلا شده در سن یکهزار و دو صد و شصت و پنج هجری داعی اجل را لبیک اجابت گفتند و ترحت و صال چشیدند

وبجنب والد ماجد و مرشد خود آرمیده اند قطعه تاریخ

عاشق حق حق پرست مست جام الست / ساغر وحدت بدست ساقی جام و نگاه
زنده دل درد مند گفت برے الم / سال وصالش ببین واصل ذات اله

صوفی صافی که بود شاه محمد حسن / عابد عزلت گزین عارف عرفان پناه
حیف که لبست و نهم از مه شعبان بود / رفت بگلگشت خلد والے زین بزمگاه

درجناب ممدوح را فرزندیست که متصف بصفات حمیده اند۔
المسمی سید شاه حیدر حسن سلمہ اللہ من آفات الزمن والیشان ہم صاحب اولاد اند اور بیحلقہ کاملین الوحمد سید شاه
فخر الدین احمد المعروف بحکیم بادشاه طاب اللہ ثراه سے

ستازم که حکمت پناهی کند / که در فقر خود بادشاهی کند
چه ڈهاکی چه بنگالی و دهوکلی ثر / چه سندهی چه کشمیری و کابلی
بسے خرد و نی خراسانیان ہم / بسے مشهدی و صفاهانیان ہم

جناب مولوی فخر دین یگانه دهر / که کس نبوده چو او زیر گنبد دوار
زقلزم فرولست فیضان او / کر انشان لبان از ره چار سو
چه مدراس و مرہٹ چه گجراتیان / چه اروسط ہند و چه سیواتیان
ارادت بدین چشمه آورده اند / بدلخواه خود فیضها برده اند

حضرت موصوف بمراتب خود فرموده ہیں فخر الیوان تو درست و مقام تو بلند ۔ زین سبب اہل نذر زر و دیبا میگرد ۔ فنا فی اللہ گر دیدم حیات جاودان دیدم ۔ چو برخیزم بیا بنگر بہار و کفن مارا ۔ رہ بیہیچ و بیم وزد و قطاع الطریق ایدل ۔ چہ سان سالم روی زینسان باہل خویش منزلہا ۔ بیا ای جان جانان من بہ پیشم ساعتے بنشین ۔ کہ بے پیر طریقت کے توانی قطع منزلہا ۔ حنفی قادری النقشبندی الہ آبادی ۱۳۰۳ ہجری میں واصل الی اللہ ہوئے قطعہ تاریخ ذیل میں مندرج ہے

فخر دین افتخار گیتی / ملجائے شیوخ و مرجع شاب
علامۂ دهر قطب دوران / ہم زائر بیت رب الارباب
شد تیره ز رحلتش زمانه / در چشم عزیز و خویش احباب

سجاده نشین حکیم حافظ / سید نسب افتخار انساب
بست و سیوم از ربیع ثانی / قطعش شده از اجل خود و خواب
بنوشت علیم مصرعه سال / لیغشید بخاک مهر اقطاب ۱۳۰۳ھ

اور دفن لاش کا ہے مجیدیہ مادہ ہد آباد حاب فراریسے ویرانہ خانقاہ ۔ اور حضرت آل نبی اولاد علی سید شاه منور علی حنفی قادری الہ آبادی **اور حضرت سید الشیخ شاه محمد افضل** تحریک واشاره اپنے پیر کے ۱۳۰۳ھ ہجری میں الہ آباد میں اقامت اختیار کی اور ایک مسجد بنوائی کہ اوسکی تاریخ تعمیر بقعہ افضل اور اوسکے پاس ایک خانقاه بنوائی اوسکی تاریخ مقام افضل لکھی اور بست ودوم ذالحجہ ۱۲۳۳ ہجری میں رہگرائے منزل عدم ہوئے اشعار غزل حضرت موصوف تحریر کیے جاتے ہیں

از مهر تا نظر کند آن مه بسوی ما / سیارہائے اشک روان شد بسوی ما
بر دل زاهد هویدا نیست هرگز راز ما / کنه ہوائے فهم او بیرون بود پرواز ما
بے سر و پا در رهِ عشق و محبت تاختیم / لاجرم پیدا نشد انجام یا آغاز ما
حسن و لعل و جفا عشق محقر و وفا / نیست پوشیده که شد در دو نیا هر جا
رنجه شو سوئے چمن تا نگر و نه جمل / سبزه و لاله و گل نرگس رعنا هر جا
رو بجو ہر دار محقر که جز او نیست کسے / اول آخر و پوشیده و پیدا هر جا

هرکس ز درگهِ کرمت خواهد آرزو / جز ترک آرزو نبود آرزوے ما
ما کمند همت خود را فگنده اختیم / کے بود در هر لیست همت و اقف اسرار ما
ننگ و ناموس و نام و دین و بیخ دلارا هر جا / که پے پے بردن او بوده مهیا هر جا
زلف و رخسار و خط و خال دلارا هر جا / بر دخوان خرد و صبر چه دو ماہ هر جا
نگه از ناز نمودی و ز عاشق بردی / دین و ایمان و دل و جان و شکیبا هر جا

ترجیع بند حضرت موصوف بر بیت شیخ سعدی شیرازی

بزلف دلبری بستم دل خویش / که حل کرده زروئیش مشکل خویش
دگر وی در رسد در محفل من / منور زو بینم محفل خویش
بود چون بند سعدی خوش چو گلفتہ / سزد گر من کنم قوت دل خویش

رسم گر بر درش صد شکر گویم / نه بینم غیر کویش منزل خویش
کنند گر بسملم هرگز نگویم / که نبگه یک نظر در بسمل خویش
دلارامے که داری دل در و بند / دگر چشم از همه عالم فرو بند

اور حضرت شیخ محمد یحییٰ المعروف بشیخ خوب اللہ الہ آبادی دخترزادہ حضرت شیخ افضل متخلص بہ محقر حنفی قادری الہ آبادی ۱۱۲۲ہجری مین واصل الی اللہ ہوے کلام حضرت موصوف کا یہ ہے ؎ + در محفل سلطان اگر ذکر بخارا میرود در مجلس اہل اللہ ذکر بطحا میرود + ما ئیم واشکے دمبدم کز حسن آن رالائیم + صرکہ بود ہمیشہ کم یکسر بیغما میرود + بگذار ہندستان بر آن سحبے پیہ اجاز ہرکس نخواہد گو بمان یحییٰ بطحا میرود اور حضرت شاہ محمد ناصر الہ آبادی متخلص افضلی ۱۱۶۲ہجری ۲۱ جمادی الاولی روز چہارشنبہ کو واصل الی اللہ ہوے کلام حضرت موصوف کا یہ ہے ؎ + سخنور چون بمیرد شعر او مشہور تر گردد + کہ صافی تر کند گرد یتیمی آب گوہر را لب گزیدہ اغیار را بیبوسہ زنم + عقیق کندہ نام وگرچہ کار آید - اور حضرت شاہ محمد اجمل خلف حضرت شاہ محمد ناصر افضلی ولد شاہ محمد یحییٰ الہ آبادی روز مشاعرہ معرکہ و مقابلہ فاخر مکین کے ارشاد فرمایا ؎ + خورشید و شمع بیم شب تار ندارم آئینہ صبح غم زنگار ندارم + آئینہ نمط وصف کوران منم اجمل + غم نیست اگر گرمی بازار ندارم + اور حضرت شاہ ابوالمعالی خلف حضرت شاہ محمد اجمل الہ آبادی کلام عالی حضرت موصوف کا یہ ہے ؎ + قربان رسول اللہ باشد دل و جان ما + احسان رسول اللہ بر سعی روان ما عالی بچہ از صدق ہر دم بخدا خواہم + تا طیبہ شود روزی ای کاش مکان ما + اور حضرت شاہ شاہ غلام اعظم خلف حضرت شاہ ابوالمعالی حنفی قادری الہ آبادی آن حضرت کو ناسخ مشہور شاعر نے پڑھایا ہے اوسی زمانہ مین یہ شعر تحریر کیا معروف ہے ؎

پھیر کے دائرہ ہی مین رکھتا ہون مین قدم + آئی کہان سے گردش پرکار پانو مین

اور شاہ محمد علیم یحییائی افضلی حنفی قادری الہ آبادی متخلص حیرت یہ شعر حضرت موصوف کا ہے ؎ من جائی و دل جائی و دلدار بجائے + افسوس کہ این قافلہ یکجا شدنی نیست - اور حضرت شاہ محمد اعلیٰ متخلص اعلیٰ خلف الرشید شاہ محمد علیم حیرت یہ شعر حضرت موصوف کا ہے ؎ + یا ندکر اوج سبقت بر بزرگان سفلہ می جوید + بلے بر روئے شاہان پشت پا سند نعلینا ما اور میر محمد افضل الہ آبادی متخلص ثابت حنفی قادری ۱۱۵۱ہجری مین واصل الی اللہ ہوے۔ اب دائرہ نہین ہے

کلام حضرت موصوف کا یہ ہے ؎

طفل بے رحمے کہ مے نبد دبیر پروانہ را | گرم صحبت کے کند با خون دیوانہ را | خواب بیہ دم کہ آئینہ معارض ہو شند

سکندر صورت این واقعہ حیران ما را | ہمچو گرد کہ بلند از اثر قافلہ شد | داد برباد و فنا رفتن یاران ما را | انار باغ بہشت است رو کو خندہ آتش

کسیکہ کرد قناعت بآب و دانہ خویش | ہست چون سبحہ بہم ربط عزیزان جہان | پید بیفانہ یکے ماندازین سلسلہ بر جانہ جدے

اور میر محمد عظیم متخلص ثبات خلف میر محمد افضل ثابت حنفی قادری الہ آبادی کلام حضرت موصوف کا یہ ہے ؎ + چون شمع تا فتاد بزمت گذر مرا در اشک و آہ زندگی آمد بسر مرا + تا آنکہ ہمہ عمر نرفتم ز در او + بر سجدہ من از ناز نرا خانہ کدام است + اور حضرت شاہ محب اللہ صدیقی حنفی قادری صابریہ الہ آبادی نے ۱۰۵۸ہجری مین وفات پائی اور قطعہ تاریخ ذیل مین درج ہے ؎

شیخ عرفان پناہ عالی جاہ	مظہر فیض حق محب اللہ	گوہر معدن حقائق بود	اختر درجہ دقائق بود
سال ترحیل او بہ نیک نسق	گفت قطب الشیخ مظہر حق	مرقد اوست در الہ آباد	موقع فیض منزل ارشاد

اور حضرت محمد محبت اللہ حنفی قادری الہ آبادی اور حضرت شاہ عبدالرسول حنفی قادری اصلی وطن اونکا قصبہ ستھرک مقامات لکھنؤ تھا اور بحکم اپنے مرشد عبدالحق ردولوی کی الہ آباد مین آکر اقامت اختیار کی اونکے بیٹے شاہ عبدالرحمن متوکل ہوے۔ اونکے دو لڑکے ہوے۔ مولوی فرحت اور مولوی برکت چنانچہ مولوی برکت مدرس مدرسہ ملک شاہ اسکے تھے وہین اونہون نے قضا کیا۔ اور مولوی فرحت کے بیٹے شاہ ظہیرالدین احمد۔ اور اونکے لڑکے مولوی علاؤالدین حسین

سجادہ نشین اس دایرہ کے تھے اونکو مبلغ الٰہ نقدی سرکار سے ملتا ہے اور ادمین کل دایرہ کے گذران ہے حضرت موصوف ۱۳۱۸ہجری مین واصل الی اللہ ہوئے۔ اور مولوی غلام امام شہید حاج بیت اللہ عاشق رسول اللہ ماموں حضرت مولوی وہاج الدین حیدر کے ہین کلام حضرت موصوف کا مردہ دلون کیواسطے آب حیوان ہے

بخشند شکر بکام معانی بیان ما	گویا زبان تو بود اندر دہان ما	مکان جانفزا خالی اغیا سا ستور بکشا	تو در خلوت سطے دل بیا بنشین کرمکتا
خرامان آمد و بر مزار من سر پاے	کہ چشم از خواب غفلت ہای شہید بے خبر بکشا	بسیح گر و تو گر دو ندامت چه کسی	کہ بجز لب تو قدرت خدا دز دید
حنا بر آن کف پابستہ بخون جگر	شہید دست تو مضمون بپیش پا ذر دید	گفت وصل مرا کہ می خواہد	شور برخاست کہ از شہید کہ من
بلبل آہ بے زول کشید کہ من	گل گریبان خود درید کہ من	چون شمع بہر بزم سکبار نشینم	کار دگران سازم و بیکار نشینم
یا واعظ این شہر بگوئید کہ من تیز	مثل تو نوا نم کہ بگفتار نشینم	من انچہ بہ بینم تہ بینی چہ توان کرد	ہر چند کہ بیشش تو با ظہار نشینم
تو انچہ بگوئی نرسد ہیچ بگوشم	بس ہر چہ در بزم تو بیکار نشینم	ہر جا کہ تو دانی بہ نشینی و من مست	در میکدہ شبلی و عطار نشینم
شمشاد قدیار اگر سایہ ندارد	در ہر گنبدِ احمد مختار نشینم	شہید نامور بدست سر آ احمد مرسل	بہ رسینہ روز پچشندہ آہ جان دادہ

اور حضرت غلام علی حسنی قادری برادر چچازاد شاہ محب اللہ قادری نے ۱۰۹ھ ہجری الہ آباد مین قیام کیا اپنے مسجد کے جانب دکھن مدفون ہوئے۔ روضہ موجود ہے۔ اور حضرت شاہ محمد اسلم حنفی قادری الہ آبادی اب یہہ دایرہ باقی نہین اور حضرت شاہ عبد الجلیل حنفی قادری الہ آبادی کا سال وفات ذات احمد بلا میم سے نکلتا ہے اور اب دایرہ باقی نہین ہے روضہ موجود ہے اور حضرت شاہ زین الدین عامل حنفی قادری الہ آبادی اس دایرہ مین کچھہ معافی نقدی سرکار سے مقرر نہین ہے اور حضرت سید مصطفیٰ و سید جہان حنفی قادری الہ آبادی اس دایرہ مین کوئی اولاد حضرات مذکور کی باقی نہین ہے صرف ایک مسجد کہنہ باقی ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

یہان تک اس فقیر نے تحریر کیا اب جو دو دایرہ لکھنے سے باقی رہا ہے وہ لوگ خلاف شرع ہین باین وجہ تحریر مین نہین آیا جنکا ذکر اوپر لکھا اونہین حضرات کے فیض و برکت سے دین کی آبادی ہے اون حضرات سابقین بزرگان دین سے ہرگز خلاف شرع ظہور مین نہین آتا تہا نہ وہ مزامیر کے سننے پر عاشق تہے حضرات موصوف حنفی المذہب صالحین اور بدعت مزامیر کے سننے سے دور بہاگنے والے تہے اونہین حضرات کی راہ صالحہ اختیار کرنا چاہئے ہملوگ اونہین حضرات کے خاک پا ہین۔ فرمایا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز اپنے مکتوبات کی دوسری جلد مین کہ حال روح اللہ کا بعینہ حال امام اعظم کوفی کا ہے کہ پرہیزگاری اور پارسائی کے سبب اور رسول اللہ کی سنت کی متابعت کی روایت کے باعث اونہون نے ایسا مرتبہ بڑا اجتہاد اور استنباط مین پایا کہ اور لوگ اوس کے فہم مین عاجز ہین اور اونکے اجتہادی مسئلون کے معنی کی باریکیون کے سبب سنت کے مخالف جانتے ہین اور اونکو اور اونکے یارونکو اصحاب الرائے گمان کرتے ہین سو یہہ قصور اس لئے ہے کہ اونکے علم حقیقت تک نہین پہونچے اور اوسکو دریافت نکیا اور اونکے فہم اور ہوشیاری پر مطلع نہوے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شمہ اونکے فقاہت کا دریافت کرکے فرمایا کہ سارے فقیہہ عیال ہین ابو حنیفہؒ کے اور اسی مناسبت کے باعث کہ وے روح اللہ سے رکھتے ہین ہو سکتا ہے جو حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ نے فصول ستہ مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام

اوترینگے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحہ کے مذہب کے موافق حکم فرماوینگے سو بے تعصب اور تکلف کے کہا جاتا ہے کہ نورانیت اس حنفی مذہب
کی نظر کشفی مین بڑے دریا کے رنگ پر معلوم ہوتی ہے اور دوسرے مذہب بہ نسبت اوسکے مثال حوض اور نالونکے نظر آتے ہین کتنے ناقص
لوگون نے کئی ایک حدیثین یاد کر لی ہین پہر احکام شرعی کو اوسیقدر مین منحصر جانتے ہین اور جو اونکو معلوم نہین اوسکی نفی کرتے ہین
اوسکا حال اس مینڈک کی مانند ہے جو ایک کنوے مین رہتا ہے وہ اوسیکو اپنے حق مین زمین اور آسمان جانتا ہے افسوس ہزار افسوس اونکے باریک تعصبون پر
اور ٹیڑہی نظر اونپر بانی فقہ کے امام اعظم ابوحنیفہ ہین اور تین حصہ علم فقہ کی اونکے لئے مسلم رکہے گئے ہین اور باقی چوتہائی
مین مجتہد اور فقیہہ شریک ہین فقہ کے علم مین صاحب خانہ وہی ہین اور دوسرے سب عیال اور اطفال اونکے اور
حکم اللہ تعالی کا ہے خلاصہ اس کا یہہ ہوا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحہ صدیقین اور شہداء اور صالحین مین ایک امت کے
داخل ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام اوترینگے پیچہے اسی امت کی راہ اختیار کرینگے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سنت کے موافق اور خوب پختہ وجاری ہوگئی سو بیشک وہ راہ امام اعظم ابوحنیفہ رحہ کی اور اونکے شاگردونکی ہے پس
جسطرح ہمکو حکم ہے کہ اے مسلمانو تقوی کرو اور سچونکے ساتہہ ہو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بجالانا ہے حضرت عیسی علیہ السلام
نماز پڑہینگے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیچہے جیسے نماز پڑہی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچہے حضرت امام اعظم عالم صوفی ابوحنیفہ رحہ کوفی اور یاران حضرت موصوف رضی اللہ عنہم
کے نزدیک باجونکے ساتہہ سماع سنا حرام مطلق ہے اور صوفیان باصفا جو حضرات قادریہ وسہروردیہ نقشبندیہ وچشتیہ
اور ان حضرات نے بہی باجے کے ساتہہ سماع نہین سنا آپکو چاہیئے کہ بلا مزامیر کے سماع موافق شرع شریف کہ خوف فتنہ کا اوس سے
نہو سنئے والا اس مسئلہ مین آپ چہوڑنے والے تقلید کے بہی ہونگے کیونکہ عیسی علیہ السلام کا حکم کرنا امام اعظم ابوحنیفہ رحہ
رضی اللہ عنہ کے مذہب پر ظاہر ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد ابوحنیفہ رحہ ہوگا
اوسکے ہاتہہ پر اللہ میری سنت کو جاری فرمائیگا اور یہہ بہی فرمایا ہے کہ عیسی اور مہدی میری سنت پر ہونگے کہ وہ مذہب
عین سنت ہے رسول اللہ کی اور طریق صحابہ اور تابعین کے ہے اور حضرت امام شافعی رحہ نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ
سے چند لوگون کا حال دریافت کیا پس اونہون نے جواب دیا پہر پوچہا امام شافعی نے حال امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ
عنہ کا امام مالک رحمۃ اللہ نے کہا سبحان اللہ لم ار مثلہ باللہ یعنی قسم ہے خدائے پاک کی مثل ابوحنیفہ کے ہمنے نہین
دیکہا و نماز از امام مالک پرسیدند کہ امام ابوحنیفہ رحہ را گفت سبحان اللہ مثل او ندیدہ ام باللہ اگر میگفتی کہ این ستون از طلا است
ہر آئینہ بدلیل ثابت کردی اور سفیان بن عیینہ سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے میری آنکہہ نے مثل ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
کے نہین دیکہا۔ اور عبد اللہ بن مبارک رحہ نے کہا دیکہا مینے حسن بن امام عمارہ کو امام اعظم رضی اللہ عنہ کی رکاب پکڑے ہوئے
درانحالیکہ کہتے تہے قسم خدا کی مینے کسیکو نہین دیکہا فقہ مین آپ سے زیادہ کہ عمدہ کلام کرتا ہو اور نہ زیادہ حاضر جواب
آپ جیسے کسیکو اور آپ سردار ان لوگونکے ہین جنہون نے فقہ مین ہمارے وقت مین گفتگو کی ہے اور نہین کلام کرتے
آپکی نسبت مین مگر حسد سے۔ و امام شافعی رحہ گوید مردم عیال ابوحنیفہ اند در فقہ نمیدانم کہ کسے افقہ ازو باشد۔ وہرکہ
در کتب او نمی بیند فقیہہ ومتبحر در علم نمی شود۔ امام یوسف گوید رحمۃ اللہ تعالی کہ سفیان ثوری بیشتر متابعت ابی حنیفہ
رضی اللہ عنہ میکرد از من وچون ثوری با امام ہیچ رفت جواب نمی گفت تا امام را پیش میکرد و خود پس میرفت چون از مسئلہ

پرسیدہ میشد جواب نمیگفت تا امام جواب دادمی داد۔ امام احمد بن حنبل کو دیدہ او در علم و ورع و زہد و اتباع آنحضرت صلعم رسیدہ کہ کسے
نخواہد رسید نقل ہے کہ وقت غلبہ قوم معتزلہ کی امام احمد حنبل رح پر حاکم وقت نے بہت تشدد اور سختی کیا اور ایسا کہنے لگا
کہ آپ قرآن کو مخلوق کہیں مگر آپ نے ہرگز نہ کہا یہانتک نوبت سختی کی پہونچی کہ ہر روز آپکو برہنہ کرکے ہزار تازیانہ پشت پر
مارتے تھے اور ہاتھ آپ کے پشت مبارک پر باندھتے تھے اتفاقاً اوسی کشاکش میں کمربند پاجامہ کا کھل گیا دو ہاتھ غیب
سے پیدا ہوئے اور کمربند کو باندھا ناظرین نے یہہ کرامت دیکھکر آپکو چھوڑ دیا اور روایت ہے کہ امام حنبل رح حضرت
امام اعظم رضی اللہ عنہ کو قاضی ہونے پر جبر کیتے گئے پس قضا نہ قبول کی اوسکو ذکر کرتے رویا کرتے اور انکو رحم آتا
اور عبداللہ بن مبارک امام حنبل سے روایت ہے کہا اونہوں نے دیکھا میںنے شعرین کہ آم کو امام اعظم ابو حنیفہ رض سے حلقوں میں
کہ سامنے اونکے بیٹھے ہوتے اونسے سوال کرتے تھے اور فائدہ اوٹھاتے تھے اور نہیں دیکھا میں نے کسیکو کبھی کہ اوس نے
فقہ میں امام اعظم ابو حنیفہ رض سے عمدہ کلام کیا ہو اور امام اعظم ابو حنیفہ رض کا نزدیک داؤد طائی کے ذکر ہوا فرمایا وہ ستارہ ہیں
کہ راہ چلنے والا اونسے ہدایت پاتا ہے علم میں کر قبول کرتے ہیں دلکو ان کے مومنین ذالک فضل اللہ یوتیہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم زاہد بن کیسان گوید پیغمبر علیہ السلام را در خواب دیدم و پس او صدیق اکبر و فاروق اعظم
رضی اللہ تعالی عنہما گفتم چیزے پرسم گفتند بپرس اما آواز بلند نکنی پس از علم امام ابو حنیفہ رح پرسیدم فرمود کہ این علمی است برابر از دہ
علم خضر علیہ السلام حدیث از چہار ہزار شیخ از ائمہ تابعین رحمہم اللہ تعالی حاصل کردہ اما چون شغل باستنباط کرد از وے حدیث
حدیث از ایشان چندان ظہور نیافت چنانچہ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالی عنہما چون شغل بمصالح عامہ کردند روایت
حدیث از ایشان چندان ظاہر نشد۔ روزے امام ابو حنیفہ رح را با امام محمد بن حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہم ملاقات شد
فرمود توئی کہ مخالفت احادیث جد من میکنی بقیاس امام گفت معاذ اللہ بنشین کہ ترا حرمتی است چون حرمت جد توری
بنشست و امام پیش او بدو زانوئے ادب بنشست۔ گفت مرد ضعیف تر است یا زن۔ گفت زن گفت حصہ او از میراث
چند است فرمود نصف از مرد گفت بقیاس میگفتم حکم بر عکس این میکردم۔ باز گفت نماز فاضل تر است یا روزہ۔ فرمود
نماز گفت اگر بقیاس میگفتم بر زن قضائے نماز بودی نہ روزہ۔ باز گفت بول پلید است یا نطفہ فرمود بول گفت اگر
بقیاس میگفتم غسل از ان بودے نہ ازین۔ معاذ اللہ کہ من مخالفت حدیث میکنم بلکہ خادم اویم۔ آنگاہ حضرت امام محمد برخاست
و امام را در کنار گرفت و بر روے مبارک او بوسہ داد و در اول امام را براے آن سخت گفت کہ حساد چنان شنوانیدہ بودند
وھکذا کل ذی نعمۃ محسود الکل فی خیرات الحسان و در فتاوی فقہ از نوع گفتہ کہ ابن جریج میگفت
کہ اے نعمان ہر مسئلہ کہ گفتہ او را نزد من حدیثے است باسناد صحیح حق تعالی ترا از جہت رحمت برامت محمد علیہ الصلوۃ والسلام
آفریدہ حق تعالی معین تو بادہ و علی بن المدنی میگفتند اگر خواہیم بر آریم حدیثے از براے ہر مسئلہ کہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی
گفتہ ہر آئینہ بدر آریم در ضیاع معنی بمالکان ردود خیرات الحسان گفتہ کہ سبب وفات امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ چنان بود
کہ منصور خلیفہ او را براے قضا طلبید امام ابو حنیفہ ابا فرمود پس بحبس امر کرد و آنجا رسالت نکرد و قبول نکرد پس حکم کرد کہ ہر روز
بدر آرند و دہ تازیانہ بزنند و ہر بار از رند اگر کند پس باز آمد قند سخت بزدند تا خون از عقب امام ابو حنیفہ روان شد بار دیگر بمجلس
بردند تا عہدہ اسواط بصد و دہ رسید امام ابو حنیفہ قبول نکرد تا آنکہ بر وے سخت کردند حتی الاکل الشرب تا دہ روز بعدہ

امام حنیفہ بگریست و دعا کرد و بعد از ہجوزہ وفات یافت و بروایتی قدح زہر آلود بوے دادند تا بنوشند بگرفت و بنوشید و فرمود میدانم انچہ دروےست وخود را نمیکشم بعدہ بقہر در دہن او ریختند چون از موت آگاہ شد بسجدہ رفت وجان در سجدہ داد رضی اللہ عنہ ورحمتہ واسعتہ واتفاق کردہ اند کہ اندر سن یکصد و پنجاہ بود در رجب وبقولی شعبان وبقولی در نصف شوال وبقولی در شب جمعہ اول رمضان کما فی الترصیف من المواہب وتا از غسل امام ابوحنیفہ فارغ شدند چندان خلق جمع شدند کہ عدد آن ندانند مگر حق تعالیٰ واز غایت کثرت وتقرب بجنازہ وے چوب جنازہ بشکست ومنصور حاضر شد گفت قتلت مظلوما مرحوما وصبرت عن الدنیا فزھدت عنھا واذیت بالوان العذاب فصبرت ولو ترکت بعدک من یقوم مقاملک لما بلینا علیک

اور مصنف خیرات الحسان مناقب النعمانؒ میں فرماتے ہیں آپکے جنازہ پر ساٹھ لاکھ آدمیون نے نماز پڑھی وفات آپکی ۱۵۰ھ میں بعمر ستر برس کے واقع ہوئی اور مزار آپکا بغداد کہنہ میں زیارت گاہ عالم ہے کتب اصول وفقہ میں وجوب تقلید شخصی پر دلائل قایم ہو چکے ہین اور مقلدین کے نزدیک یہ مسئلہ مسلمات اور اجلی بدیہات سے ہے اسلئے بلا اضطرار شدید دوسرے مذہب کا اختیار کرنا صریح شعبہ غیر مقلدی کا ہے بخصوص حظ نفس کیلئے ایسے حیلے ڈھونڈھنا سخت ضعف دین کی دلیل ہے تعجب وحیرت کی بات تو یہہ ہے کہ اس زمانہ شر القرون کے بعض مقلد حنفی ہوکر امام الائمہ عالم صوفی حضرت ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کا حکم تعمیل نہین کرتے مثل غیر مقلدین کے اور اپنے ساتھہ عامی مسلمانونکو خلاف حکم شرع کرلیتے ہین جیساکہ سماع مزامیر کیساتھہ سنتے ہین جو فعل شیطان لعین کا ہے درست کر رکھا ہے اس امر شنیعہ وقبیحہ کو اس طرحسے رواج دیا ہے جس طرح بچڑا جو بولتا ہے ڈہولک بجاکر شامیانہ کے نیچے میلہ مین حضرت مسعود غازی شہید فی سبیل اللہ کے گایا کرتے ہین ویسے ہی سماع مزامیر کے ساتھہ آپس مین سنتے سناتے ہین از روے شرع شریف کے نادرست وبدعت ہے اللھم احفظنا من فتنۃ ھذہ الزمان اور کتاب احیاء العلوم صفحہ ۵۶۵ سطر ۱۹ مین مذکور ہے کہ سماع کی چار قسم ہے۔ حرام۔ اور مباح اور مکروہ اور مستحب۔ حرام اون لوگون کے حق مین ہے جو جوان ہون اور جنپر دنیا کی شہوت غالب ہو کہ سماع او نمین کسی قسم کی تحریک نکریگا بجز اسکے کہ بری صفتین اونکے دلپر غالب ہین حرکت مین آجاتینگی اور مکروہ۔ اون لوگونکے حق مین ہے جو سماع کو مخلوق کی صورت پر نہین ڈالتے مگر اکثر اوقات اوسکو عادت ٹھہرالیا ہے لہو کے طور پر۔ اور مباح۔ اونلوگونکے حق مین ہے جنکو سماع سے کوئی بہرہ سوا خوش آوازی سے مزا پانیکے نہین۔ اور مستحب اونلوگونکو ہے جنپر خدا تعالیٰ کی محبت غالب ہے اور سماع بجز صفات محمودکے اور کسی چیز کی تحریک انہیں نہین کرتا جیساکہ حضرت امام غزالیؒ نے سماع چار قسم کیساتھہ لکھا ہے جائز ہے سنا چاہتے۔ اور فرمایا اسی کتاب مین کہ حضرت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب سے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے نہ کبھی گیت گایا نہ جھوٹ بولا نہ اپنے ہاتھہ سے آلہ تناسل کو چھوا۔ اور فرمایا اسی کتاب مین کہ حضرت امیر المومنین عمر فاروقؓ نے ایک شخص سے پڑھتے سنا
بیشک عذاب تیرے رب کا ہوتا ہے اوسکو کوئی نہین چھوڑانے والا۔ آپ نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکر گر پڑے لوگ مکانپر اوٹھا لاے ایک مہینہ بیمار رہے اور تذکرۃ الاولیا میں فریدالدین عطارؒ سے نقل ہے

کہ درمیان سلیمان دارانی کے عہد تھا کہ کسی چیز مین احمد حواری اونکا خلاف نکرینگے۔ ایکدن سلیمان دارانی
پر کوئی حالت وجد طاری تھی احمد حواری سے فرمایا تنور گرم ہے وہ اوسمین جاکر بیٹھہ گئے تھوڑی دیر مین اونکو
یاد آئی تلاش کرایا نہ ملے پھر یاد آیا فرمایا تنور مین دیکھو اوس نے مجھسے عہد کیا تھا کہ میری مخالفت نکرینگے دیکھا تو تنور
مین موجود ہین۔ مگر ایک بال پر بھی آنچ نہ لگی سبحان اللہ کیا ذوق شوق تھا۔ اور باب ۲۶ صفحہ ۳۵۴ مین
نقل ہے کہ ایکروز ایک گروہ سید الطایفہ حضرت جنیدؒ کی خدمت مین گیا اور عرض کیا کہ تین شبانہ روز ہوئے کہ
نوری ایک اینٹ کے سرے پر پھرتے ہین اور اللہ کہتے ہین نہ کھاتا ہے نہ پانی ہے نہ سوتے ہین۔ مگر نماز اپنے
وقت پر ادا کر لیتے ہین جو لوگ حضرت جنیدؒ کی خدمت مین حاضر تھے کہنے لگے کہ نوری ہشیار ہین فانی نہین ہین
کیونکہ نماز کا وقت پہچانتے ہین آداب نماز بجالاتے ہین فانی کیا جانے محض بیخبر ہوتا ہے حضرت جنید نے فرمایا
یہہ بات نہین ہے کہ جب وہ لوگ وجد مین ہون محفوظ رہین خدمت کیوقت خدمت سے محروم رہنے سے خدا اونکی
حفاظت کرتا ہے پس حضرت جنید وہان سے نوری کے پاس چلے آئے اور کہا اے نوری اگر نالہ وزاری
اور گریہ وبکا سے کچھہ فایدہ ہو تو فرماتے ہین ہم بھی اختیار کرلیون اور اگر رضا بہتر ہے تو سکو تسلیم وانگیز کیجئے تاکہ
آپکا دل فارغ ہوجاوے پس نوری یہہ کلام سنکر چپ ہوگئے اور شور وغل موقوف کردیا۔ **نقل ہے** نوری نے
ایکبار ایک شخص کو دیکھا کہ اوسکا بوجھ زمین پر گرا پڑا ہے اور گدہا اوسکا مرا ہوا الگ پڑا ہے اور وہ شخص عاجزی سے
روتا ہے نوری نے مردہ گدہے کے ایک لات ماری کہ اوٹھہ یہہ کیا سونیکی جگہہ ہے فوراً گدہا اوٹھا اور وہ شخص
بوجھ اوسپر لادکر چلا گیا سبحان اللہ بحمدہ سابق مین اسطرح کے ارباب ذوق شوق ہے کہ ہر عالم مین عشق ربانی
اون حضرات سے ظہور مین آتا تھا اور نہ اس زمانہ کے صوفیون کی طرح آواز سے شور وغل اور رقص کیا کرتے تھے
جیسا کہ حضرت نوری رحمتہ اللہ علیہ بے خور وخواب ایک اینٹ کے سرے پر وجد کرتے تھے اور نماز سے
غافل نہین ہوتے تھے ویسے ہی دریاب محبت کے حضرت شمعون محب نے قندیلو نکیطرف متوجہ ہوکر
فرمانے لگے مین تمسے وعظ کہتا ہون اور بیان کرتا ہون فوراً سب قندیلین ہونے لگین اور درہم برہم ہوکے
ایکدوسرے سے لڑکر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئین ٹوٹ کر گرپڑین **حکایت** شمعون محب کہ در علم ذوفنون بود روز
مجلسے رسید وہیچکس را از ایشان مستمع نیافت روے بقندیلہا سے مسجد کرد وگفت کہ با شما میگویم آتش
نفس او در قندیلہا در گرفت ہمہ برہم زدند واز درستی سخن آن بزرگ خورد شکستند وپارہ پارہ شدند

انانکہ نہ باغم تو شناوانده
در عالم معرفت جداوانده
زان مردہ دلند ہمچو حیوان
آنہا در طبیع خود نتراونده

ہر کس کہ بصورت آدمی شد
خاصیت آدمش نداونده
این سر نہ ہر سرے توان یافت
تا نور یقین کجا نہاونده

اور ایک چڑیا اوڑتی ہوئی اونکے سر پر بیٹھہ گئی پھر سر سے اوترکے آپکے ہاتھہ پر بیٹھی پھر زمین پر اوتری اوسپر
کیفیت ایسی طاری ہوئی کہ زمین پر چونچ اسقدر ماری کہ خون جاری ہوگیا۔ پھر گرکے مرگئی سبحان اللہ بحمدہ
سابقین کاملین صوفیان کے وعظ مین جو عالم باعمل تھے اسقدر تاثیر تھی کہ جانور پر بھی خوف الہی اثر کرجاتا تھا
کہ وہ اپنی جان فدا کر ڈالتے تھے وا اسے بر حال اہل گوشکے کہ جانورون سے بدتر ہین کہ غفلت مین پڑے

رہتے ہین۔ **لمؤلفہ** غفلت مین ساری عمر گذاری ہزار حیف ہے اب ہاتھ ملتے ہین کہ زمانہ گذر گیا ۔

ناہا تم آہا تم آہ ہا ۔۔ ورصفحہ ۱۴ سطر ۳ مین نقل ہے کہ نیشاپور کے سادات حضرت احمد حرب رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کو گئے اور انکا لڑکا بڑا رند مشرب تہا وہ گہر سے مست ہاتہ مین چنگ لئے اونکی طرف گذرا اور مطلق التفات نکیا اون لوگو نکو ناگوار معلوم ہوا۔ احمد حرب نے فرمایا اوسکو معذور رکہو کیونکہ میرے ہمسایے ایکروز کچہ چیز لائے مین نے کہالی اوس رات کو مین اپنی عورت سے ہم صحبت ہوا یہہ لڑکا پیدا ہوا مین نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ وہ کہانا بادشاہ کے گہر سے آئے تہے اسوجہ سے خلاف شرع چنگ بجاتا ہے حضور سرور عالم صلعم نے فرمایا تحقیق خدا تعالی نے بہیجہ دنیا کی رحمت کیلئے بہیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ مزامیر کو مٹا دون سو سرکش از سلسلہ شرع صحیح + رو سے از سنت احمد صحیح + **لے عتاب اس معجزہ** رسول اکرم صلعم کو بغور ملاحظہ فرمائے اور یقین لائیے اور راگ باجے کو نہ سنئے اور توبہ کیجئے وہ یہہ ہے کہ کتاب کلام المبین فی رحمتہ العالمین صفحہ ۱۲ مین حدیث بیہقی محدث رحمتہ علیہ نے روایت کی ہے کہ مازن طائی عمان مین تہونکی خدمت پر مقرر تہا مازن کہتا ہے کہ وہان کے تو بخون ایک بت کا نام اتاجر تہا ایکروز مینے اوسکے لئے ایک جانور ذبح کیا اوس بت کے پیٹ مین سے آواز سنی گئی کہ کوئی کہتا تہا اشعار جنکا ترجمہ یہہ ہے اے مازن میرے طرف آ ایسی بات سنے گا جسکو جاننا ضرور ہے یہہ پیغمبر خدا کے بہیجے ہوئے ہین حق جو خدا سے اوتارا ہے تو اونپر ایمان لا تاکہ بچے تو ایسی آگ کی گرمی سے کہ شعلہ مارتی ہے اور لکڑیون کی جگہہ اوسمین تہر جلائے جاتے ہین) مازن کہتا ہے کہ مین یہہ آواز سنکر بہت متعجب ہوا اور دوسری بار ایک ذبیحہ ادا کیا سو اور آواز پہلی بار سے واضح سنی کوئی کہتا ہے اشعار جنکا ترجمہ یہہ ہے (اے مازن سن تاکہ خوش ہو نیکی ظاہر ہوئی اور بدی چہپی ایک نبی قوم مضر سے پیدا ہوا ہے اللہ تعالی کا دین لیکر سو تو چہوڑ دے پتہر کے تراشے ہوے کو تاکہ دوزخ کی آگ سے سلامت رہے) مازن کہتا ہے اوسوقت سے مین بیچ تلاش اس پیغمبر کے تہا کہ قوم مضر سے مبعوث ہوا ہے ایک قافلہ حجاز سے آیا مین نے اوس سے پوچہا کہ وہان کی کیا خبر ہے اونہون نے کہا کہ ملک تہامہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہے کہ نام اونکا احمد ہے وہ اپنے تئین خدا کا بہیجا ہوا کہتے ہین مین سمجہا کہ اوس آواز سے آپ ہی مراد ہین سواری اور اسباب آمادہ کرکے مکہ کیطرف روانہ ہوا آپکی صورت دیکہتے ہی دل میرا مایل باسلام ہوا اور مین مسلمان ہو گیا آپنے کہا اور یہی تمہارا مطلب ہے مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے تین مطلب ہین اول یہہ کہ مین تماشائی ہون (راگ باجا) اور شراب زنا بازی کا بہت شوق رکہتا ہون دوسرا یہہ کہ ہمارے ملک مین قحط ہستا ہے۔ تیسرا یہہ کہ میرے اولاد نہیں ہے مجہے اولاد کی تمنا ہے آپ ان تینون کے لئے دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا الہی بدلے راگ باجے کے اسے توفیق قرارت قرآن کی دے اور بدلے حرام عورتون کے حلال عورتین ملین۔ اور اوسے خرم سیرابی نصیب کر اور اوسے اولاد کی بہی عنایت کر۔ مازن کہتا ہے خدا تعالی نے وہ سب عیب مجہسے دور کئے اور ملک ہمارا آباد اور سرسبز ہو گیا اور چار عورتین خوبصورت میرے نکاح مین آئین اور حیان بن مازن بیٹا قابل اور لئیق مجہے اللہ نے دیا اس زمانہ کے صوفی صورت خلاف مذہب حنفی کے راگ باجا سنتے ہین حکم رسول اکرم صلعم نہین مانتے ہین

اور یہیجان معرفت سب راگ ہے	جہان و جسم صوفیت ہے راگ	راحت جان غذائے طرب ہے	صاف عرفان غذائے طرب ہے

اور کتاب لطائف الحق میں تصنیف سید الشیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جو انکے وقت
میں روح حیوانی کی ہیجرک بڑہانیکی کوشش کرتے ہیں اور توحید کی باتوں اور وجد اور سماع اور ہائے ہو سے خوش
رہتے ہیں اور اخلاق کی درستی اور اوصاف کی تکمیل سے مقید نہیں ہوتے اور یہ باپے میں اون حالات میں ست
کچھ نہیں رہتا یعنی وجد یا ہو کچھ نہیں رہتی ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں اور اصل سب باتوں کی یہہ ہے کہ اچھی صورت اور
عمدہ آوازے کے عشق سے پرہیز اور صبر کرے اور اگر کر سکتا ہے اگر پرہیزگاری اور پوشیدگی اور حلال کی صورت ہو تو
اور بات ہے سو اپنا دہندا وہ چھوڑتا ہی نہیں + گو بُرا کہتا ایک زمانہ ہے + آپ صاحب جتنے
آلات کے ہیں یعنی باجے وغیرہ حرام ہیں اور داخل ہو وے آلات لہو والونپر بغیر اذن اونکیکے واسطے منع کرنے
سنکر سکے۔ اور بزازیہ میں لکھا ہے کہ سنا باجونکی آواز کا حرام ہے بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہ سنا باجونکا معصیت ہے اور بیٹھنا اوسپر فسق ہے اور لذت حاصل کرنی ساتھہ اوسکے کفر ہے۔ واز کتاب اخبار الاخیار
فی اسرار الابرار مصنفہ حضرت مذکور رحمۃ اللہ علیہ در صفحہ ۲۳۲ سطر ۱۵ نقل است کہ مخدوم شیخ عبد القادر بن شیخ محمد
حسنی الجیلانی الملقب شیخ عبد القادر الثانی رحمۃ اللہ علیہ در عنفوان شباب بغایت تنعم و ترفہ نمودی و در باب عیش و
طرب بسیار التفات فرمودے تا بحدیکہ چند شتر با آلات تغنی و مزامیر ہمراہ ایشان بر وندو در آخر حال بر سجادہ مشیخت
و مقام تربیت نشست اجتناب کلی از استماع تغنی و قعود بر وے نمود و دیگر نقل است کہ روزے در ملازمت عالیہ حامد
او قدس سرہ قطعہ چند از مخمل آوردہ بودند فرمود این را پیش عبد القادر ببرید تا ابرہ پوستین ساز د وسے فرمود از این
مخمل برائے سگان شکاری جلہا بساز ند این را بخدمت مخدوم ببر از این سخن در غضب آمد و اورا بحضور خود طلبید و
عتاب آغاز کرد ہمدران شب حضرت غوث الثقلین را رضی اللہ عنہ بخواب دید کہ میفرمایند عبد القادر فرزند منست تربیت
او من میکنم ترا فرزندان دیگر ہستند تو ایشانرا تربیت کن تا با عبد القادر کار ے نیست از این واقعہ حالت جذبہ و نسبت توبہ
او موکد و مقرر شد و دست از جمیع مواد لذت و عیش باز داشت و ہمہ بر انقطاع کلی بر گماشت (مزامیر و آلات تغنی
بشکست) و جانوران شکاری دور کرد و مخلوق شد و بسلوک طریق حق اشتغال فرمود۔ دیگر نقل است
کہ روزے قوالی بخدمتش آمد فرمود ابرو و توبہ کن و رباب را بشکن و سر بتراش و درویش باش (قوالی بے توفیق را ہمت
برین کار صورت نہ بست یکے از امراء انکاہ در مجلس حاضر بود این سخن در دستگیر آمد ابرفت سر تراشید و از جمیع مناہی
توبہ کرد و بنشست) ہمدرین اثنا اگریہ و زاری بنیاد کرد و گفت مرا پدر ے بود در گجرات حالا می بینم کہ جنازہ برآمدہ است
و مدفن کردن می برند حق سبحانہ تعالیٰ ببرکت نفس مبارکش چنین کشف جلی ہمدرین حال باو عطا فرمود۔ نقل است
کہ حضرت مرزا جانجانان شہید رحمۃ اللہ علیہ در اول کہ تلقین توبہ طالبان مینمودند بر توبہ نصوح تاکید و مبالغہ میکردند۔
شبے حضرت شیخ پیر خود را رضی اللہ تعالیٰ عنہ در خواب دیدم بحال فقیر عنایت نمودند در انجا قوالی حاضر شد ادرا نیز
توجہ دادند و بیرا حالت عجب رو داد بر خاستہ (مزامیر را بشکست و ازنا شروع توبہ کرد) فرمودند طریقہ توبہ این است
یعنی۔ چون نسبت باطن بر طالب می آید کار خود کار خود مینماید۔ نقل ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

چند آدمیون کے ہمراہ کہین کو جاتے تھے راستہ مین چند جوان راگ باجے شراب خواری مین مشغول تھے جب
اونسے گذر کر دجلہ پر پہونچے مریدون نے کہا اے شیخ دعا کیجیے تاکہ اللہ تعالیٰ ان سب کو غرق کر دے اور انکا شر
دوسرے پر نہ پہونچے۔ فرمایا ہاتھ اپنا اوٹھاؤ سب نے ہاتھ اوٹھائے۔ اونھون نے کہا الٰہی جیسا کہ تو نے انکو اس
جہان مین عیش دیا ہے اوس جہان مین بھی انکو خوش رکھ۔ مرید متعجب ہوکے کہا حضرت ہمکو اس دعا کا بھید نہین معلوم ہوا۔ فرمایا توقف کرو ظاہر
ہو جائیگا اون جوانون نے جو شیخ کو دیکھا باجا توڑ ڈالا اور شراب پھینکدی اور سب رونے لگے اور شیخ کے قدمون پر
آگرے اور توبہ کی۔ شیخ نے فرمایا دیکھا تمہاری مراد بغیر غرق اور کسیکے رنج کے حاصل ہوئی **اور حضرت سید الطائفہ**
جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ بسا اوقات مین آمد رفت ہوتی ہے اور اوس جگہہ جہان آواز بری سنائی دیتی
ہے یعنی مزامیر تو ایسے مواقع سے پرہیز کرنا چاہتے **حضرت امام جہان** عالم صوفی امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ
عنہ سے خود صرف سماع کا سننا ثابت ہوتا ہے مزامیر کا سننا ثابت نہین حضرت موصوف سے مطلق سماع کی حلت ثابت ہوتی ہے وہ یہہ ہے
کہ آپکا ایک پڑوسی تھا جو ہر رات گایا کرتا تھا اور امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ سنتے تھے ایکبار امام صاحب نے اپنے پڑوسی
کو نہ پایا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اوسکو امیر عیسیٰ نے قید کیا ہے امام صاحب خود تشریف لیگئے اور امیر سے
اوسکی سفارش کی امیر نے عذر کیا کہ مین اوسکا نام نہین جانتا ہون آپ نے فرمایا کہ اوسکا نام عمرو ہے امیر نے حکم دیا کہ جسکا
نام عمرو ہو اوسکو چھوڑدو امام صاحب کی برکت سے جتنے عمرو کے نام موسوم تھے سب چھوڑ دئے گئے اور اوس
عمرو نے بھی رہائی پائی حاصل یہہ ہے کہ امام شافعی رحمہ سے ایسے اقوال و افعال بصحت مروی ہوتے ہین جو صراحتاً
اباحت سماع پر دلالت کرتے ہین۔ **اور امام حنبل** رحمہ سے بروایت صحیحہ ثابت ہے کہ اونھون نے اپنے بیٹے صالح کے پاس
گانا سنا۔ اور مقنع کی شرح مین امام احمد حنبل سے مروی ہے کہ اونھون نے قوالون کو گاتے سنا اور کوئی انکار ظاہری
نہین کیا اون کے بیٹے نے انسے کہا کہ آپ اُسکو بُرا سمجھتے تھے تو فرمایا کہ لوگ برائی کی آمیزش سے سنتے ہین ؎
پس غذاے عاشقان آمد سماع • کہ درو باشد خیال اجتماع • **اور حضرت** سفیان بن عیینہ رحمہ سے اونکے شاگرد عالم و فقیہہ زبیر
بن بکار نے موقوفیات مین اور راوری نے۔ حاوی نے گانا سنا اون اشعار کیساتھہ جسمین کسی قسم کا قبح نہین ہے روایت
کیا ہے اور اسیطرح سے ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ بھی آئمہ اربعہ اور علماء مجتہدین سے سماع سننا نقل کرتے ہین
اور عامہ علماء حنفیہ رحمہم اللہ بھی مطلق سماع کی حلت ہی کے قائل ہین جیسا کہ اوفی کہتے ہین کہ مان لیا ہے اباحت سماع کو
صاحب بدایع نے جو کہ حنفی ہین اور صاحب ہدایہ نے حنفیہ مین سے کہا ہے کہ اباحت سماع کو اختیار کیا ہے شمس الائمہ
سرخسی نے۔ اور بحر الرائق مین ہے کہ علامہ سرخسی نے سماع کو جایز کیا ہے۔ **اور حضرت مولانا** شیخ عبدالحق محدث
دہلوی اپنے رسالہ لطایف الحق مین فرماتے ہین جاہل کیست آنکہ مطلق سماع را بہر حال در ہر وقت و از ہر کس
اندک و بیش حرام داند۔ و فاسق آنکہ مطلق انرا حلال ندارد۔ **اور یونس بن عبد الاعلی** نے امام شافعی رحمہ سے سماع
کے متعلق دریافت کیا کہ اہل مدینہ اوسکو مباح کہتے ہین تو اونھون نے فرمایا کہ مین نے کسی شخص کو اہل حجاز کے نہین پایا
جو سماع کو مکروہ سمجھتا ہے عبارت شرح بزدوی مین لکھتے ہین (الملاہی و آلات اللہو) اس عبارت صاف افادہ سماعت کا
کیا کہ سماع وہی حرام ہے جسمین لہو بھی شامل اور اُسکی متعلق حکم حرمت کا نہین ہے جو لہو سے خالی ہو اور مراد لہو سے

وہی لہو ہے جو فسق و فجور او بیحیائی کا باعث ہو۔ **اور حضرت** شہاب الدین شہروردی فرماتے ہین سماع کا منکر یا تو سنت نبوی اور آثار صحابہ سے واقف نہین یا طبیعت مین اوسکی بالکل ذوق نہین۔ سماع ایک گروہ سے صحابہ اور تابعین کے مروی ہوا ہے۔ پوچھا گیا بعض مشایخ سے سماع کے بارےمین تو اونھون نے کہا کہ وہ مستحب ہے اہل عبادت کیلئے اور پرہیزگارون کے لئے اور مکروہ ہے اہل نفس و خطورکے لیئے بعض بزرگون نے ان شرطون سے سنا ہے کہ اوس مجلس مین آدمی جوان اور عورت خوبصورت اور امرد لڑکا خوبصورت نہو جیسا کہ **حضرت فریدالدین عطار نے نقل** کی ہے کہ ایکدن حضرت امام سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ حمام مین آئے اور ایک امرد لڑکا بھی آیا فرمایا اسکو باہر کردو کہ عورت کے ہمراہ تو ایک شیطان ہے اور امرد کے ساتھ اٹھارہ شیطان ہوتے ہین جو کہ اونکو آدمیونکی نظر و نظیم آراستہ کرتے ہین **سہ** این علامت ہست اندر احمقان ۔ صحبت صبیان و رغبت بازنان ۔ اور جس مجلس مین سماع مزامیر کے ساتھ ہو اوس مجلس مین شریک ہونا جایز نہین اور اچھا سمجھنا ان امور کو گناہ ہے اور ارتکاب اسکا بزرگون اور اولیا اللہ کی درگاہ مین اقبح القبایح ہے۔ بہرحال اسطرحکا گانا بے شبہہ حرام ہے اور سخت گناہ ہے اور جو کسیکا ایسا گمان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ سنا تھا اور اوس سے راضی ہوئے تو اوس نے بہتان لگایا رسول صلعم پر فلیتبؤ مقعدہ من النار کیونکہ ایسا گانا احادیث سے ہرگز نہین ثابت ہوا اور فقرا کا فعل بغرض ثبوت حجت نہین۔ اے لطائف نقشبند سے کے نزدیک صرف سماع بلا مزامیر جو اوپر تحریر کیا ہے سنا چاہئے جیسا کہ بزرگان دین سلف سے شریعت کے ساتھ سنا ظہور مین آیا ہے شخص وہ درست ہے نہ توضیح مستحسن۔ جاننا چاہئے کہ حضرات خاندان چشتیہ رحمتہ اللہ علیہم نے سماع بلا مزامیر جس شرایط سے سنا ہے تحریر کرتا ہون کہ مجلس حال قال کی ویسے ہی ہونا چاہئے کہ جیسا حضرت موصوفین نے سنا ہے۔

کتاب سیرالاقطاب صفحہ ۲۴ سطر ۱ مین نقل ہے کہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سماع بہت سنا کرتے تھے اور سماع کو دوست رکھتے تھے اور وقت سماع وجد مین آتے تھے آپکا قول ہے کہ سماع اسرار خدا مین کا ایک راز ہے کہ غیب سے جو ہر دل پر اثر اپنا حسب استعداد طبیعت پہونچاتا ہے صاحب ال اہل سنت کو رجوع بخدا کرتا ہے اور کیفیت و ذوق و معرفت حقیت او تہاتا ہے فاسق بد نہاد سنکر لذائذ نفس امارہ کا پابند ہوکر مردود ہوتا ہے اور **نقل** کہ **صفحہ** ۲۲ مین کہ حضرت خواجہ عبدالواحد قدس سرہ خلیفہ حضرت حسن بصری رحمتہ علیہ کی ہین ہمیشہ صایم الدہر اور قایم اللیل رہے بعد تین روز کے روزہ افطار فرماتے۔ اور تین لقمہ سے زیادہ نہ کہاتے اور سماع ہمیشہ سنتے اور صفحہ ۱۱ سطر ۵ مین نقل ہے کہ حضرت علو ممشاد دینوری قدس سرہ حضرت خواجہ ہبیرہ البصری سے خرقہ ارادت حاصل ہوا تھا آپ صاحب سماع تھے اکثر مجلس سماع ترتیب دیتے آغاز محفل مین قرآن شریف پڑھتے اور قرآن پر خاتمہ مجلس کا ہوتا ایکروز عالم رویا مین حضرت رسول مقبول صلعم کی زیارت خواجہ کی ہوئی عرض کی یا حبیب اللہ آپکو سماع سے کیا بالکل انکار ہے انکہ وہ یعنی ایکصورت سے بالکل سماع سے پرہیز نہین پس چاہیکہ ابتدا مجلس قرآن شریف کی کرے اور اوسی کلام متبرک پر مجلس اختتام پائے چنانچہ اوسی دن سے طریقہ ترتیب مجلس سماع کا جاری ہوا۔ اور صفحہ ۲ سطر ۱۴ مین نقل ہے کہ حضرت خواجہ ابو اسحاق قدس سرہ نے خرقہ حضرت قطب الکاملین خواجہ علو ممشاد دینوری سے پایا صاحب سماع تھے

اور سماع کو بہت پسند رکھتے اور کوئی متشرع و متورع آپ پر مجال اعتراض نہ رکھتا تھا کوئی نہ کہہ سکتا تھا کہ سماع کیون سنتے ہو
حاضرین مجلس شرکت اجلاس مبارک سے کیفیت وجد و ذوق کامل اوٹھاتے تھے بلکہ بعد شرکت مجلس حضور کوئی شخص آلودہ
معصیت نہوتا اور تاثیر مجلس سے در و دیوار جنبش کرکے متواجد ہوتے جو مریض شریک جلسہ ہو صحیح و سالم ہو جاتا متمول
دنیادار اوس محفل خاص مین یاراے دخل نہ پاتے اگر احیاناً کوئی اہل دنیا حاضر مجلس ہوتا بفیض تاثیر قدوم اقدس
ترک دنیا کرکے داخل حلقہ ارادتمندان باانسبت ہو جاتا کسی شخص نے پوچھا کہ یا حضرت آپکی مجلس امتناع اہل دنیا کیون ہے
فرمایا کہ اہل دنیا کثیف الطبع کج نہاد۔ اور اہل معرفت تارک دنیا لطیف القلب پاک نژاد در یں اجتماع ضدین کے محل و
محال ہے اور سماع کیلئے اجتماع برادران متحد الطبع شرط ہے کہ الفقراء کنفس واحدہ اس معنی پر دال ہے پس یہہ سب
وسد لیش یکدل اور یک نفس فراہم ہوتے ہین اور تمام مرد متوجہ بحق ہوتا ہے اور ہر ایک بذوق سماع طالب دیدار دوست
مین جان کھپاتا ہے اور سماع سے ہر ایک پر کشف اسرار جلوہ دکھاتا ہے اور ہر ارباب روشنضمیر ہوتے ہین پس ایسے
پاکیزہ مجمع مین اور خلل اندازونکا کیا کام ہے اور جب حضرت مجلس سماع مقرر کرتے ہین تو تین روز پہلے اصحاب مجلس و
یاران سماع کو مطلع کرتے خود طی کا روزہ رکھتے۔ واقعی اسطرحکا سماع جیسا کہ حضرت خواجہ ابو اسحاق مین شرائط سے تحریر
سماع بلا مزامیر سنا کرتے تھے نہایت درست ہے بس مجلس مین کسیطرحکا قیل و قال و شور و شر خلاف شرع شریف نہین ہوتا
شیخ الطائفہ صاحب کو اسطرحکا سماع سنا چاہئے اور سماع آلات لہو و مزامیر کیساتھہ باجماع فقہاے آئمہ اربعہ مجتہدین و دیگر
بزرگان دین کے حرام ہے ہرگز نہین سنا چاہئے اور صفحہ ۱۸ سطر ۶ مین نقل ہے کہ حضرت خواجہ ابو احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
ہمیشہ سماع سنتے اور حالت ورود سماع جسپر آپکی نظر پڑتی وہ شخص کامل نسبت و باکرامت ہو جاتا جو کافر وارد مجلس ہوتا
مسلمان ہوتا جس مریض پر نگاہ ہو جاتی صحت پاتا اور وقت سماع آپکی پیشانی ایسی نورانی و پر ضیا ہوتی تھی کہ شمع کی
روشنی اوسکی شہرون کے لوگونکو معلوم ہوتی اور ہر طرف سے آدمی آپکی مجلس مین آیان و دوان حاضر ہوتے یہہ حال دیکھکر
اکثر علماے عصر کو آپسے نفاق و عناد پیدا ہوا اور آپکے اشتغال سماع پر طاعن ہوتے اور شکایت امیر نصیر و امیر عادل کہ
رشتہ دار آپکے تھے کی اور اس بات پر امادہ کیا کہ ہم اپنے ہمشیرہ زادے کو مروج بدعت سماع ہے اپنی بارگاہ
مین بلوا کر ہمسے مناظرہ و مکالمہ کراو اگر وہ حق پر ہے تو اپنی راہ پر رہے اور اگر راہ خلاف پر جاتا ہے تو اوسکو
مزاحمت شدید کرکے باز رکھا جاتے آخر امر امیر نصیر نے مجبوراً کسی شخص کو بجہت طلب خواجہ بھیجا خواجہ آگاہ ماجرا سے ہوئے
تو اپنا خرقہ پہنکر گھوڑے پر سوار ہوکر اپنے ایک نا خواندہ خادم خدا بندہ نام کو ساتھ لیکر بیچ بارگاہ کیطرف رخ کیا
جب حضرت محفل امیر مین پہونچے تو وہان بکثرت فاضل زبردست شہر اور اطراف کے جمع تھے اور پہلے سے امیر کو امادہ
فرو گذاشت تعظیم خواجہ کر رکھا تھا بمجرد ورود مسعود خواجہ امیر پر سطوت و صولت خواجہ یا عظمت ایسی موثر ہوئی کہ بے ختیار
امیر استقبال کیا اور نہایت تعظیم و توقیر سے آپکے ہاتھونکو بوسہ دیا اور بغایت عظمت صدر مجلس مین آپکو بیٹھایا علما و فضلا
نے سوالات مشکل کئے خواجہ نے اوسی اپنے خادم ابجد خوان کو بنا بر ادائے جوابات مسکت و مسلم کاسر الامتحان یعنی دندان
شکن کے اشارہ کیا اوسوقت آپکے خادم روشندل نے سائلین سے خطاب کیا کہ اے کم مایگان یہہ بھی تمکو لیاقت
سوالات مشکلہ بھی نہین چنانچہ خدا بندہ نے اوسی مسائل کا جواب باصواب از روے حدیث و آیات بیان کیا

اور کسیکو مجال زدو نقص نہوئی اور پہر ایک دو امر آپکے خادم نے مخاطبین سے دریافت کئے اونمین باہمین مین عاجز و خاموش رہے
آخر اعتراف نالیاقتی کیا۔ بادشاہ پہر اون قائلین پہر علما سے کہا کہ اگر کوئی اور شبہہ و شک باقی ہو تو کہ اس بحث مین رفع کرو
جملہ جماعت نے اقرار عجز و تقصیر کیا اور کہا کہ ہم لوگ علوم ظاہر کے عالم ہین اور خواجہ فی الحقیقت رموز و دقایق باطنی کے ماہر کامل
پس ہماری گفتگو محض قصور فہم پر مبنی تہے عفو تقصیر ہوئی اور عرض کی کہ ہم تو آپکے ایک ادنیٰ خادم کے مد مقابل نہین ہو سکتے
حضرت سے تاب مقالات کہاں ہے خدا ہماری تقصیرین معاف فرمایئے اور آخر کو سب جماعت مرید ہوئی اور اپنے خیالات ماسبق سے
توبہ کی یہہ معاملہ حیرت اثر دیکھکر امیر نے خواجہ سے نہایت عذر بے اعتدالی کیا اور بہت کچھہ متاع بے بہا پیشکش کئے مگر خواجہ نے ایک ذرا
توجہ نفرمائی اور اپنی دار عظمت کو معاودت فرما ہوئے بعد ازان شہرۂ ولایت کاملیت خواجہ سامعہ نواز صغار و کبار شہر و دیار ہوا اور
اکثر آدمی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر مرید ہوئے اور آپ سے فیض پایا اور صفحہ ۹۵ سطر ۲ مین نقل ہے کہ حضرت خواجہ ابو یوسف
ناصر الدین چشتی الحسینی قدس سرہ العزیز اکثر سماع سنتے اوس سے ذوق کثیر اوٹہاتے مجلس مین بجز فقرا اور صلحا کوئی نہ آتا اگر اتفاقیہ کوئی
دنیادار داخل مجلس ہوتا اوسوقت ذوق یاب سماع نہوتی بجز چند فقرا جملہ اہل ظاہر کو مجلس سے نکلوا دیتے اگر کوئی مجلس مین بیٹھا رہتا
تو مجذوب ہوکر ترک دنیا کرتا اس مجلس مین جملہ اہل ذوق سماع حلاوت ذوق پاتے اگر فاسق یہان آنکلتا آیندہ فسق سے تائب
ہوکر دنیا سے تعلق خاطر اوٹہاتا آپ فرماتے تہے کہ اگر فاسق میری مجلس مین آجاوے تو صاحب نعمت و اہل معرفت ہو جاوے
اور صالحین کا کیا ذکر ہے۔ نقل ہے کہ خواجہ کے روے مبارک سے حالت سماع مین ایک شق نور آسمان تک ظہور پاتا مریض کو مجلس سماع
خواجہ مین صحت ہوتی کسیکو آپکے جواز سماع مین تاب انکار نہوتی اور اکثر اوقات شبلی رحمۃ اللہ علیہ آپکی مجلس سماع مین آکر ذوق سماع حاصل کرتے تو آپکے
روے منور کو دیکھکر وجد کرتے لوگون نے پوچہا یا شبلی تم حضرت خواجہ کے مشاہدہ سے کیون وجد کرتے ہو اور سماع سنتے ہو
آپ نے فرمایا مین دیدار خواجہ ابو یوسف مین ایسا جلوہ دیکہتا ہون کہ تم دیکہو تو بیقرار ہو جاو خدا تعالی نے خواجہ کو رتبہ عظیم و درجہ مقبول
عطا کیا ہے۔ نقل ہے کہ ایک شخص نے خواجہ ابو یوسف سے کہا اگر سماع اچہا ہوتا تو حضرت جنید رحمۃ اللہ کیون توبہ کرتے آپ نے
فرمایا کہ شبلی اوسکا بہائی خلیفہ میری مجلس سماع مین آکر ذوق سماع پاتا ہے اگر اچہا نہوتا تو شبلی کو اجازت سماع کیون ہوتی مگر نکتہ
یہہ ہے کہ شیخ جنید کو یاران مجلس سماع نہ بہم پہونچے بے لطفی تنہائی سے توبہ کر لی ورنہ جسکو اخوان اہل دل ملین اوسکو سماع ضرور
ہے اگر شیخ جنید اس مجلس مین آتے تو کبہی توبہ نکرتے اور خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ سماع سے وہ حاصل ہوتا ہے کہ عبادت
چہل سالہ سے ممکن نہین اس مقام پر یہہ دعاگو عرض کرتا ہے کہ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی رح نے ارشاد فرمایا کہ شیخ جنید کو یاران
مجلس سماع نہ بہم پہونچے تہے اسوجہ سے سماع کے سننے سے توبہ کیا برخلاف حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے
شیخ الطایفہ کو یاران مجلس سماع مزامیر ملگئے ہین سنتے اور رقص کرتے ہین ارباب طرب سے بہت شوق ذوق رکہتے ہین اور
صفحہ ۱۰۱ سطر ۵ مین نقل ہے کہ حضرت خواجہ مودود ابن ناصر الدین ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما اکثر مجلس منعقد کرکے سماع سنتے
اور بہت ذوق اوٹہاتے مشایخ اعظم اور اکثر صغیر و کبیر مجلس خاص مین حاضر آتے تہے طعام تقسیم ہوتا تہا آغاز مجلس مین قرآن
خوانی ہوتی تہی اور آخر بہی کلام مجید پڑہا جاتا تہا حضرت وقت سماع غایت ذوق مین گریہ کرکے حضار کو بہی رولاتے اور کبہی
سننے مین لبو پر کف لے آتے کبہی تبسم کرتے زمین رنگ سرخ ہو جاتا بعض اوقات ایک دو ساعت مجلس سے غایب ہو کر پہر ظاہر ہوتے
حاضرین مجلس حلاوت سماع ذوق وجد اوٹہاتے بلکہ نعمت پاتے کسی نے حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچہا کہ

یا خواجہ صاحب سماع مجلس مین سے کیون غائب ہو جاتے ہو کہا کہ صاحب سماع کو لباس نور اوس وقت متبرک ملجاتا ہے
اوسکی برکت سے پر ہو کر فضا مین مستور ہو کر عالم علوی مین رونما ہوتا ہے اور خلقت جو نگاہ باطنی سے عاری ہے او سے
نہین دیکہہ سکتی کہ کوئی آگاہ و اہلِ دل ہو تو اوس کے مقام کو دیکہے اور اگر مین مدارج سماع بیان کرون تو لوگ مجہکو ہلاک کر ڈالین
اور اکثر خود عبادت سے غافل ہو جاوین ناز بسکہ میرے مرشدان کامل نے یہہ راز چہپایا ہے مین شمہ ظاہر نہین کر سکتا کیونکہ
بزرگون سے بر عکسی نہین کر سکتا اور کتب صفحہ ۱۰ سطر ۶ مین نقل ہے کہ حضرت خواجہ شریف زندنی قدس سرہٗ نے خرقۂ فقر و
ارادت انکا خواجہ مودود چشتی رحمۃ سے پایا اکثر سماع سنا کرتے اور وجد مین بیہوش ہو جاتے اور گریہ و زاری کرتے جہانتک
آپکے رونے کی آواز جاتی وہان تک لوگ بیخود ہو جاتے اور نماز مین بہی استغراق بدرجہ کمال ہوتا اور اونکا قول ہے کہ جو کوئی
مجلس مین ذکر خداوند تعالیٰ سنکے بے خام ہے عاشق وہ ہے کہ محبوب کا ذکر سنکر بیخود ہو جائے ورنہ عاشق نہین ہے اور
صفحہ ۱۱۱ سطر ۱۸ مین نقل ہے کہ خلیفہ وقت نے حضرت خواجہ عثمان ہارون چشتی قدس سرہ سے عداوت شروع کی اور حکم دیا
کہ مجلس سماع خواجہ مین نجاوے اور جو کوئی سماع سنے اوسکو دار پر کہینچو اور قوالون کے نسبت بہی یہہ حکم دیا اور خواجہ صاحب کے
پاس ایک شخص کو بہیجا کہ خواجہ کو امتناع سماع کرے وہ شخص روبرو خواجہ کے آیا اور پیغام خلیفہ پہونچایا اور یہہ بہی کہا
کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ نے سماع سے توبہ کی تہی پہر تم کس طرح سماع سنتے ہو آپ نے جواب دیا کہ خلیفہ اسرار سے واقف نہین ہے
وہ کیا جانے اوسنے خدا سے سماع طلب کر کے اپنے اوپر مباح کیا ہے اور التجا کی ہے کہ پچہلا ولا دو پیروان ہمارے سماع سے
لطف اوٹہائین اوس شخص نے جواب حضرت کا خلیفہ کو پہونچایا خلیفہ نے دوسرے دن کل علما کو جمع کیا اور حضرت خواجہ کو طلب کیا
آپ بہی تشریف لیگئے جسوقت بادشاہی مین داخل ہوئے خلیفہ عقب پردہ کے بیٹہہ گیا اور جسقدر علما وہان موجود تہے سب کے اندام
پر لرزہ آگیا اور اونکی صورت دیکہتے سب کے سینہ کا علم محو ہو گیا ابجد تک کسیکو یاد نہین رہی ہر چند خلیفہ علما کو ترغیب
بحث کی دیتا تہا وہ خاموش تہے یہانتک کہ سب نے اپنی خطا کا اعتراف کیا اور اونکے قدم پر سر ڈالے اور عفو قصور چاہا
آپ نے ارشاد کیا کہ اے نادانون قدر سماع کی کیا جانو یہہ ایک سر ہے اسرار الٰہی سے اور شیخ جنید نے جو کمال مشکل دیکہا اوسکو
دل سے اوٹہالیا اور ترک کیا اور ہمکو ترک کرنا شیخ جنید کا حجت نہین ہو سکتی پیران عظام نے سماع کو دل سے دوست رکہا ہے
اور خواجہ شبلی کہ مرید حضرت جنید کے تہے جب مجلس خواجہ ابو یوسف رحمۃ مین آتے تو سماع سنتے اور تعجب حاصل کرتے اور
فضیل بلخی نے ایک روز اعتراض حضرت ابو احمد پر کیا تہا اوسیوقت سزا کو پہونچا اور پشیمان ہوا تم بہی اگر مناقشہ کرتے ہو
دلیل خاندان چشتیہ کی ظاہر کرون سب نے عاجزی کی اور توبہ کی اور کہا حضرت اس سے زیادہ اور کیا برہان ہو گی
کہ جو کچہہ ہم لوگون نے دیکہا آپ ہمپر رحم فرمایئے حضرت کو رحم آیا اور نگاہ لطف سے اونکی طرف دیکہا سبکو علم اپنا یاد آگیا اور
مرید ہوے اور چند عرصہ مین رتبہ ولایت کو پہونچے اور سماع سب نے سننا اختیار کیا حضرت وہانسے اوٹہکر دولتخانہ کو تشریف
لیگئے اور آٹہہ روز تک متواتر سماع سنا اور پہر کسی نے اعتراض نکیا واقعی سماع حلال اوسکو کہنا چاہیئے جو بلا مزامیر کے
حضرت خواجہ عثمان ہارون چشتی نے سنا سبحان اللہ بجمدہ برخلاف سماع حضرات چشتیان رحمۃ اللہ علیہم کے شیخ الطائفہ
الہ آبادی سماع مزامیر کے ساتہہ سنتے اور سنواتے ہین اور کچہہ خیال حکم حضور سرور عالم کا نہین فرماتے اے حضرت
محقق اگر آپکو سماع سننے رغبت ہے بلا مزامیر کے جیسا کہ بزرگان دین کا سلف سے شریعت کے موافق سنا

ظہور مین آیا ہے درست ہے آپ بہی سماع سنئے تو نہایت بہتر ہوگا اوسوقت قدر سماع کی ہر شخص پر ظاہر ہوجائیگی اور تبع شریعت کے
بہی آپ سمجھے جاینیگے کیونکہ سماع ایک سر ہے اسرار الہی سے اور صفحہ ۱۱۸ سطر ۳ مین نقل ہے کہ حضرت خواجہ خواجگان معین الحق
والدین حسن سنجری خلیفہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ العزیز کو سماع سے کمال ذوق تہا اور کبہی بغیر سماع کے نرہتے اور اعتراض
آپ پر کوئی نکرتا تہا اور اکثر علمائے متبحر اور مشایخ کبار آپکی مجلس سماع مین حاضر ہوتے اور جو ایکمرتبہ سماع سنتا صاحب ذوق ہوتا
اور جسقدر اوس زمانہ مین ولی اللہ تہے سب آپکو پیشوا جانتے تہے اور فرمان پذیر تہے لیکن حضرت پیران پیر شیخ الشیوخ
محبوب سبحانی سید محی الدین عبد القادر جیلانی کا رتبہ سب ولیون سے زاید ہے اور خواجہ صاحب کو بہی حضرت محبوب سبحانی
سے صحبت حاصل ہوئی ہے۔ اور صفحہ ۱۳۶ سطر ۱ مین نقل ہے کہ ایکروز قاضی حمید الدین ناگوری و خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی نے قوالونکو بلاکر سماع سنا دونون صاحبونکو وجد ذوق کمال حاصل ہوا اوسوقت خلق کا اژدحام کثرت
سے ہوا بعد فراغت کسی نے کہا کہ لوگ دور دور سے آتے ہین بہوکے ہین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی خلیفہ
حضرت خواجہ معین الحق والدین قدس سرہ السامی نے آستین ہلانی شروع کی ہزار کاک گرم نکلنے لگے یہانتک کہ صغیر و کبیر
نے سیر ہوکر کہائی پہر کسی نے کہا کہ اسوقت شربت بہی ہوتا ضرور رہتا تہوڑی شکر ایک شخص لایا قاضی نے اوسکو
آفتابہ مین گہولکر لوگونکو پلانا شروع کیا سب کو پلا دیا اور شربت بدستور آفتابہ مین جسقدر تہا اوسیقدر رہا ورق ۳۰۸
ملفوظات حضرت شیخ نظام الدین اولیا گفتند کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرمودند تحفے
نامہ زدن گرفتم فرمودند منع کنند روا نیست لایجوز عند نا فی الشافعی چون سرود گویان می رسیدند نیز منع میکردند۔
و گاہے بر سر آن نمی شوند تا آنکہ سرود میگفتند روئے مبارک برما آوردند پرسیدند ذکرہ میگویند عرض داشتیم ذکر نمیگویند
سرود میگویند این چنین مستغرق بودہ اند سرود شنیدن روا نیست کہ القاری والسامع ہوا اثر زیرا چہ شنوندہ ازانی منکر
واجب آید پس منع بکنند چون بشنود۔ اور کتاب سیر الاقطاب صفحہ ۱۶۵ سطر ۴ مین نقل ہے کہ حضرت علاء الدین
مخدوم علی احمد صابر خلیفہ فرید الحق والدین گنج شکر قدس سرہ العزیز صاحب زہد و تقوی تہے اور عزلت او تجرد سے
خوش تہے اور صاحب توحید اور صاحب ولایت اور صاحب ذوق اور سماع سے بہت شوق رکہتے تہے اور جو کچہ
زبان مبارک سے نکلتا وہی ہوتا اور جذبہ الہی نہایت تہا اور سماع اکثر سنتے تہے چنانچہ کہتے ہین کہ عین ذوق سماع مین آپ نے
رحلت فرمائی اور دنیا اور اہل دنیا سے ہرگز متوجہ نہوے اور صحبت خلق سے نفرت فرمائی بلکہ بہاگتے اور ہمیشہ یاد
خداوند تعالی مین مصروف رہتے۔ دوسری نقل ہے کہ آپ شاخ درخت گولر پکڑکر کہڑے ہوگئے اور بارہ برس تک
کہڑے رہے اور یہہ خبر حضرت قطب الموحدین گنج شکر کو پہونچی آپ نے اپنے اصحاب سے ارشاد کیا کہ جو کوئی صابر کو
بیٹہاوے اوسکو جو مانگے وہ انعام ملے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی نے التماس کیا کہ فدوی جاکر بیٹہاویگا چنانچہ آپ
تشریف لیگئے اور حضرت کے عقب مین بیٹہکر گانا شروع کیا آپ نے آنکہین کہولدین اور بیٹہ گئے اور مخاطب ہوکر فرمایا
اور کہہ حضرت ترک پانی پتی نے عرض کیا کہ اگر مجہکو خدمتمین رہنے کا حکم ہو تو عرض کرون آپ نے فرمایا کہ اچہا رہا کر
لیکن ہمارے روبرو کبہی نہ آنا عقب سے آیا کرنا چنانچہ ایساہی ہوتا کہ پانی وضو کو یا گولر کہانیکو لایا کرتے اور آپکو
کمال درجہ استغراق رہتا اور خلیفہ شمس الدین گولر کہانیکواسطے وقت افطار لیجاتے تو آپ یہہ فرماتے کہ خدا

کہانے پینے سے پاک ہے پہر فرماتے ہان ہان لاؤ خدا خدا ہے آدمی آدمی ہے تمیز سے نقل یہہ ہے واقعہ تیرہوین ماہ
ربیع الاول ۶۹۰ھ کو عین حالت سماع اور وجد مین واصل بحق ہوئے تاریخ حضرت کی جان شکر پائی ہے ۔

حضرت ناظرین غور فرماوین کہ اس دعاگو نے اخیر رسالہ ثانی حرمت مزامیر بجواب رسالہ التماس کتاب
سیر الاقطاب سے حالات خاندان چشتیہ ابتدا حضرت حسن بصری مقتدائے اولیا انتہا حضرت علاء الدین مخدوم علی احمد صابر
خلیفہ فرید الحق والدین گنج شکر چشتی رحمۃ اللہ علیہم تک نقل کی ہے سب حضرات موصوفین نے مزامیر جو موجد فعل شیطان رجیم کا
ہے نہین سُنا بلکہ سماع بلا مزامیر سنا ہے اور سماع کو سب حضرات دوست رکھتے تھے منکر سماع نہین تھے اللہ تعالی
عوام الناس ناواقف کو جو مزامیر کے سننے مین مبتلا ہوئے ہین اور اوسکے سننے کو ثواب جانتے ہین نعوذ باللہ منہا اس
امر قبیحہ سے توبہ کرائے اور نجات دے آمین یارب العالمین ۔ جوانا سر متاب از پند پیران + کہ رائے پیر از بخت جوان بہ

الحمد للہ والمنہ کہ نسخہ بے نظیر رسالہ ثانی حرمت مزامیر بجواب رسالہ التماس بدھ کے دن
۲۹ مہینہ شعبان المبارک ۱۳۱۵ھ معہ حالات خاندان چشتیہ جن حضرات کا ذکر رسالہ مذکور مین تحریر کیا اختتام کو
پہونچا وہ حضرت سماع حلال بلا مزامیر سنا کرتے تھے سماع حرام ساتھ مزامیر کے ہرگز نہین سنا اون صوفیان باصفا
کی حالات سے بخوبی ثابت ہوا کہ وہ مشایخ ولی اللہ چشتی پابند شریعت وطریقت کے تھے اونلوگونکی شان مین جو خلاف
شریعت بیان کرین کہ راگ حرام سنا وہ لایق اعتبار نہین ہو سکتا جھوٹے ہین اسواسطے کہ راگ آلات لہو و مزامیر
کے ساتھ باجماع فقہا و ائمہ اربعہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حرام ہے اوسکا حلال جاننے والا کافر ہے
دم در احکام شریعت مزن از راہ خطا + ہر چہ رو داد ز شارع ہمہ خیر است ثواب + منت آنچہ حق بود گفتم تمام + تو دانی
دگر بعد ازین والسلام ۔ خوردہ نگیرند بزرگی کنند + دنبہ چنان نیست کہ گرگی کنند + خاتمہ اوسکا اس دعا پر ختم
کرتا ہون ۔ الہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ و نگہبان ہے اور سنوار دے
میری دنیا کو کہ جسمین میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے آخرت کو جسمین میری بازگشت ہے اور کر دے
موت کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب الہی ہمکو دنیا
مین بہتری اور بھلائی دے اور آخرت مین بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے الہی بخش دے میری چوک
اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنی خیال مین ہوئی ہو اور بخش دے اوس چیز کو جسکو تو مجھسے زیادہ تر جانتا
ہے اور بخش دے میری بیہودگی اور گناہ کی کوشش کو اور میرے قصد کو اور یہہ سب میری طرف سے ہے الہی گناہ میرے
بروز بازپرس عفو فرما کر مثل پتہ خزان کے جھاڑ دے اور جنت فردوس مین اپنے دیدار سے بواسطہ حضرت رسول مقبول
محبوب دو عالم حبیب خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ امجاد و اصحاب کبار و شہداء عالی تبار و ائمہ اربعہ مجتہدین و اولیائے
متقین رضی اللہ عنہم اجمعین فایز المرام کر آمین یارب العالمین + شدیم پر ز عصیان و جستیم آن دایم + کہ جرم ما بجوانان پارسا بخشند

الراقم
ابو ضیا سید شاہ حیدر حسن زیعی ہدایت اللہی معافید شاہی عفا عنہ ساکن محلہ حکیمی نور محلہ شہر الہ آباد دائرہ حضرت شاہ محمد رفیع الزمان مغفور

ترجمہ حدیث شریف

بعد حمد پاک آن رب قدیر
صدر بدر آسمان اصطفا
بود در جائے نشستہ از سرور
نکہت خوب نساء دلنواز
ہر زمان دیدن بروئے پاک تو
بعد ازان فاروق عادل ہمچنان
امر بالمعروف ونہی از منکرات
ہم سہ چیز آمد مرا محبوب تر
در نماز اندر میان نصف شب
کز جہانم ہم سہ چیز آمد پسند
گفت ابی ذر ای رسول انس و جان
شاد دل بودن ہمیشہ در علل
ہر کسی اکراہ میدارد ازین
واسم این را دوست از بہر نعیم
موت خود را من ازان دارم احب
یاد می کردن بحال مضطران
پس بیامد وحی از رب قوی
تا بیے کو در جوانی توبہ کرد
یارب این جملہ خصال دلپسند

میکنم شرح حدیث دلپذیر
نوبہار بوستان ارتضا
قلب پاکش غرق در بحر حضور
قرۃ عینی صلوٰۃ با نیاز
ہم غزا در لشکر چالاک تو
گفت اے سردار جمیع مومنان
بر حدود شرع ماندن بر ثبات
در مذاق جان در آید چون شکر
ایستادن پیش حق با صد ادب
در نظر آید مرا لیس ارجمند
ہم سہ چیز آمد مرا مانوس جان
داشتن ہر دم تمنائے اجل
یاد ل رجانت چسان آمد گزین
کین ہمہ بخشند مر انفع عظیم
تا کند فایز مرا با وصل رب
رہنما گشتن بکار گمرہان
یا محمد یا رسول الابطحی
دل ز لذتہائے دنیا کرد سرد
لطف کن با اشرف نار جمند
رحم کن بر حال زارش اے کریم

آن رسول حق شفیع المذنبین
خاص تر از جملہ خاصان کریم
گفت از یاران با صدق و صفا
گفت صدیق از سہ صدق آمد
انچہ باشد مال و زر در ملک ما
ہست محبوب دل من ہم سہ چیز
ہمچنین عثمان ذی النورین گفت
گرسنہ را سیر کردن از طعام
بعد ازان گفت آن امیر المومنین
صوم فی الصیف ست ہم اکرام ضیف
با ہزاران لشکر در راہ خدا
از ابی ذر گفت پیغمبر چنان
گفت آبی ذر این جواب با صواب
جوع و جہ رقت قلب آمدہ
پس بیامد حضرت روح الامین
ہر زمان دایم بشوق سرمدی
ہم سہ چیز آمد قبول درگہم
ہم لے کان ذاکر اسمار ماست
کین ہمہ اشعار موزون گفتہ است
خط ازادی لوی سشش از جحیم

مرجع کل رحمۃ للعالمین
ہادیٔ راہ صراط المستقیم
دوست میدارم ز دنیائے شما
ہم بسوئے من سہ چیز آمد احب
آن ہمہ کردن برویٔ تو فدا
کز دل و جانش ہمیداشم عزیز
ور معنی را بہ بین اینک چہ سیفت
نشر کردن بر مسلمانان سلام
لائق صد مرحبا و آفرین
والقتال اندر غزا با نیم و سیف
در عذاب جوع ماندن مبتلا
کز چہ داری این تمنا در جہان
کای محمد سرور عالیجناب
ہم مرض کفارۂ ذنب آمدہ
گفت مارا این سہ چیز آمد گزین
انس کردن با کلام ایزدی
دارم آنرا دوست از راہ کرم
دیدہ کہ در عشق درد کاست
ور معنی را چگونہ سفتہ است

نقل ہے اخبار شحنۂ ہند و طوطی ہند میرٹھ تاریخ ۱۶ ستمبر ۱۸۹۷ء سے مولانا ابو ادریس
حافظ احمد حسن صاحب متخلص بہ شوکت مالک شوکت المطابع میرٹھ نے اسطرح بطور تقریظ تحریر فرمایا ہے

یقین ہے کہ اخبار تمام ہندوستان غلغل ستان ہین ہر ناظرین اخبار مذکور نے ملاحظہ فرمایا ہوگا اس رسالہ ثانی حرمت مزامیر بجواب التماس درج رسالہ مذکور کرتا ہون

نصیحت دلپذیر در حرمت مزامیر

اس نام کا ایک رسالہ شاہ حمید حسین صاحب رفیعی قادری نقشبندی الہ آبادی نے تالیف فرماکر شایع کیا ہے کتاب سنت سے نہایت معقول دلایل دئے ہین یہہ رسالہ بڑے بڑے علماء حنفیہ کی مہرونسے مزین ہے لیکن ڈہولک باجا اور سارنگی ساز اور میدان رقص اور وجد مین یکہ تاز اور ہواے نفسانی مین اوڑنیوالے شہباز شاہ جی اور پیر جی اون کے چیلے چاپڑ تو یہی کہینگے کہ یہہ رسالہ کسی کٹے وہابی نے گڑہا ہے۔ اجی وہابی تو عرفان وسلوک کے قدیمی دشمن ہین اور علماء ظواہر بھلا حقیقت و طریقت کے اسرار کو کیا سمجہین قرآن وحدیث کے ظاہری معنی اور باطنی اور ہین شریعت چیزے دیگر است۔ و طریقت چیزے دیگر وغیرہ اس صورت مین سارے مستند اور معتمد علماء اور حنفی فقہاے خصوصاً حضرت امام ابو حنیفہ اور اونکے تمام شاگرد رحمہم اللہ وہابی ٹہرتے ہین کیونکہ سب نے بالاتفاق مزامیر کے حرام مطلق ہونیکا فتوی دیا ہے۔

اسلام جس سے عبارت ہے وہ اعلیٰ درجے کی انسانی تہذیب ہے اور ظاہر ہے کہ تہذیب و شایستگی بدون اتقاء اور حیاء اور شرم کے نہین پہیل سکتی۔

اب ہم پوچہتے ہین کیا سارنگی کی رین رین ستار کی توم توم۔ ڈہولک اور طبلہ کی تہاپ پر دہنا تنک دہنا۔ رقص وجد کرنا تہذیب ہے کیا یہہ شرم وحیا اور اتقاء کی تعلیم ہے کیا ایسے لایعنی افعال و حرکات اور تمسخر سے مقدس مذہب اسلام نے تو صاف طور پر فرمایا ان اللہ بعثنی رحمۃ العالمین وامرنی ان امحق المزامیر ترجمہ تحقیق خدا تعالی نے مجہے دنیا کی رحمت کیلئے بہیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ مزامیر کو مٹا دون۔ اس کلام پاک سے ظاہر ہے کہ مزامیر کا مقابلہ رحمت سے کیا گیا ہے اور اون دونون مین تضاد ہے یعنی جہان مزامیر ہے وہان رحمت نہین اگرچہ اور بہی بہت سے ممنوعات شرعیہ ہین مگر یہان رحمت کے مقابلہ مین صرف مزامیر کا ذکر فرمایا ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مزامیر بہت بڑے دینی خرابیونکا مصالحہ اور مجموعہ ہے کیونکہ ممکن نہین کہ مزامیر کے ساتہہ اوسکے دوسرے لوازم نہون۔ ممکن نہین مزامیر سنکر طبیعت مین ہواے نفسانی کا ہیجان پیدا نہو اگر کسیکو شک ہو تو مزامیر کی خرابیان پیرونکے عرس مین جاکر دیکہہ لے کہ وہان کیسے کیسے افعال سرزد ہوتے ہین مزامیر کیا معنی (جنکو ہمارے ہوا پرست صوفے اور مشایخ عین عبادت بناتے ہین) ایک جانب رنڈیان ناچ رہی ہین دوسری جانب نقال مجرا کر رہے ہین چارطرف فاسق وفاجر تماشا بینونکا جماؤ ہے اور پہر اوباشونکی بہیڑ اور چپقلش مین کیا معلوم کیا کیا ہتہہ پہیریان ہوتی ہین اور اندہیرے اور اجالے مین کیا کیا۔ کیا یہہ باتین معرفت و طریقت سے متعلق ہین نعوذ باللہ حرمت مزامیر مین صدہا رسالے نکل چکے ہین ہندوستان کا کوئی مستند اور معتمد ٹکسالی

حالم ایسا نہین جسنے مزامیر کو حرام نہ بتایا ہو لیکن بدعتیونکے نفوس مین بدعت نے ایسی جڑ پکڑ رکہی ہے کہ اوسکا اوکہاڑنا خالص علما کیلئے مشکل ہوگیا ہے کیونکہ اسکا تعلق دنیا سے ہوگیا ہے۔ اگر ہمارے صوفی اور مشایخ یہہ کہدین کہ منجلہ دیگر دنیوی مکروہات کے ایک مزامیر بہی ہے اور یہہ اکتساب معاش کیلئے ایک دکانداری ہے تو ہمکو اون سے چندان تعرض نہو۔ خوفناک اور غضبناک امر تو یہہ ہے کہ فسق وفجور کو معرفت وطریقت بلکہ عبادت الہی بتایا جاتا ہے اور شریعت اسلامی کو مسخ کیا جاتا ہے خدا اور رسول پر ظلم کیا جاتا ہے۔

بعض گذشتہ مشایخ اور مشہور اولیا جو مزامیر سنتے تہے تو دلمین اوسکو برا سمجہتے تہے اور بعض اوقات توبہ کرتے تہے چنانچہ شاہ حیدر حسن صاحب نے اپنے نصیحت دلپذیر مین ایک واقعہ حسب ذیل نقل فرمایا ہے۔

حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کبہی کبہی راگ سنا کرتے تہے اور اونکے خلیفہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ راگ کم سنکر تے تہے ایک شخص نے حضرت نصیر الدین صاحب سے کہا کہ تمہارا پیر راگ سنتا ہے تم کیون نہین سنتے آپ نے فرمایا خذ ما صفا ودع ما کدر (اگر پیر خلاف شریعت کوئی کام کرے تو مرید کو اوسمین پیر کی متابعت نکرنی چاہئے اوس شخص نے یہہ بات حضرت نظام الدین صاحب سے کہی آپ نے فرمایا نصیر الدین سچ کہتا ہے

اور روایت ہے کہ قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم شامی بسبب سننے راگ کے حضرت نظام الدین پر انکار رکہتے تہے قاضی صاحب مرض الموت مین مبتلا ہوئے حضرت نظام الدین صاحب عیادت کو تشریف لیگئے اور اندر آنیکی اجازت چاہی قاضی صاحب نے فرمایا کہ میرا وقت اخیر ہے مین اپنے اللہ سے ملتا ہون گوارا نہین کرتا کہ اسوقت بدعتی میرے سامنے آوے حضرت نظام الدین صاحب نے فرمایا قاضی صاحب سے عرض کرو کہ بدعتی بدعت سے توبہ کرکے آیا ہے قاضی صاحب نے یہہ سنکر فی الفور اپنا عمامہ دیا کہ حضرت نظام الدین صاحب کے قدمون کے نیچے بچہا دو کہ اسپر ہوتے ہوئے تشریف لائین یہہ اللہ کے پیارے اینہین انتہی قصور تہا یعنی راگ سنتا حضرت نظام الدین صاحب نے عمامہ ادب سے اوٹہا کر سر پر رکہہ لیا قاضی صاحب بہشت برین مین داخل ہوئے اور جب تک مدفون نہوئے حضرت نظام الدین صاحب کے آنسو نہ تہمے اللہ اللہ ایک خاص یہہ مشایخ کہ خدا اور رسول کا حکم مانتے تہے اور لغزش پر تایب اور معترف بقصور ہوتے تہے۔

ایک ہمارے زمانہ کے شکم پرست مشایخ مولوی ہین کہ قرآن وحدیث کے منہیہ کو نہین ملنتے اور حسب فحوائے والای یحرفون الکلم عن مواضعہ عمدا آنکہہ بند اور مصنوعی لچر اور پوچ تاویلات کرتے ہین گو فسق وفجور کے ارتکاب پر دلیر ہین

اس مختصر سے رسالہ مین شاہ صاحب نے بدعتیون کو ہدایت کے لئے بہت کچہ لکہہ دیا ہے خدا تعالی اونکو جزا خیر دے اور لوگون کو رسالہ سے ہدایت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین

اعلان

رسالۂ ثانی حرمت مزامیر

بجواب التماس

مصنفۂ مولانا سید الشیخ شاہ محمد حسین صاحب خان بہادر رضا حسینی محب الٰہی صدیقی صابری چشتی واعظ شہر الہ آبادی نے جو جواز مزامیر وغیرہ مین تحریر کر کے مطبع انوار احمدی الہ آباد مین طبع فرمایا ہے جسکی آہنگ مخالف و ناجایز کو عاصی زمن زیدی آل ابوترابی ابوضیا شاہ سید حسن حنفی قادری رفیعی ہدایت الٰہی معافیدار شاہی الہ آبادی نے ناشنوا ہونا از روے قرآن و تفسیر و احادیث و روایات بزرگان دین ہر ہر اقوالون سے بخوبی ثابت کیا ہے قابل ملاحظہ ناظرین کے ہے ملتمس یہ ہے کہ ہر ناظرین بانصاف (رسالۂ ثانی حرمت مزامیر ہذا) مذکور کو بخوبی جوابات ملاحظہ فرماوین اور بعد پسند کے کاربند ہون اور داد واجبیت کی دین اور حظ اوٹھاوین اور سماع بلا مزامیر کو از روے شرایط سماع بزرگان دین کے سنین بعدہ مولف رسالہ ہذا کی مغفرت کی دعا کرین اور مزامیر کے سننے سے دور رہین شیطان کے پھندے مین نہ پھنسین نفس پروری سے بچین بعد معلوم ہونے ممانعت شرع شریف سے مزامیر سننے کی اور تعمیل نکرنا اوسکا باعث غضب الٰہی و رسول اوسکے کا ہوگا اور رحمت سے بھی دور رہوگے یارو مانو یا نہ مانو

وما علینا الا البلاغ ۔ گر نیاید بگوش رغبت کس ✤ بر رسولان بلاغ باشد و بس

مکرر از ین واضح ہو کہ رسالہ ہذا کی پروف کاپی جو لایق ترمیم تھی اور کل ترمیم بعد کو بقوع مین آئی کسیوجہ سے اور کسیطور غایب ہوگئی ہر چند تلاش کیا پتہ نہین چلتا بخیال احتیاط اطلاع دیجاتی ہے کہ بعد شایع ہوتے رسالہ ہذا کی اگر وہ کاپی کسی کے پاس موجود نکلین تو اوسکے موجودہ مضمون کا فقیر ذمہ دار نہین ہے اور وہ حقیقتاً مال مسروقہ ہوگا

المرقوم ۳۰ رمضان المبارک روز چہارشنبہ ۱۳۳۲ھ ہجری۔

المشتہر

ابوضیا سید شاہ حید ر حسن رفیعی ہدایت الٰہی معافیدار شاہی عفا عنہ ساکن محلہ یحییٰ پور

متعلقات شہر الہ آباد دایرہ حضرت شاہ محمد رفیع الزمان مرحوم مغفور

ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ

هو العزیز

رسالہ ثالثہ در حقائق السماع المسمی بدرۃ التعبیر لسامعین السماع بالمزامیر

من تالیف مؤلف مذاق سخن ابو ضیا شاہ حید رحسن خلف غوث دوران
اشرف الاولیا سید الفقرا مقبول بارگاہ ذو المنن و اشرف مولانا حضرت شاہ
محمد حسن اشرف ربعی ہدایت اللہی حنفی قادری عافیہ ارشاہی رحمۃ اللہ علیہ خویش و
برادر زادہ سید جہان قطب الاقطاب ہندوستان فاضل اجل عالم باعمل حاجی بیت اللہ
المعروف بحکیم بادشاہ صاحب قادری النقشبندی طاب اللہ ثراہ الہ آبادی

سنہ ۱۹۰۲ء

قیمت فی جلد

المنطبع مہتمم ضیا منیر کے چھپا
عظمت الہ آباد باہتمام منشی اللہ بخش مطبع

ہست سر لوح کتاب حکیم
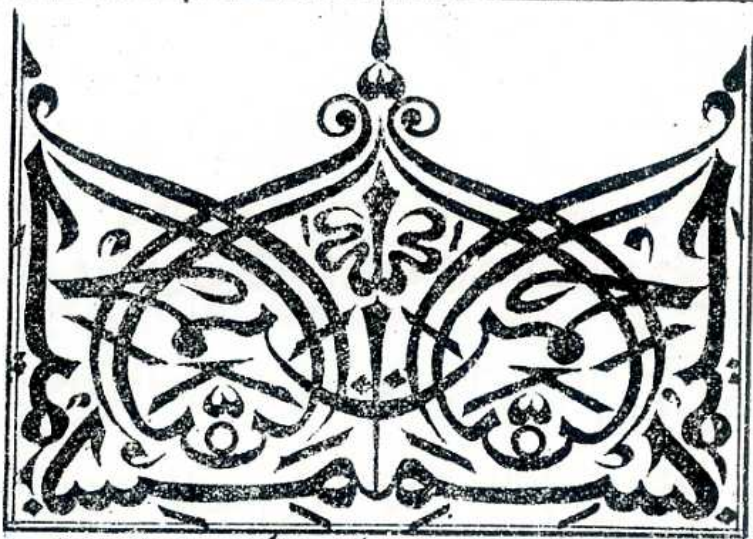
ما در انتظار مدد ما نشسته ایم	محمدا چشم بر راه ثنا منیست	محمدا از تو میخواہیم خدا را	الٰہی از تو حب مصطفےٰ را
یا مصطفےٰ محمد و یا مرتضیٰ علی رض	فوج حوادث است مقابل مدد کنید	سادات قادریہ و شیخان سہروردی	اے مرشدان مرشد کامل مدد کنید
از بہر ہاشمہ ہمہ پیران نقشبند	بیش حق اندخیر و سایل مدد کنید	ارکان چشتیہ کہ پیر ابیعت	وقت آہان شده یکدل مدد کنید

اما بعد اندنون ۱۳۱۳ھ ہجری مین رسالہ احقاق السماع مولفہ جناب مولوی حافظ محمد قیام الدین صاحب عبد الباری حنفی قادری انصاری فرنگی محلی لکھنوی نے درباب جواز سماع مزامیر چھپوا کر ایک جلد فقیر کے پاس بھیجا نظر سے گذرا اوسکو خلاف عقیدہ متقدمین بزرگان دین و آئمہ اربعہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین خیر القرون کے پایا ناجایز کو سماع جایز سے شامل کیا۔ الضدان لا یجتمعان یعنی دو ضد باہم جمع نمیشوند خیر و باہم شر جیساکہ اللہ جلشانہ ارشاد فرماتا ہے خلطوا عملاً صالحاً و اٰخر سیّاً یعنی ملانا ایک کام نیک اور دوسرا بد۔ مولانا پدر بزرگوار قبلہ حضرت شاہ اشرف حنفی قادری الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مثنوی معدن فیض میں ارشاد فرماتے ہین ؎ اجتماع دو ضد آمد از محال + آب با آتش کجا یابد وصال + کفر و ایمان کے بہم یکجا شود + نور ظلمت کے بیک قالب رود + سراسر خلاف حق کے ہے۔ چونکہ خاکسار زیدی آل ابوترابی عاصی زمن ابو ضیا شاہ حمید حسین رفیعی ہدایت الٰہی معافید ارشاہی الہ آبادی نے حال مین رسالہ ثانی حرمت مزامیر بجواب رسالہ التماس (مصنفہ مولوی سید الشیخ شاہ محمد حسین صاحب خان بہادر محب الٰہی الہ آبادی بجواب مزامیر وغیرہ جو مطبع انوار احمدی الہ آباد مین طبع ہوا تہا) علیحدہ شایع ہونیکی غرض سے طبع کرایا ہے جسمین فقیر نے حرمت مزامیر بحوالہ قرآن مجید اور حدیث شریف و نیز اقوال بزرگان دین سے ثابت کیا ہے امید کہ رسالہ

مذکور لائق دید اور کیسا عجب کہ قابل داد ہو گا حضرات ناظرین متبع شریعت
محمدی منتظر ہین لہذا تتمہ رسالہ مذکور در رسالہ ثالث رد احقاق السماع المسمی بدرۃ التقریز لسامعین السماع
بالمزامیر اقوال آیمہ اربعہ و دیگر بزرگان دین سے تردید کرتا ہون قابل ملاحظہ ناظرین کے ہے
وھو حسبی ونعم الوکیل **قولہ صف اول حلقہ رسالہ احقاق السماع مولفہ**
عالم لمعی فاضل لوذعی جناب مولانا مولوی حافظ محمد قیام الدین عبدالباری
الضاری لکھنوی فرنگی محلی سلمہ اللہ القوی سے ز نغمہ تا خدا ایک کوچہ ایست
پرین حرف بلندم ہے گواہ است + سر پنہان است اندر زیر و بم + فاش اگر
گویم جہان بر ہم زنم + اقول باللہ التوفیق ومنہ التحقیق خلاف حکم قرآن و تفسیر و
حدیث کے نغمہ زیر و بم کو ایک کوچہ راہ خدا کا آپ شکر شکن و طوطی ہند۔ و خوش آوازی تان سین دبار
بد و لحان داؤدی عالم لمعی فاضل لوذعی جناب مولوی حافظ قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی
لکھنوی انصاری سمجھتے ہین اور اپنے خیال کے موافق آپ فنا فی المزامیر ہین۔ یہہ آپ کی کیسی فہمید ہے
از روے **شرع شریف** کے سننا نغمہ و زیر و بم کا جو فعل شیطان رجیم سے ہے جایز نہین ہے
یہہ فقیر سننا نغمہ و زیر و بم کا دور الہ و حجاب رب العالمین سے یقیناً سمجھتا ہے۔ نغمہ و زیر و بم کے
سماع کو **نحن اقرب من حبل الورید** نہین جانتا۔ کیونکہ حضرت جلال الدین مولانا
روم رحمتہ اللہ علیہ نے پیر چنگی کا قصہ جو مثنوی مین تحریر کیا ہے او سکے اشعارون سے مذمت مزامیر
ظاہر ہوتی ہے نقل کرتا ہون ے

پیر چنگی کے بود خاص خدا
حبذا اے سر پنہان حبذا

چون بسے بگریست و ز حد رفت درد
چنگ زد بر زمین و خورد کرد

گفت اے بودہ حجابم از الٰہ
اے مرا تو راہ زن از شاہ راہ

اے بخوردہ خون من ہفتاد سال
اے ز تو رویم سیہ پیش کمال

خرج کردم عمر خود را دمبدم
در دمیدم جملہ را در زیر و بم

ہمچنین در گریہ او و در نالہ او
پیشم دی جرم چندین سالہ او

اے تو از راہ گذشتہ توبہ جو
کے کنی توبہ ازین توبہ بگو

گاہ بانگ زیر را قبلہ کنی
گاہ گریہ زار را قبلہ زنی

کسی صوفی نے سماع بالمزامیر کو حلال نہین لکہا نہ کسی نے اوسپر عمل کیا بلکہ اونکے سماع اور اونکے نغمات کی تشریح مین جناب مولانا روم ارشاد فرماتے ہین نظم۔

اولیا را در درونش نغمہاست ‖ طالبان را زان حیات بےبہاست
نشنود این نغمہا را گوش حس ‖ کس سخنہا گوش حس باشد نجس
نغمہاے اندرون اولیا ‖ اولا گوئید کاے اجزاے لا
ہین زلاۓ نفی سرہا بر زنید ‖ وین خیال و وہم یکسو افگنید
گر بگویم شمۂ آن نغمہا ‖ جانہا سر بر زنند از دخمہا
گوش را نزدیک کن کان دور نیست ‖ لیک نقل آن بتو دستور نیست

اس سے صاف ظاہر ہے کہ صوفیۂ کرام اور اولیاۓ عظام کے اور نغمہ ہین اور اہل ہوا سامعین مزامیر باغنا کے اور ہین سو ہر کہ اونہا را ناخوش شنتے ہین سوا اونفرین رود ہر سا عتے + نیکوان رفتند و سنتہا بماند + واز لیٔما ظلم و لعنتہا بماند + نقل ہے کہ حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ابو سلیمان دارانی کو اسقدر احتیاط تھی کہ فرماتے اگر کوئی بات تصوف کی میرے خیال مین آتی ہے جبتک کتاب و سنت سے مجھکو سند معلوم نہین ہوتی قبول نہین کرتا۔ اور فرمایا یہہ راہ اوس شخص کے قابل ہے کہ کلام اللہ کو دہنے ہاتھہ مین۔ اور سنت پیغمبری سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بائین ہاتھہ مین لیکر ان دونون چراغون کی روشنی مین چلا جاوے نہ غار شبہہ اور نہ بدعت کے اندہیرے مین پڑے و ارشاد فرماتے ہین سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو شخص قرآن و حدیث سے بے بہرہ ہوا وسکی پیروی نکرو کہ علم کتاب و سنت نے نیند کر دیا ہو جس مجلس مین سماع مزامیر کیسا تہہ ہو اوس مجلس مین شریک ہونا جایز نہین اور اچہا سمجہنا اون امور کو گناہ ہے اور ارتکاب ان امور کا بزرگون اور اولیا اللہ کی درگاہ مین اقبح القبایح ہے نقل ہے حضرت ابو سعید خراز نے فرمایا مینے شہر دمشق مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر تکیہ کیے ہوئے تشریف لاۓ ہین اور مین بجاۓ خود اونگلی اپنے سینہ پر بجاتا ہون اور شعر پڑہتا ہون آنحضرت صلعم فرمانے لگے کہ اسکی بدی نیکی سے زاید ہے یعنی سماع نہ کرنا چاہیے اور نقل ہے شیخ وقت ابو عمر نخیل رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بڑے مشایخ تہے اور ارباب تصوف مین بڑے بزرگ اور مستند اور تشرع اور معرفت اور ریاضت اور کرامت مین بڑے عظیم الشان تہے نیشاپور کے رہنے والے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے دیکہنے والے تہے اور ابو عثمان الحیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد و ہمنشین تہے بڑے باریک بین دقیق نظر تہے چنانچہ نقل ہے ابو القاسم نصیرآبادی تہے سماع محفل سماع مین شریک تہے اونسے فرمایا کہ گانا آپ کیون سنتے ہین اونہون نے جواب دیا کہ گانا سننا اس سے بہتر ہے کہ بیٹھکر غیبت کرون اور غیبت سنون اونہون نے فرمایا اگر گانے مین ایک ایسی حرکت کیجاوے کہ بچنے کی طاقت نہو اوس سے سو برس غیبت کرنا بہتر ہے انجام پر غور کرنا چاہیے کہ صرف سماع کے سننے مین جو بلا مزامیر کے ہے حضرت ابو عمر نخیل نے ابو القاسم نصیرآبادی سے فرمایا کہ سماع آپ کیون سنتے ہین یہہ تو سو برس غیبت کرنے سے بدتر ہے اور خصوص

مزامیر کے ساتھہ جو حرام قطعی ہے ہرگز نہ سننا چاہیئے اسواسطے از روے شرع محمدی واقوال مجتہدینؒ افعال صوفیان
محرمین سے مخالفت ہے بلکہ حرام ہے - اور بدایع مین ہے کہ سماع کی حرمت منکرات شرع اور لہو کی آمیزش سے ہے نہ یہہ کہ سماع
فی حد ذاتہ حرام ہے ؎ پس غذاے عاشقان آمد سماع + کہ درو باشد خیال اجتماع + اکثر کتب فقہا جو ہم دیکھتے ہین اونمین
ایسی عبارتین ہین جسمین قید ایسی چیزونکی حرمت سماع مین لگی ہوئی ہے جو خود حرام ہین تو اوسکی آمیزش سے سماع کی
حرام ہونیکا حکم دیا گیا ہے مثلاً عبارت شرح بزدوی مین لکھتے ہین کہ ۲ الملاھی والالات اللھو اس عبارت نے صاف افادہ
اسبات کا کیا کہ سماع وہی حرام ہے جسمین لہو بھی شامل ہو اور اوس کے متعلق حکم حرمت کا نہین ہے جو لہو سے خالی ہو
جسمین سماع مزامیر کیساتھہ ہو وہ حرام ہے - اور مقصد السالکین مین لکھا ہے کہ جو روایات فتاوی امام اعظمؒ سے اور اکابر
علما سے منقول ہین جنسے حرمت سماع کی ثابت ہوتی ہے محمول ہین اسبات پر کہ مراد اونسے آلات لہو محرمہ ہین کہ وہ حرام ہین
اور جواز سماع مین فواید الفواد مین ہے کہ حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرمودند کہ چند چیز
موجود شود وآن چیست مسمع است ومسموع ومستمع وآلہ سماع است و فرمودند مسمع گوینده است میباید کہ مرد تمام باشد
و کودک و عورت نباشد - اما مسموع آنچہ میگوید باید کہ ہزل وفحش نباشد - اما مستمع آنکہ می شنود باید کہ بحق شنود ومملو باشد
از یاد حق - اما آلہ سماع - وآن مزامیر است چون چنگ ورباب ومثل آن باید کہ درمیان نباشد اینچنین حلال باشد - افسوس کہ
خلاف سلطان المشایخ رحمۃ اللہ علیہ کے مولوی حافظ محمد قیام الدین عبدالباری حنفی قادری انصاری فرنگی محلی لکھنوی
نے آہنگ مخالف زمزمہ برای احقاق السماع مین جو کہ سنا اوسکا خلاف شرع ہے کرتے ہین نعوذ باللہ منہا کیونکہ عند الفقہاء
یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جو حرام کو بلا تاویل حلال جانے وہ کافر ہے ؎ چہ نسبت است برندی صلاح وتقوی را + سماع وعظ کجا نغمۂ
رباب کجا + جوانا سرتاب از پند پیران + کہ راے پیر از بخت جوان بہ + **قولہ صفحہ ۳ سطر ۵** مین آپ فرماتے ہین بعد
اسکے ارادہ فقیر کا ہے کہ ایک اور دوسرا رسالہ اردو مین نہایت تحقیق وتدقیق سے حضرات صوفیہ کثرہم اللہ کے سماع کی
متعلق اور اوسکے فیوض وبرکات سماع اور اوسکے شروط وآداب لکھے **اقول باللہ التوفیق ومنہ التحقیق** جو رسالہ
احقاق السماع آپنے تحریر کیا فقیر نے اوسکو تمام تر دیکھا آپنے مزامیر کا سننا ہر ہر اقوال سے ثابت کیا سوائے آپ بزرگ دانش
کے اور علماء فرنگی محل مزامیر کے سننے کو ہرگز جایز نہین جانتے آپنے خوب حدیثین جواز مزامیر کے ثبوت استدلال مین جو
منسوخ شدہ ہین جمع کیا آپکی بڑی تعریف ہے اور صوفیان اس اخیر زمانہ شر القرون کے اپنے ذوق شوق کیوجہ سے بہت
خوش ہوئے ہونگے اور ایک سند بھی باجے کے سننے کی اونلوگونکو ملی اسکا ثواب سننے باجے وراگ کا آپ ہی کے حصہ مین
ہے شیطان اس امر سے بہت خوش ہوا ہوگا اور صوفیان کو کسی امر سے واسطہ نہین اپنے شوق ذوق سے واسطہ ہے
دوسرا رسالہ اردو مین آپکا تحریر کرنیکا ارادہ ہے ضرور نہایت تحقیق وتدقیق سے ہر ہر دو رنگ کا ہونگی کیفیت جداگانہ
بخوبی تحریر فرماکر ثبوت سننے مزامیر جو آپکے ثبوت سے باقی رہ گیا ہے بخوبی ثابت کر دیجئیگا جیسا کہ وہ حضرات صوفیان
مجاوران سنا کرتے ہین اور وہ مغنین باجا ناجایز جانکر سمجھکر سنتے ہین تقلید اونکی کرین اس مسئلہ مین تقلید حضرت
امام جہان صوفی ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کی آپلوگون نے چھوڑا ہے ضرور ثواب ملیگا - بہت حیرت ہے کہ یہہ جاہل صوفی
نہین جانتے کہ عند الفقہاء یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جو حرام کو بلا تاویل حلال جانے وہ کافر ہے اے حضرت مصنف رسالہ

احقاق السماع دعاگو کے نزدیک آپکو چاہیے کہ جواب رسالہ ثالث اور احقاق السماع المسمی بدرۃ التعزیر لسامعین السماع
بالمزامیر فقیر اولاً ملاحظہ فرمایئے تب وس رسالہ مذکور کو بفتح چھپایئے بالفعل وس رسالہ کو بالکسر چھپاتے ہیئے ظاہر نہ کیجیے
سے تو کار زمین را نکو ساختی + کہ بر آسمان نیز پرداختی + **قولہ فصل رابع** اسکی تحقیق مین آیا حنفی کو اس مسئلہ سماع مین
یا کسی دوسرے مسئلہ مین جبکہ متحقق ہو جائے احادیث صحیحہ سے کوئی حکم تو اوسکا خلاف موافق اوس فعل کے جو منسوب ہے امام اعظم
کیطرف کرنا چاہیے یا نہین۔ **اقول باللہ التوفیق ومنہ التحقیق** جو مقلد حنفی ہے اوسکو حنفی کی تقلید کرنا چاہیے
ہر مسئلہ مین حدیث صحیحہ سماع مزامیر خواہ دیگر چنانچہ فرمایا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم مین مقلد پر اتباع کرنا اپنے مجتہد
کے ہر مسئلہ مین ضروری ہے پس تحقیق مخالفت مجتہد کی کرنا اتفاق کیا گیا ہے اوسکے بد ہونے پر نزدیک علما کے اور وہ شخص گنہگار
ہے بسبب مخالفت اپنے مجتہد کے اور جامع الرموز مین ہے جہان تو تحقیق جس شخص نے گردانا حق کو متعدد مثل معتزلہ کے
ثابت کیا واسطے اعامی کے اختیار کو ہر مذہب سے اوس مسئلہ کو کہ چاہے اوسکو اور جس شخص نے گردانا حق ایک کو مثل علما اہل سنت
وجماعت کے لازم گردانا واسطے اعامی کے ایک امام کو جیسا کہ کشف مین ہے پس اگر اختیار کیا ہر مذہب سے مباح اوسی مذہب کو
ہو گیا فاسق کامل جیسا کہ شرح طحاوی مین قیہ سعید بن مسعود کے ہے۔ اور **ملا علی قاری** نے اپنے رسالہ مین لکھا
ہے واجب ہے اوپر اوسی شخص کے یقیناً یہہ کہ معین کرے ایک مذہب کو مذاہب سے یا مذہب شافعی کو تمام مسایل فروع مین۔ اور
یا مذہب مالک کو یا غیر اوسکے کو اور نہین جایز ہے واسطے اوسی شخص کے یہہ کہ اختیار کرے بعض اوس چیز کو جو خواہش
کرتا ہے اوسکی اور دوسرے مذہب سے بعض اوس چیز کو جو خواہش کرتا ہے اوسکی اور دوسرے مذہب سے بعض اوس چیز کو جو
چاہتا ہے اوسکو۔ اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ نے جو فرمایا ہے (اترکو قولی بخبر الرسول) صلی اللہ علیہ وسلم تو اوسکے
معنی یہہ ہین کہ جب تم کوئی حدیث کو اپنی تحقیق سے پاؤ تو ہمارے قول کو جو ہمنے اپنے اجتہاد سے کیا ہے اوسکو چہوڑ دو
پہر جو قول اونکا کسی آیت یا حدیث یا اجماع کے موافق ہو تو وہ حقیقت مین اونکا قول نہین ہے بلکہ خدا اور رسول کا
ہے اوسکو چہوڑنیکے کچہہ معنی نہین پس جو حکم اجتہادی امام کا ہے اوسکی نسبت امام نے یہہ فرمایا ہے لیکن یہہ کلام
امام کا حکم عام ہر خاص و عام کے حق مین نہین ہے کیونکہ اگر عام ہو تو یون فرماتے **یُتْرَكُ قَوْلِي لِكُلِّ مَنْ سَمِعَ**
خَبَرَ الرَّسُوْل یعنی جو کوئی حدیث سنے تو چہوڑ دے ہمارے قول کو بلکہ یہہ حکم امام کا خطاب خاص ہے اپنے شاگردون
کے لئے کہ جنکا مرتبہ حدیث کی تحقیق کا تہا اور اونکو لیاقت اور قدرت حدیث پر عمل کرنیکی تہی جیسے امام ابو یوسف
اور امام محمد بن الحسن و امام زفر وغیرہ۔ اور بعضے علما نے مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کی روایت سے
یون لکہا ہے کہ چار مجتہدین نے جو فرمایا ہے کہ جو کوئی ہمارے قول کو برخلاف حدیث صحیح کے پاوے تو چاہیے کہ وہ
حدیث پر عمل کرے کہ فی الحقیقت ہمارا مذہب یہی ہے تو یہہ کہنا اونکا اونکے زمانے سے علاقہ رکہتا ہے کیونکہ
اونکے بعد اجتہاد جاتا رہا تقلید لازم ہوئی۔ اس لئے بعد اونکے جتنے علما گذرے باوجودیکہ اونکو مسایل کے
نکالنے کی قوت اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا علم اور فقیہون کے اختلاف کی شناسائی حاصل تہی پہر بہی وہ
اجتہاد کی راہ نہ چلے اسواسطے کہ جیسی سمجہہ کی مضبوطی اور غور کی قوت اور دلکی ستہرائی اور قلب کی روشنی اور طبعی
اور نیت کی درستی اور خواہش نفسانی سے دوری اور پرہیزگاری اور سلیقہ عربی زبان کی بوجہہ کا قدیم لغتون کے

موافق اون مجتہدون مین تہے اپنی ذات مین اونہون نے بنائی اور ویسی تحقیقات اور تلاش اور قوت مسایل کے نکالنے کی اونہین حاصل نہوئی اور اللہ تعالی اونپر رحمت کرے کہ اچہے طریقے اور مضبوط راہ پر چلے کہ جن مین بہت باتین نیک پائی جاتی ہین اونہین سے ایک یہہ ہے کہ لوگونکی سرشت مین یہہ بات ہے کہ ہر شخص اپنی سمجہہ پر نازان ہوتا ہے اور دوسرے کے کمال کو اگرچہ مجملاً اونپر اعتقاد رکہتا ہو پہر بہی بسبب اسکے کہ اوسکے دلمین ایک بات ٹہر رہی ہے اچہی بات کو بہی انکے قبول نہین کرتا پہر اپنے برابر کے لوگون کے قول کا تو کیا ٹہکانا پس اس صورتمین اگر کوئی شخص اجتہاد کی شرطین حاصل کرکے خلاف اگلون کے احکام جاری کرتا تو ہر کوئی کیا ناقص اور کیا متوسط اپنی استعداد کے موافق ایک ہی راہ پر چلنے لگتا اسمین یہانتک خلاف واقع ہوتا کہ جمعیت شریعت کے احکام کی عبادات اور معاملات کے مقدمہ مین باقی نرہتے اور لوٹ جاتے اور امر معروف اور نہی منکر کا دروازہ بند ہوجاتا چنانچہ جب تک یہہ چار لوگ مضبوط نہین ہوئے تہے اور اونکی پیروی اختیار نہین کی تہی بہتر اور کئی فرقے ہوگئے تہے اور اونکے تابعدار باقی رہ گئے مگر بعد اسکے جب علماؤن نے ان چار مذہبون کو خوب ضبط کیا اور اونکے موافق احکام کو ہر طرف جاری فرمایا اور ایک نیا مذہب بنانیکو باطل اور حرام ٹہرایا تب ان چار کے سوا دوسرا اپنا مذہب کسی نے نہ نکالا اور شاید کسی نے نکالا ہو تو بہ سبب اجماع علماء دیندار کے اور مدد سے بادشاہ دین پناہ کی جاری اور رواج ہونے نپایا خلاصہ انکی عبارت کا تمام ہوا۔ حضرت امام ابوحنیفہ۔ اور امام مالک اور امام شافعی۔ اور امام احمد حنبل۔ ہر ایک انمین سے ایسے عالم تہے کہ جنسے دین کی باتین سوال کرنے اور اونکی پیروی کرنی واجب ہے اوس شخص کے حق مین کہ اجتہاد کے مرتبہ کو نہین پہونچا ہے پہر جب کوئی مقلدین پیروی کرے انہین سے ایک کی اپنی طہارت مین۔ یا نماز مین یا اور کسی امر شرعی مین تو ادا کیا اوس نے جو واجب تہا اوسپر اور نہین پہونچتا ہے کسیکو مقلد ہو یا مجتہد انکار کرنا ویسے شخص پر۔ اور علامہ عبدالکریم نے ملل ونحل مین فرمایا خبردار ہو تحقیق علماء فریقین نے نہین جایز رکہا اوس علما نے یہہ کہ اختیار کرے عامی حنفی مگر مذہب ابوحنیفہ اور عامی شافعی ہو بعض مین اور ترصیع مین ہے نہین خبر کہ یہہ کہ حنفی ہو بعض مسایل اور شافعی ہو بعض مین۔ تفسیر احمدی مین ہے جس مذہب کو اختیار کیا جائے کہ مداومت کرے اوسپر اور نہ پہرجائے طرف دوسرے مذہب کے شرح عین العلم مین ہے جسنے لازم پکڑا ایک مذہب کو مثل امام ابوحنیفہ یا شافعی کے تو واجب ہے کہ ہمیشہ اوسی مذہب پر رہے اور سوا اوسکے کبہی مسئلہ غیر کی تقلید نکرے پس جب اقوال جمیع اہل ذکر یعنی علماے امت کی تقلید شخصی واجب ہوئے پس تقلید شخصی حنفی امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کی اس مسئلہ سماع مزامیر مین کرنا چاہئے اور خلاف یاران حضرت موصوف کے بہی نہین کرنا چاہئے۔ کتب اصول فقہ مین وجوب تقلید شخصی پر دلایل قایم ہوچکے ہین اور مقلدین کے نزدیک یہہ مسئلہ مسلمات اور اجلی بدیہات سے ہے اسلئے بلا اضطرار شدید دوسرے مذہب کا اختیار کرنا صریح شعبہ غیر مقلدی کا ہے بخصوص حظ نفس کے لئے ایسی حیلے ہونا سخت ضعف دین کی دلیل ہے۔ **قولہ فصل خامس** اس تحقیق مین کہ سماع جبکہ حلال ہے تو اوسکے لئے کوئی قید بہی ہے یا بلا قید حلال ہے علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی اپنی کتاب مین لکہتے ہین کہ سماع محققین کے نزدیک لفظ عام ہے شامل ہے سماع غنا کو خواہ زہد کے مضامین ہون یا غزلین معین ہون یا غیر معین۔ نغمہ کے ساتہہ ہو یا غیر نغمہ کے۔ ساز کیساتہہ ہو یا بے ساز کے۔ یا محض ہا جا سنا جائے۔

روزے بعضے از مریدان حضرت شیخ نظام الدین اولیا مجلسے داشتند و از دف زنان سرودے میشنید تا شیخ نصیر الدین محمود
چراغ دہلوی در مجلس بود برخواست تا بر آید - یاران تکلیف نشستن کردند گفت خلاف سنت است گفتند از سماع منکر
شدے و از مشرب پیر برگشتے گفت حجت نمیشود دلیل از کتاب و حدیث میباید بعضے از غرض گویان این سخن بخدمت
شیخ رسانیدند شیخ نصیر الدین محمود چنین میگوید شیخ را صدق معاملہ او معلوم بود فرمود راست میگوید حق آنست کہ او
میگوید - از بزرگے پرسیدند سماع چیست فرمود تا مستمع کیست سماع صوفیست موزون چرا حرام باشد - وبزرگے سعدی
فرمودہ ؎ سماع اے برادر بگویم کہ چیست + ولے مستمع را بدانم کہ کیست + وسماع مزامیر حرام است - اے مؤلف
احقاق السماع انصاری حنفی قادری لکھنوی حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی فرمود مزامیر باجماع مباح
نیست اگر یکے از طریقت بیفتد بارے در شریعت باشد - اگر از شریعت ہم بیفتد کجا رود و اول در سماع اختلاف است
نزدیک علما با چندے شرایط مباح اہل آنرا - اما مزامیر باجماع حرام است شرع نے تو صرف دف نکاح کیوقت بجانیکو
جایز کیا ہے عبارت احقاق السماع جو الحاقی ہے نامعقول لکھا ہے اعلان نکاح از ہر یک میشود فرق کردن در دف
وغیر آن امریست غیر معقول ف بجانا دف کا نہین جایز ہے مگر ساتھہ نذر کے اور مانند اوسکے اوس جگہہ کہ
وارد ہوا ہے اذن شرع کا مانند بجانے اوسکے کے اعلان نکاح مین پس یہہ جو رواج دیا ہے بعضے مشایخ یمن نے کہ
بجاتے ہین دف حالت ذکر مین پس یہہ بدترین برائیونکے ہے واللہ ولی دینہ وناصر نبیہ انتہی
کہتا ہے محمد قطب الدین خان مترجم مشکوۃ المصابیح کہ یہہ بعضے صاحبون نے اس سے جواز عورت کے راگ سُننے کا ثابت
کیا ہے جبکہ امن ہو فتنہ سے - اور بعضون نے اعراس اعیاد مین جایز اور مختار کیا ہے تو یہہ خلاف ہے ظاہر روایت مذہب
حنفی کی حسب ظاہر روایت کی مطلق راگ حرام ہے جیسے درمختار اور بحر الرائق وغیرہما مین ہے بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکھا ہے
اگرچہ اپنے دلکی خوشی کیلئے ہو اور حدیثین جواز کی اونکے نزدیک منسوخ ہین ؎ محال است سعدی کہ راہ صفا +
توان رفت جز در پے مصطفےٰ + خلاف پیمبر کسے رہ گزید + کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید + اور حضرت ستودہ صفات
ابو الحسنات استاد ابو المحاسن الہ آبادی مولوی عبد الحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ مزامیر نہین سُنتے تھے بلکہ جواب استفتائے
مزامیر کا یون فرمایا **ہو المصوب** احادیث صحیحہ سے حرمت جملہ آلات غنا و مزامیر کے صاف صاف ثابت ہے مگر دف کہ
اوسکی اباحت مین مجالس نکاح وغیرہ مین حدیثین وارد ہوئی ہین صحیح بخاری مین بطور تعلیق کے مذکور ہے قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکونن من امتی قوم یستحلون الحریر والخمر والمعازف وسنن
ابن ماجہ مین مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیشربن الناس من امتی الخمر یسمونہا
بغیر اسمہا یعزف علی رؤسہم بالمعازف والغنیات یخسف اللہ بہم الارض ویجعل
منہم القردۃ والخنازیر اور جامع ترمذی مین مروی ہے تکون فی امتی خسف ومسخ اذا
ظہرت القنیات والمعازف اور مسند احمد مین مروی ہے ان اللہ حرم الخمر والمیسر والکونہ
اور مسند ابی الدنیا مین مروی ہے کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ ایک قوم اس امت مین آخر زمانہ مین بندر اور خنزیر
بنجایگی - صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ لوگ لا الہ الا اللہ کے قایل نہونگے آپنے فرمایا کیون نہونگے بلکہ

صوم وصلوٰۃ وحج سب کچھہ کرتے ہونگے کسی نے عرض کیا کہ پہر اس سزا کی کیا وجہ آپنے فرمایا کہ اونہون نے معازف اور گانیوالیون کا
مشغلہ اختیار کیا ہوگا اور مسند احمد مین مروی ہے ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وامرنی ان امحق المزامیر
والکنارات اور ابن ابی الدنیا نے روایت کی ہے لیستحلن من حریر والخمر والمعازف اور سنن ابوداؤد
وغیرہ مین مروی ہے عن نافع قال سمع ابن عمر رضی اللہ عنہ مزمارا فوضع اصبعیہ فی اذنیہ
ونای عن طریق قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع مثل ہذا فصنع
مثل ہذا اور جامع ترمذی مین مروی ہے اعلنوا ہذا النکاح واضربوا علیہ بالغربال ان
اخبار و آثار سے اور ایسے ہی اور اخبار کہ ماہر حدیث پر مخفی نہین صاف ثابت ہے جملہ غنا کہ مسمی بمعازف و مزامیر ہین شرعًا حرام
ہین سوائے دف کے اور حنفیہ کو دیکھیے تو بہت حنفیہ دف کو بہی منع کہتے ہین اور حنفیہ مطلق غنا کو حرام کہتے ہین تاتار
خانیہ مین ہے ان کان لسماع غنا فہو حرام لا یغنی واستماع الغنا حرام انتہی اور مبسوط مین ہے
استماع الملاہی والتغنی کلہا حرام انتہی اور محیط مین ہے التغنی والتصفیق بہا واستماعہا
کلہا حرام انتہے اور ہدایہ مین ہے دلت المسئلۃ علی ان الملاہی کلہا حرام حتی التغنی
بضرب القضیب انتہی اور نہایہ مین ہے التغنی والتصفیق والطنبور والبربط والدف
وما اشبہ ذالک حرام انتہی فتاوی و فروع معتبرہ حنفیہ مین مصرح ہے کہ سوائے دف کے جملہ مزامیر حرام ہین
البتہ بعضے حنفیہ نے نقارہ جنگ کے اباحت کی تصریح کی ہے اور دف بغرض اعلان نکاح کو مباح لکھتے ہین **مالا بد منہ**
کی عبارت کا صحیح مطلب یہہ ہے کہ سب چیزین (حرام ہین) صرف دف بغرض اعلان نکاح اور نقارہ جنگ کی وقت حلال ہے
نہ یہہ کہ نکاح کیوقت نقارہ بہی حلال ہے اور اگر بالفرض (مالا بد منہ) کی عبارت سے احتمال بہی ہو تو یہہ کلام مخالفت
حنفیہ کے کلام کے مقبول نہوگا کتب معتبرہ مین کہین نقارہ کی بوقت نکاح اجازت نہین ہے بلکہ ممانعت مصرح ہے
واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔
مضمون جواب استفتا مولانا ابو الحسنات محمد عبد الحی لکھنوی نے حرمت مزامیر مین تحریر فرمایا، ویسے ہی
بجواب خط فقیر رسالہ نصیحت دلپذیر مین صداقت دستگاہ جناب مولانا قاضی محمد لطیف اللہ صاحب مفتی حیدرآباد دکن
رقم فرماتے ہین۔ جناب من نفس سماع مین تو تفصیل و کلام ہے مگر مزامیر بالاتفاق حرام ہے، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وامرنی ان امحق المزامیر والسلام خیر ختام
محمد لطف اللہ۔ از حیدرآباد دکن ۲۹ شعبان سنہ ۱۳۱۴ھ ۔ اور کتاب **کلمات الطیبات** صفحہ ۲۵ سطر ۱۵
حضرت مرزا جانجانان شہید نقشبندی پیر مرشد جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہم مکتوب وازدہم چنین
فرمودہ اند۔ مخدوما در مسئلہ سماع درمیان آئمہ فقہا و حضرات صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اختلاف قویست
فرقہ اولی میگویند کہ سماع مطلقا حرام است بنا بر سد باب فتنہ۔ و فرقہ ثانیہ میفرماید کہ باطلاق حلال است اما اقتضائے
غلبۂ شوق۔ و اصل و انصاف آنست کہ سماع بر دو قسمست یکے آنکہ شخصی کہ محل فتنہ نباشد کلامی موزون یا نغمۂ موزون
بے مداخلت محذور شرعی انشاد نماید و فساد ازان در باطن مستمعین نزاید بلکہ سرورے باجزائے در قلب پدید آید

این قسم سماع البته مباح است که مرکب از دو امر مباح که کلام موزون و نشید موزون باشد و چرا غیر مباح گردد و نیز
در قرن اول در تقریبات مشروعه مثل نکاح و قدوم اکابر معمول بوده و اتقیاء علماء امت احیاناً ارتکاب آن نموده اند
چنانچه از کتب احادیث ظاهر میشود اما این عمل از آن بزرگان بر سبیل اتفاق واقع میشد نه بطریق التزام قسم دوم آنست
که غالیان متاخرین رواج داده اند و آنرا بجد گرفته و امور غیر مشروعه را در آن خلط نموده اند این قسم بقدر مداخلت
امور غیر مباح از کراهت بحرمت خواهد رسید و اعتقاد اباحت محرمات متفق علیهما بکفر خواهد رسید چرا که رب العزت در قرآن
حکم داده خلطوا عملا صالحا و آخر سیئا و اینکه جماعتی از ارباب کمال رغبت بسماع مباح نیز ندارند از
خصوصیات ذوقیست نه از احکام شرعی مثلاً شارب خمر میل بنقل شیرین نمیکند - و آنکه معتاد با فیون است رغبت بنقل
نمکین نمی نماید یا آنکه یکی نقل دیگر بر احرام نمیداند همچنین حضرات سلسله چشتیه که نشاء نسبت ایشان به نشئه خمر مشابه است
از شور نغمات متلذذ میشوند نه بسکوت - و حضرات طریقه نقشبندیه که نشئه نسبت شان بر بودگی افیون مناسب است از سکوت
حظ بر میدارند نه از شور و هنگامه پس منشا این خلاف ذوق و طبیعت است نه دین و شرع و اکابر جمیع طرق حقه تابع دین
و ملت اند - نه مطیع هوا و طبیعت و همه در اجتناب از غیر مباح متفق - و جهلائے هر دو طرف از اعتبار ساقط اند و افراط
و تفریط ممنوع است و تفصیل این مسئله از کتب مبسوط محققین مثل امام حجة الاسلام غزالی و شیخ الشیوخ سهروردی و غیرهما
باید طلبید - والحمد لله که فقیر از سماع غیر مباح تائب و سماع مباح تارک است - و در عقیده که اباحت و غیره آنست
تابع کتاب و سنت است و تکلم از ذوق و وجدان زیاده ازین ضرور نیست از کتب قوم ظاهر است که ارباب احوال صحیحه
و مقامات سنیه در سماع مباح جانها داده اند و هر که از مذاق علماء صوفیه واقف است و عقل سلیم و ذوق صحیح دارد قدر این
تحریر میداند و پس خیر الکلام ما قل و دل والسلام - **نصایح و وصایا** طریق ورع و تقوی پیش گیر - متابعت
مصطفی بجان بپذیر صلی الله علیه وسلم احوال خود بر کتاب و سنت عرض نما - اگر موافق است شایان قبول و الا انکار -
و اگر مخالف سنت امرد و دیندار بلا التزام عقیده اهل سنت و جماعت حدیث و فقه آموز - و در صحبت علماء ثواب اخروی اندوز
و برسوم متعارفه از عرس و چراغان مقید مباش که این معنی مستلزم سوال خیمه و فرش و عدم حفظ مراتب از دحام
مردم میگردد **قطعه** تا کے بزیارت مقابر + عمرے گذرانی اے افسرده + یک گریه زنده پیش عارف + بهتر ز هزار
شیر مرده + حضرت خواجه علاء الدین عطار میفرمایند که حضرت خواجه بزرگ میفرمودند که مجاور حق تعالی بودن احق و
اولی است از مجاور خلق او عز و جل و این بیت بر زبان مبارک بسیار گذشتی ع تا کے گور مردان را پرستی + بگرد کار
مردان گرد و رستی + برسمیات عرفی از عرس و غیره مقید نباید شد که در ارتکاب آن شناعت بسیار است یکے التزام خلاف حضرات
این طریقه که از قید رسمیات خارج است - دوم استلزام سوال از خیمه و فرش وغیره - سوم لزوم اسراف در اخراجات و چراغان -
چهارم تضییع اوقات که محافظت آن ضرور است - پنجم شکایت مردم از نشیب و فراز مجالس و مقصود در اهتمام حفظ مراتب
از کثرت و از دحام - ششم در استمرار این رسمیات گاه ارتکاب استقرار زر میشود که آن در شریعت حرام است زیرا که
درین زمانه پرفتنه اسباب معاش فقرا ناهموار و برنهج مساوی نه و ترک عادت رسوم عرس بر ایشان متعذر و دشوار
است بنابر اضطرار محتاج بقرض شده رسم بجا می آرند - هفتم نیاز غیر مشروع قبول نخواهد افتاد زیرا که ان الله

(۳)

طیب لا یقبل الا طیب) و نیز در حدیث آمده صدقه که در راه خدای تعالی داده میشود اول در دست حق سبحانه
تعالی می افتد بعد از ان بدست آن مسکین پس اینچنین نیاز نیز از جناب قدس او تعالی چگونه باشد تا ثواب آن بآن بزرگ
برسد- ازینجاست که معمول حضرت شیخ در عرس مشایخ رضی الله تعالی عنهم اجمعین این بود که بروز عرس گاه در خانه
میگفتند که امروز قدرے در طعام معمولی اضافه باید کرد و از یاران هر که در خدمت شریف حاضر میشد میفرمودند که امروز
همین جا چیزے تناول نمایند- زر نقد اگرچه قلیل باشد در نیاز انفع است بمراتب از غیر آن که حوائج کثیره بآن
سرانجام میشود و از اقسام خدمات خدمت بدنی اسرع است بنفع و انسب است بوصول راحت بدل و وجد و سماع قدر
و مقدارے نیارد و عرس چراغان بهمز لتے ندارد در پیش اتباع کتاب و سنت آثار و احوال عرفی را قدر و مقدارے
نه اینجاست که حضرت مجدد رضی الله تعالی عنه میفرمودند که درمیان طرق صوفیه اختیار کردن طریقه عالیه نقشبندیه اولی
و انسب است چه بزرگواران التزام متابعت سنت نموده اند و اجتناب از بدعت فرموده لهذا اگر دولت متابعت
دارند و از احوال درویشی هیچ ندارند خورسند اند- و اگر باوجود احوال در متابعت فتور دانند آن احوال نمی پسندند
ازینجاست که سماع و رقص را تجویز نکرده اند و احوالیکه بران مرتب میشود اعتبار ننموده بلکه ذکر جهر را بدعت دانسته
منع فرموده اند و ثمراتیکه مرتب میشود التفات بآن ننموده- روزے بمجلس طعام حضرت ایشان یعنی حضرت خواجه باقی بالله
قدس سره حاضر بودم- شیخ کمال الدین که از مخلصان حضرت خواجه ما بود در وقت افتتاح طعام در حضور ایشان اسم الله
را بلند گفت ایشانرا ناخوش آمد بحدیکه زجر بلیغ فرمودند که او را منع کنند که در مجلس طعام حاضر نشود و از حضرت ایشان
یعنی حضرت خواجه خود شنیده ام که حضرت خواجه نقشبند علمائے بخارا را جمع کرده بخانقاه حضرت امیر کلال برده بودند تا ایشان
را از ذکر جهر منع فرمایند علما بحضرت امیر کلال گفتند که ذکر جهر بدعت است نکنند ایشان در جواب فرمودند که نکنم اکابر این طریقه
در منع جهر این همه مبالغه نمایند از سماع و رقص و وجد چه گوید- احوال و مواجید که باسباب نامشروعه مترتب میشوند نزد فقیر از
قبیل استدراج است اهل استدراج را نیز احوال و اذواق دست میدهد و کشف توحید و مکاشفه و معائنه که در مرایائے
صور عالم بظهور می آید حکمائے یونان و براهمه هندو ریاضتی شریکند علامت صدق موافقت علوم شرعیه است اما حتنا از امور
محرمه و مشتبهه- حضرت شیخ سیف الدین قدس الله سره شبی برتخت برائے تهجد وضو میکردند ناگاه از ذوق وجد و سماع که دران
جوار میشد حالت بیخودی آمد یکبار بر زمین افتادند و ضرب شدید بر دست مبارک شان رسید چون وقت بافاقت آمدند مردم
بعیادت هجوم آوردند فرمودند که ارباب سماع ما را بیدرد میدانند حال آنکه از سماع یکبارگی حالم بان نوبت رسیده بود
که عنقریب رشته حیاتم منقطع گردد و مرغ روحم از قالب عنصری بپرواز آید آنانکه بکثرت میل سماع میدارند چه طور
زندگی بسر می برند پس انصاف باید کرد که ما از بیدردان هستیم یا ایشان لیکن معذورند که از درد درون نے با خبر
ندارند اگرچه در ظاهر همچون خاکستر سکون داریم لیکن آتشکده باطن ما از سوز درد غم شعله زن است ۵ با همه
کس درمیان و زهمه کس برکران + سوختن و ساختن دین فقر است و بس + لهذا میل بوجد نمی آریم زیرا که
طریقه ما منسوب بحضرت صدیق است رضی الله تعالی عنه که بظاهر حزین بکمال تمکنت و وقار بودند و جذب بنهایت
سکون و استقرار لهذا بیشتر اوقات سنگریزه ها در دهان میداشتند تا تکلم نکنند و فات- چون حضرت عمر رضی الله تعالی عنه

بخانہ ایشان تشریف فرمودند ناگاہ سقف خانہ را دیدند کہ جابجا سوختہ وسیاہ شدہ است سبب آن پرسیدند محربان
گفتند کہ گاہے از دل پر درد آہے میکشید نداز اثر دود حرارت وگرمی آن سقف این خانہ سوختہ وسیاہ
شدہ ؎ از درون شو آشنا و از برون بیگانہ باش + اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جہان + بزرگے از طریقہ
نقشبندیہ در راہ میرفت ناگاہ زخم تیر سماع برگوش ذوقش رسید واز دل برون گذشت از غایت بیتابی بہ نشست
وگفت سماع بیت المال جہلاست لہذا حرام شد۔ فقیر را در باب سماع دلیلے قوی بہم رسیدہ کہ ارباب آن خبر ندارند
چنانچہ صغرا این مقدمہ بدیہی ست وآن این است السماع لورث الرقۃ والرقۃ تجلب الرحمۃ
فالنتیجۃ السماع یجلب الرحمۃ با این ہمہ ارباب سماع فقیر را از منکران اذواق احوال آن سیدان میدانند
وحال آنکہ حق سبحانہ تعالی در مزاج فقیر غایت اعتدال وانصاف ونہایت چاشنی ہر طرف وقوم مذاق عطا فرمودہ چون
پدرم قادری وجدم چشتی بود فقیر اگرچہ در سلسلہ حضرات علیہ نقشبندیہ ملتزم لیکن بسبب شور مذاق طبیعت عشق وعاشقی
نزاکتہائے اذواق ومواجید حضرات چشتیہ خوب میدانم لہذا جرات بر انکار احوال ایشان نمیکنم کہ این بزرگوران
بحکم السکاری معذوران بمقام سماع از ظہور وجد وحال در غلبہ سکر معذور ندوار باب صحو کہ از آداب در واقف
وآگاہ اند حرکات وسکنات ایشان بیقاعدہ نمیشود علی الخصوص حضرات طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کہ از اطباع نصیب
وافر دارند اصلا خلاف سنت حرکت بتجویز نمی کنند پس طریق اسلم درین باب آنست کہ نہ انکار ان دارد نہ ارتکاب قول حضرت
خواجہ بزرگ ہم ہمہ این معنی ست کہ نہ انکار میکنیم و نہ این کار ؎ زندہ دلان مردہ تنان را روا ست + مردہ دلان زندہ
تنان را خطا ست + اے حضرت جنکے بہ صفا کا مشرب یہہ ہو عقل سلیم کیونکر تسلیم کر سکتی ہے کہ قاضی ثناء اللہ صاحب کی اس
عبارت یعنی در نکاح بضرب دف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم امر فرمودہ والک آنرا شرط صحت نکاح گفتہ وچون ضرب دف
برائے اعلان نکاح حلال یا مستحب باشد دہل وطنبورہ ونقارہ وغیرہ را از دف چہ تفاوت است الخ) سے اباحت مزامیر مراد ہے
کبھی نہیں اے مولوی حنفی قادری فرنگی محلی در باب سماع مزامیر خلاف آئمہ اربعہ وبزرگان دین قرآن حدیث کے عبد الغنی
نابلسی کی عبارت نغمہ کے ساتھہ ہو یا غیر نغمہ سماع سب کا حکم شرع مین ایک ہے آپ اُسی عبارت عبد الغنی نابلسی کی استدلال
کرتے ہین کیسے آپ مولوی باشرع ہین الٹا کون نے آپکی عقل کو چوپٹ کر دیا ہے کہ نیک و بد برابر جانتے ہین ؎ گر ہمین مکتب است
ہمین ملا + کار طفلان خراب خواہد شد + حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ کی باتین عالی ہوتی تہین۔ اونکا کلام تہا کہ
عمل وہ ہے کہ بیشتر کہہ چکین ہین جو کچہہ اگلے لوگون نے نہین کیا تم بہی نہ کہو اور جو اگلون نے نہین کیا ہے نکرو۔
اور فرمایا جو شخص اپنے کو آداب سنت سے آراستہ رکہے حق تعالی اوسکے دلکو نور سے روشن کر دیتا ہے اس مقام پر عاصی
زمن شاہ حید رحسن مؤلف رسالہ ثالث رد احقاق السماع المسمی بدرۃ التعزیر لسامعین السماع بالمزامیر ہذا کو
حیرت پر حیرت ہے کہ عالم مذہب حنفیہ ہو کر حنفی کہلاوین اور یہہ بہی جانین (کہ فتوی شرع معتبرہ حنفیہ مین مصرح ہے
کہ سوائے دف وقت نکاح اور جملہ مزامیر حرام ہین) ایسی صورت مین حال قال کی مجلس سرود ساتھہ طنبورہ وڈہولک
وچنگ ونائی وغیرہ آلات شیطانی کو جو حرام ہین بجواوین اور جائز جانکر سنین۔ اور سلم لو نکو سنواوین وہ عالم مقلد امام
اعظم حنفی کے کب ہو سکتے ہین اس مسئلہ خنا مین غیر مقلد کہنا چاہیے بلکہ تقلید شیطان خناس کے عامل البتہ آپ مین

آپ ہر روز اذان شیطان دلوایا کرتے ہین یعنی مزامیر سنا کرتے ہین - دیکہو غور کرو آواز مزامیر سحر وغیرہ مین کسقدر اثر ہے
مگر پہر شروع نہین ظاہر ہے کہ چار پیشیوا ظاہر ہین جنکو آئمہ اربعہ کہتے ہین اور جنکی اجتہاد پر خلق خدا عامل کہتے ہین
امام اعظم ابو حنیفہ کوفی - امام مالک - امام شافعی - امام احمد حنبل اور چار مقتدا باطن کے ہین سیدنا محمد عبد القادر جیلانی
خواجہ معین الدین چشتی - خواجہ بہاء الدین نقشبند - شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہم اللہ علیہم وعلی متبعیہم اجمعین اب ارشاد ہو
کہ ان آئمہ ثمانیہ مین سے کون سے امام نے مزامیر کا سننا سماع کیساتہہ جایز کیا ہے بلکہ حرام لکہا ہے کیونکہ عند الفقہا یہہ
قاعدہ کلیہ ہے کہ جو حرام کو بلا تاویل حلال جانے وہ کافر ہے - یہہ دعا گو فصل سادس کے جواب مین اقوال حضرات
آئمہ ثمانیہ ودیگر حضرات بزرگان دین متین سابقین در باب سننے مزامیر کے جو حرام ہے مشرح تحریر کریگا ناظرین اس فعل
قبیحہ کے سننے والے صدق دل سے ملاحظہ فرماوین اور سننے مزامیر سے توبہ کرین جواب باصواب **قولہ فصل سادس**
کتاب حقائق السماع اس بیان مین کہ در صورت اباحت سماع آیا اسکی اباحت محض قیاسی ہے یا حضرت شارع
کے قول وفعل سے ثابت ہوتی ہے سو افعال سے صاف صاف حلت معلوم ہوتی ہے چنانچہ صحیح بخاری اور سنن نسائی مین
حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے پاس حضرت ابو بکر صدیق عید کے دن آئے اور میرے یہان
دو چہوکریان گا رہین تہین جو کہ انصار نے بعاث کے دن کہا تہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے کو لپیٹے
بیٹہے تہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکو منع کیا تو آپ نے اپنا مونہہ کہولکر فرمایا کہ اے ابو بکر چہوڑ
دو اونکو اس لئے ہر قوم کیلئے عید ہے اور یہہ ہماری عید ہے اور اسی حدیث کو بہت طرق سے بخاری
وغیرہ نے روایت کیا ہے - اور نسائی نے اسناد صحیح سے اور طبرانی نے کبیر مین روایت کیا ہے کہ ایک عورت
خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئی تو آپ نے حضرت عائیشہ رض سے ارشاد فرمایا کہ اسکو پہچانتی ہو تو اونہونے
عرض کیا کہ نہین جانتی ہون یا نبی اللہ تو آپ نے فرمایا کہ یہہ فلان قبیلہ کی گانیوالی ہے کہا تم اسکا گانا
سننا چاہتی ہو تو حضرت عائیشہ رض نے کہا کہ ہان وہ گانے لگی - اور ابن ماجہ نے ثقہ لوگونکے واسطے سے حضرت انس ابن
مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایکبار مدینہ کے کسی راستہ مین گذر ہوا اور چہوکریان
بنی نجار کی دف بجاتی تہین اور گاتی تہین شعر نحن جوار من بنی نجار + یا حبذا محمد من جار + فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے خدا جانتا ہے کہ مین تمکو بے شبہہ دوست رکہتا ہون - اور ابو داؤد اور ترمذی نے روایت
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض مغازی سے لوٹے تو آپ کی خدمت مین ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا
کہ مین نے نذر کی تہی کہ جب آپ صحیح سلامت واپس ہونگے تو آپکے روبرو دف بجاؤنگی اور گاؤنگی آپ نے
فرمایا اپنی نذر پوری کر اور بعض روایت مین ہے اونہون نے گایا شعر طلع البدر علینا من ثنیات الوداع +
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع + اور اسی باب مین عبد اللہ ابن عمر سے ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور عائیشہ
رضی اللہ عنہا سے فاکہی نے اپنی تاریخ مین بسند صحیح نقل کیا ہے اور حاکم اور نسائی نے روایت کی ہے اور حاکم
نے بشرط صحیحین عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہ مین ابو مسعود انصاری کے پاس آیا اور

دف بجارہی ہتین مین نے کہا کہ آپلوگ ایسا کرتے ہین اور آپ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین ان ہلینون نے فرمایا
کہ ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی رخصت دی ہے اور اسی حدیث کو دار قطنی نے بہی روایت کیا ہے
اور الزام دیا ہے شیخین کو اسکی روایت نکرنیکا۔ اور بخاری مین حدیث حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہمنے ایک
لڑکی انصار کیساتہہ بیاہ دی تو فرمایا آپنے کیا تمہارے ساتہہ لہو یعنی غنا نہ تہا (اسلیے کہ انصار دوست رکہتے ہین غنا کو
اسکو بہت سے طرق سے روایت کرتے ہین بلکہ زینب گانیوالی کو ارشاد بہی فرمایا کہ اسکو ہمراہ کردیتے۔ بخاری مین
حضرت ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرماتی ہین کہ میری شادی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے اور میرے بچہونے پر بیٹھے اور چہوکریان دف بجاتی ہتین انمین سے ایکنے کہا ؎ وفینا نبی یعلم ما فی غدٍ
آپنے فرمایا کہ اس مصرعہ کو چہوڑدے اور فرمایا وہی گا جو گاتی تہی۔ اور عبد الرزاق نے بسند صحیح ابن عمر سے روایت
کیا ہے کہ بتحقیق داؤد علیہ السلام بجاتے تہے اور وحی بالحان پڑہتے تہے اسی سبب سے آنحضرت صلعم نے فرمایا جب ابو موسی
اشعری کو سنا کہ بتحقیق مزمار دیا گیا آل داؤد کے مزامیر سے اور اسیطرح سے بکثرت احادیث ہین جنسی حلت بصراحت ثابت
ہوتی ہین۔ شروع فصل سے یہانتک یہہ سب حدیثین رسالۂ ابطال اجماع سے نقل کیگئی ہین بعد اسکے مصنف رسالہ ابطال
کہتے ہین کہ احادیث اسبارہ مین بہت ہین کہتے ہین کہ انہین حدیثون سے استدلال کیا ان لوگون نے جو دف بجانیکے قایل
ہین اور یہی مروی ہے جمہور سے **اقول باللہ التوفیق ومنہ التحقیق** کتاب شرح سفر السعادت کے ۳۸ صفحہ مین جو
لکہا ہے اوسکو غور فرماکر دیکہیے او سپر عمل کیجیے اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ دین کے مجتہدون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثون
اور اونکے اصحاب کی روایتون کو جیکر ناسخ کو منسوخ سے اور صحیح کو غیر صحیح سے جدا کرکے تحقیق اور تاویل فرماکے آپسمین اونکی
موافقت اور مطابقت دیکر ایک مذہب مقرر کیا ہے عوام مسلمانون بلکہ عالمونکو اوس ماننے کے وہ قوت اور طاقت کہان ہین
کہ یہہ کام اونکے ہاتہہ سے نکلے اونکی راہ یہی ہے کہ مجتہدونکی پیروی کرین اور اونکے طریقے پر چلین حدیثین جواز مزامیر کی امام
جہان صوفی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے نزدیک منسوخ ہین۔ مریدے از مولانا عبد العزیز محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ عرض کرد کہ ناسخ منسوخ در حدیث چرا مبرہن نکردہ اند۔ ارشاد شد کردہ اند لیکن نسخ بیشبہہ گاہے بر ظن شدنی
نیست جہت اختلاف آنرا۔ مریدے عرض کرد کہ چون حدیث صحیح معلوم کرد پس چرا در عمل بشبہہ منسوخیت یا تاویل با معنی ہاے
دیگر عمل نکنند۔ ارشاد شد این قت ضعف ہست خواہم گفت مجملاً آنکہ مذہب فقہا آنست کہ عمل بر قول مجتہد نماید۔
و محدثان میگویند عمل بر حدیث کند شبہہ احتمال را کہ دلیل نیست بیکسو نہد۔ باز فرمود درین مقدمہ اختیار حضرت والد
خوب ست یعنی اگر یکے ہم از مجتہدان بآن عمل کردہ باشد ترجیح حدیث ہست عمل کند والا ترک دہد چرا کہ خالی از سبب نیکو تہمہا
نیست۔ و ہمچنین شاید چہار حدیث خواہند بود در آنچہ ثابت شود عمل نماید و در آنچہ نداند سوال نماید بقول مجتہد عمل کند
فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ **نقل** است کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ توجہ
بقبلہ حقیقی داشت و روے از خلق بگردانید صوفی پوشید تاشبی بخواب دید استخوان ہاے پیغمبر علیہ السلام از لحد گرد میکرد و بعضے را
از بعضے اختیار میکرد از ہیبت آن بیدار کرد یکے را از اصحاب ابن سیرین پرسید گفت تو در علم پیغمبر علیہ السلام و حفظ
سنت او بدرجہ رسی چنانکہ دران متصرف شوے صحیح از وجدا کنی **وبکبار** دگر پیغمبر علیہ السلام بخواب دید گفت

یا ابوحنیفہ ترا البتہ آن زندہ گردانیند تا سنت من ظاہر گردانی قصد عزلت مکن **اور** رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے بعد ابوحنیفہ ہوگا اوسکے ہاتھہ پر اللہ میری سنت کو جاری فرماویگا **اور** یہہ بہی فرمایا کہ عیسی اور مہدی میری سنت پر ہوونگے کہ وہ مذہب اہل سنت ہے رسول اللہ کی اور طریق صحابہ اور تابعین کا ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام اوترینگے پیچہے اسی سنت کی راہ اختیار کرینگے جو رسول اللہ صلعم کے موافق اور پختہ اور جاری ہوگئی سو بیشک وہ راہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی اور اونکی شاگردونکی ہے **اور** فتاوی برہنہ صفحہ ۲۰۵ نقل کردہ است کہ امام شافعی گوید ندیدم مردے عالم تر بحلال وحرام وناسخ منسوخ از امام محمد وہیچ کس فصیح تر از وی نیافتم ہرگاہ سخن میکردی گمان بردی کہ قرآن بلغت او نازل شدہ وہم وے گفتہ الحمد للہ الذی اعانتی فی الفقہ بمحمد بن الحسن اور حضرت موصوف سے فیوض علم کی حضرت امام شافعی نے بدرجہ کمال حاصل کی تہی **و محمد بن سماعہ** گوید کہ عیسی ابن ابان دلالت میکردم بمجلس امام محمد او میگفت کہ ایشان مخالفت حدیث میکنند الغرض یکبار اور ادر صحبت امام آوردم وگفتم این پسر برادر تو ابان است واو را فہم حدیث بسیار است او میگوید کہ شما مخالفت حدیث میکنند۔ امام فرمود اے فرزند چہ دیدہ از ما کہ چنین گفتی گواہی مدہ تا نشنوی۔ پس وے از بست وپنج نوع حدیث پرسید وامام جواب میگفت واز منسوخ خبر میداد تا جواب تمام کرد چون از مجلس بر آمدم گفت میان ما و تو ستری بود الحمد للہ کہ مرتفع شد پس صحبت امام لازم گرفت تا فقیہہ شد **نقل** ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کوفی مین تشریف لائے اور درمیان لوگون کے جلوس فرمایا اور کہا پوچہو تم مسایل فقہ کے۔ پس کہڑے ہوئے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور کہا کہ کیا کہتے ہو تم بیچ مقدمہ ایک مرد کے کہ غایب ہوا اپنی زوجہ سے پس زوجہ [illegible] خبر وفات زوج کی پہونچی اوس نے دوسرے مرد کے ساتہہ نکاح کیا اوس سے اولاد پیدا ہوئی۔ پہر آیا زوج اول اور [illegible] نکاح کیا [illegible] اور مین زوج تیرا موجود ہون۔ اور کہا زوج دوسرے نے یا زانیہ نکاح کیا تو نے اور حال یہہ کہ شوہر تیرا موجود ہے آیا واجب ہوگی حد اور کسکے لیئے ہوگی اولاد۔ پس ہے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ متفکر پہر کہا آیا واقع ہوا یہہ مسئلہ۔ پہر کہا امام ابوحنیفہ نے نہین لیکن دور کہتے ہین بلا سے قبل نزول اوسکے کہا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے نہ بیٹہونگا مین کوفہ مین جبتک یہہ لڑکا کوفہ مین ہے مین جانتا تہا کوئی سوال کریگا مجہسے ایسے مسایل سے **حضرت امام بخاری** رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا کہ فرمایا حضور صلعم نے میری امت مین ایسے لوگ ہونیوالے ہین کہ خز۔ اور حریر۔ اور شراب۔ اور معازف کو حلال سمجہینگے **اور ترمذی** رحمۃ اللہ علیہ نے یحیی بن سعید سے مرفوعا روایت کیا کہ حضور صلعم نے فرمایا کہ جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے گی اوس وقت اونپر بلائین نازل ہونگی منجملہ اونکے گانیوالی لونڈیون اور معازف کے تیار کرنیکو بہی شمار فرمایا۔ **اور بزاز**۔ اور مقدسی۔ اور ابن مردویہ اور ابونعیم۔ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو آوازین ملعون ہین دنیا اور آخرت مین۔ ایک مزمار کی آواز گانیکے وقت دوسری چلانیکی آواز مصیبت کیوقت **نقل** ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جب مدینہ طیبہ مین گئے حضرت امام مالک سے ملاقات کیا۔ امام مالک نے پوچہا آپکا مکان کہان ہے، امام اعظم نے فرمایا کوفہ مین ہے امام مالک نے کہا الکوفی لا یوفی یعنی کوفی نہین وفا کرتا ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نے کہا کہ ہان قرآن مین بہی آیا ہے [illegible] الکوفہ [illegible] وعلی النفاق یعنی بعض اہل کوفہ سرکشی کرتے ہین نفاق پر۔ امام مالک نے کہا

قرآن مین ومن اهل المدینة واقع ہے من اہل کوفہ نہین ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نے کہا مین بلحاظ آپ کے
کہ ساکن مدینہ کی ہین من اہل المدینہ نہین کہا۔ امام مالک نے کہا کہ آپ امام اعظم ابوحنیفہ ہین۔ پہر امام مالک
بپاس ادب کبہی امام اعظم کے سامنے کلام نکرتے تہے۔ ازینجا اشارتے وکنایتے بحدوث وشیوخ ظاہریۃ ہم ضرورت است
اصلش آنکہ داؤد بن علی اصفہانی محدث جلیل الشان مبتلائے وسوسۂ شیطان گردیدہ قائل بخلق قرآن وحدوث آن گشتہ۔
رسالہ در رد قیاس املا نمود اکابر آنوقت ہرچند فہمایش کردند کہ قیاس را رد میکنی و در رد قیاس ہم قیاس میکنی اینچہ
بلاست وسعی واہتمام علمای اعلام از پایۂ اعتبار بزیر افتادہ در ۲۷۰ھ ایجہان را پدرود نمودہ بعد مدتے ابن حزم ظاہری
در اندلس کہ بقیۂ حکومت بنی مروان دران زمان بود اعتقاد حقیت امامت بنی امیہ فرط عقیدت با ماضیین و باقیین
ظاہر نمودہ اعیان دولت را بدین دام صید ساختہ خاطرخواہ باظہار مکنونات پرداختہ دقیقہ در توہین و تذلیل بلکہ تفسیق وتکفیر ائمہ
دین فروگذاشت نمودہ وکتب جدیدہ تصنیف کردہ ہرگاہ خبث باطن و ظاہر گردیدہ علما وصلحاء عصر باتفاق (امام
الولید باجی) کہ از عراق طلبیدہ بودند (ابن حزم را) بزیر حساب آوردہ کتب ورا در مجمع پیش کردہ (ابن حزم را)
چنانچہ باید وشاید عاجز وساکت ساختہ درہمان محفل آن کتب را چاک کردہ باتش سوختند در ۴۵۶ھ فوت نمود۔
در اباحت خرامیر غلو تمام داشت و درین خصوص رسالہ تصنیف کردہ بر حرام دانندگان خرامیر بکمال تکفیر کردہ بلکہ از اباحت تا ترقی نمودہ
بسرحد استحباب رسانید۔ پس جو حضرات امیر سننے مین غلو رکہتے ہین وہ تقلید ابن حزم ظاہری اندلسی وشیطان رجیم کی
کرتے ہین اللہ تعالی عقیدہ فاسدہ دو لوگون سے جو دشمن حضرت امام الائمہ عالم صوفی ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے ہین
محفوظ رکہے آمین یا رب العالمین۔ اور جو حضرات مفصل حال فرقۂ ظاہریہ کا جو رسالہ ہدایت الحق بجواب حمایت الحق
کے اس فقیر نے تحریر کیا ہے اگر خواہش زاید دیکہنے کی رکہتے ہون تو اس دعاگو کے پاس آکر بخوبی ملاحظہ کرین کیونکہ
رسالہ مذکور ابہی طبع نہین ہوا دیکہ سکتے ہین۔ جب اجماع سے علما کے یہہ بات قرار پائی کہ ایک مذہب کو اختیار کرنا فرض
ہے تو پہر تابع کو کسی مجتہد کے پہونچتا ہے کہ جب کوئی حدیث صحیح اپنے مذہب کے خلاف اوسکی نظر مین گذرے تو اپنے مذہب کو
چہوڑے اور اوس حدیث پر عمل کرے یا نہین تو اوسمین درمیان متقدمین اور متاخرین کے اختلاف ہے متقدمین لوگ کہتے
ہین کہ پیشوائے حقیقی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دوسرے تابع اونکے پہر جب بیقین معلوم ہوجاوے کہ یہہ کلام
حضرت پیغمبر صلعم کا ہے پہر دوسرے کی پیروی کرنی معقول نہین ہے۔ لیکن اس زمانہ مین یہہ کام بن نہین پڑتا یعنی حدیث پر
عمل کرنا نہین ہوسکتا ہے کیونکہ دین کے مجتہدون نے پیغمبر خدا صلعم کی حدیثونکو اور اونکے اصحاب کے حکمونکو جنکر ناسخ کو
منسوخ سے اور صحیح کو غیر صحیح سے جدا کرکے تحقیق اور تاویل فرمایا ہے پہر اونکے آپسمین موافقت اور مطابقت دیکر ایک
مذہب مقرر کیا ہے عوام مسلمانونکو بلکہ اس زمانہ کے عالمونکو وہ قوت اور طاقت کہان ہے کہ یہہ کام اون کے ہاتہون سے نکلے اونکی
راہ یہی ہے کہ مجتہدونمین سے ایک کی پیروی کرین اور اونکے طریقہ پر چلین سوا اوس کے اور کچہہ تدبیر اور سبیل نہین ہے یعنی
اس زمانہ کے لوگونکو اسقدر لیاقت نہین ہے کہ اپنی تحقیق سے ناسخ کو منسوخ سے تمیز دین اور صحیح کو غیر صحیح سے فرق
کرین اور حدیث مجمل کی تاویل کرین اور اگر دو حدیث مین اختلاف ہو تو تطبیق یا ترجیح دین اسواسطے کسیکو جائز
نہین ہے کہ حدیث مین جو پاوے لیکر عمل مین لاوے بلکہ یہہ ہی فرض ہے کہ کسی مجتہد کی تقلید کرے اور رائے مجتہد کے

موافق قرآن حدیث پر عمل نکرے - اور تقریر شرح تحریر مین ہے یعنی عامی کو حدیث کے ظاہر کے موافق عمل کرنا درست نہین ہے
شاید اوسکے ظاہر معنی مراد نہون یا وہ منسوخ ہو بلکہ کسی مجتہد کی پیروی کرنی اوسپر واجب ہے اسواسطے کہ اوس عامی کو معلوم
نہین ہے کہ کونسی حدیث صحیح اور کونسی غیر صحیح اور کون ناسخ اور کون منسوخ ہے پہر ایسا شخص جب اپنی فہم پر اعتماد کرکے کسی
حدیث پر عمل کرے تو اوسپر خود واجب ہے اوسکو چہوڑ دینا لاہوا یعنی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے فاسئلوا اہل الذکر
ان کنتم لا تعلمون یعنی سوال کرو امور دینی کو جاننے والون سے اگر تم نہین جانتے **اور محقق حنفیہ** شیخ کمال الدین
ہمام نے کہا ہے کہ محدثون نے جو ترتیب دی ہے کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم زیادہ صحیح ہے اور کتابون سے اور یہہ دونون مقدم
ہین اور کتابونپر تو یہہ کہنا اونکا اونکے گمان سے ہے اور دعوی بیدلیل ہے اور کسی مجتہد کے مقلد کو اسبات پر پیروی کرنی
درست نہین ہے اسواسطے کہ ان دونون کتابونکا صحیح ہونا نہین ہے مگر اس لحاظ سے کہ بخاری اور مسلم نے کہ شرطونکو
کہ راویونمین اعتماد کے ہین وہ سب شرطین اونکے تلاش کے موافق ان حدیثونکے راویونمین پائی گئی ہو اور شک نہین ہے
اسبات مین کہ بخاری اور مسلم کے کہنے سے کہ وہ شرطین اون راویونمین مجتمع نہین یقین ہی نہین ہوسکتا ہے کہ واقع مین بہی
ویسا ہی ہو کیونکہ جایز ہے کہ حقیقت مین ویسا نہو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کسی راوی کے ظاہر حال کو دیکہکر اونہون
نے مثلاً عادل سمجہا ہو اور وہ راوی جو تفتیش کی ویسا نہ نکلا ہو اسلیئے کہ مسلم نے اپنی کتاب مین بہت سے لوگون سے
روایت کی ہے کہ ان روایتونمین کچہہ خلل اور نقصان تہا ویسے ہی صحیح بخاری کا بہی حال ہے تو اب اعتماد راویونکے
احوال مین علماے مجتہدین کے فرمانے پر ہے - اسیطرح حدیث کے صحیح ہونیمین اور ضعیف ہونیمین بہی مجتہد کے قول کا اعتبار ہے
یعنی مقلد کے حق مین وہی راوی معتمد ہے کہ جسکو اوسکے امام نے معتمد کیا ہو اور اوسکے حق مین وہی حدیث صحیح ہے جسکو
اوسکے امام نے صحیح فرمایا ہو تو پہر جایز ہے کہ کوئی حدیث سوائے ان دو کتابونکے اور کسی کتاب مین ہو جو اوسکے امام کے
نزدیک صحیح اور معتبر ہو اور ان کتابونکے حدیث کی نسبت یا غالب ہو اوسپر اور زیادہ معتبر ہو اوسسے جو خلاصہ اس کلام کا یہہ ہے
کہ ہر حدیث کے صحیح ہونیمین مجتہدونکے قول پر اعتماد ہے محدثونکے نہین یعنی جو شخص جس مجتہد کا مقلد ہو پہر اوسکے امام نے
جس حدیث کو صحیح کیا ہو اوسکے حق مین وہی حدیث صحیح ہے دوسرے کے قول پر اعتماد نہین تو پہر جب کسی مجتہد نے کوئی حدیث
قبول کرلی اور اوسپر عمل فرمایا تو پہر حدیث سے اون محدثون کے جو لوگونمین مشہور ہین اعتراض کرنا مجتہد پر جایز نہین
اور مجتہد کو الزام دینا محدث کے قول سے محض بیجا اور دعوی بلا دلیل یعنی جب کسی مجتہد نے ایک حدیث کو روایت
کرکے اوس کے موافق عمل کیا تو اب اوسکے مقابل مین اور کسی حدیث سے جسکو کسی محدث نے روایت کیا ہو اعتراض
کرنا جایز نہین اور اوس حدیث کو چہوڑنا اور اوس مجتہد کی تقلید سے پہرنا اور اونکے مقابل کے دوسرے حدیث پر
عمل کرنا درست نہین - خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ یہہ چار مجتہدین امام اور ملت اسلام کے پیشوا ہین کہ اونہون نے
پیغمبر خدا کی حدیثونکو اور اصحاب کے آثار کو جمع کر اور ان سبکے درمیان موافقت اور مطابقت دی اور بیان
اور تاویل فرماکر اور ناسخ کو منسوخ سے جدا کر بہت کوشش و جانفشانی اور مشقت و حیرانی اوٹہاکر شرع کے حکمونکو اونکی
دلیلون سے چہنکر خلاصہ ہر ایک کا کیا ہے غیر مجتہد کو سوائے پیروی کرنے ان چار امامون مین سے ایک کے اور کچہہ تدبیر بن
نہین پڑتی ہے شریعت کے علماء اور طریقت کے اولیا بہی اسی مذہب پر رہتے **نقل** ہے کہ ایکبار حضرت

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے امام ابو حنیفہ رض سے کہا کہ مین نے سنا ہے کہ تم مسائل خلاف کتاب اور سنت کے اپنی رائے سے کہتے ہو امام نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ مین کتاب و سنت سے مسایل بیان کرتا ہون اپنی رائے اور قیاس سے نہین کہتا ہون اسواسطے کہ قیاس یہہ چاہتا ہے کہ بول اور براز کے خروج سے غسل فرض ہوتا۔ اور منی کے خروج سے فرض نہوتا اسلئے کہ بول اور براز بہ نسبت منی کے زیادہ تر اغلظ ہے لیکن مین موافق کتاب اور سنت کے خروج منی سے ساتھ شہوت کے غسل کا حکم کرتا ہون اور خروج بول و براز سے وضو کا حکم کرتا ہون اور نماز کو فضیلت ہے روزہ پر۔ قیاس یہہ چاہتا ہے کہ عورت حائض بسبب حیض کے نماز قضا کرے اور روزہ قضا نکرے لیکن مین مطابق کتاب و سنت کے قضا روزہ کیواسطے حکم کرتا ہون نماز کی قضا کیلئے حکم نہین کرتا ہون عورت بہ نسبت مرد کے ضعیف ہے اور کسب وغیرہ سے عاجز ہے۔ قیاس یہہ چاہتا ہے کہ میت کے ترکہ سے عورت کا دو حصہ لایا جاوے مگر مین موافق کتاب اللہ للذکر مثل حظ الانثیین کے مرد کو دو حصہ اور عورت کو ایک حصہ لاتا ہون حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقریر امام ابو حنیفہ رض کی پسند کیا اور سمجھا لوگ بوجہ حسد کے امام اعظم کی نسبت غلط بیان کرتے ہین۔ اور نقل ہے کہ حضرت سفیان ثوری۔ اور حماد بن سلمہ اور جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہم داخل ہوئے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس پس کہا اُن صاحبون نے ہمکو یہہ خبر پہونچی ہے کہ تم مسایل دین مین قیاس بہت کرتے ہو اور پہلے قیاس ابلیس لعین نے کیا ہے۔ پس مناظرہ کیا اونلوگون سے امام رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز جامع مسجد کوفہ مین اور ظاہر کیا اون لوگون پر مذہب اپنا اور کہا کہ مین مقدم کرتا ہون عمل ساتھہ کتاب اللہ کے۔ پہر دیکھتا ہون بعد اوس کے بیچ قضا یا صحابہ کے پس جب مختلف ہوے صحابہ اور نہ متفق ہوئے ایک امر پر۔ پس اوسوقت مین قیاس کرتا ہون۔ سب صاحبون نے امام اعظم ابو حنیفہ رح کے ہاتھہ پر بوسہ دیا اور کہا کہ آپ سردار علما کے ہین۔ پس معاف فرمایئے ہم سے جو کچھہ گذرا۔ پس کہا امام ابو حنیفہ رض نے خدا ہمسے بہی اور تمسے بہی معاف فرمائے اور قیاس پر عمل کرنا جب جایز ہوتا ہے کہ قرآن اور حدیث اور اجماع مین پایا نجاوے پہر یہہ گمان و شبہہ کرکے حضرت امام اعظم کی تقلید سے بہاگنا اور ردو سر حدیث کیطرف دوڑنا دین مین کہیل کرنا ہے نعوذ باللہ منہا بلکہ ظاہر اور غالب یہہ ہے کہ ترجیح امام اعظم کے قول کو ہے اسواسطے کہ امام اعظم کا زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب تہا وہ اس زمانہ کے تہے کہ جسکی خیریت کی گواہی حضرت علیہ السلام نے دی ہے کیونکہ وہ تابعین سے تہے۔ اور بیس صحابی سے اونکو ملاقات ہوئی اور سات صحابی سے اونہون نے روایت کی جیسا کہ درمختار کے خطبہ مین لکھا ہے اور تین سو تابعین سے حدیث کو سُنا۔ و آنہا کہ ازوے مستند کردہ اند پانصد کس اند و مجموعی استادوے در علم چہار ہزار کس اند۔ اور جسقدر اونکو حدیث صحیح پہونچی تہی اونکو حدیث کی تحقیق حاصل ہوئی تہی باقی مجتہدونکو اور حدیث کی کتاب جمع کرنیوالونکو جو اونکے بعد ہوے ایک کو بہی یہہ بات حاصل نہ تہی پہر جو حدیث کسی مخالف کی کتاب مین ہوگی تو وہ حدیث وضعی ہوگی یا ضعیف یا منسوخ یا ماول کسی تاویل کرکے مقابلہ مجتہدین کے قول کے محدثین کی حدیث پر عمل نہین چاہیے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شان مین چند اشعار فرمائے ہین ؎ لقد زان البلاد و من علیہا + امام المسلمین ابو حنیفہ + بآیات و اسناد و فقہ + کآیات الزبور علی الصحیفہ + اماماً صارفی الاسلام نوراً +

امینا للرسل وللخلیفه + فما بالمشرقین له نظیر + و لا بالمغربین ولا بکوفه + فلعنته ربنا اعداد رمل + علی من
رد قول ابی حنیفه + بڑا تعجب ہے کہ امام جہان صوفی حضرت ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کہ جسکا وصف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جابجا فرمایا بمقابلہ صاحب رسالہ ابطال عبد الغنی نابلسی ابن حزم ظاہری اندلسی وغیرہ جو جواز سماع مزامیر مین
اونہین منسوخ حدیثون سے استدلال کیا معتبر سمجہنا غیر معقول ہے کہان تحقیق حدیث صحیحہ امام مجتہدین خیر القرون
کہان حدیث منسوخ شدہ غیر مقلد شر القرون - چہ نسبت خاک را با عالم پاک **نظم** زغن را بہر طاؤسی نژاد ند +
مگس را فر عنقائے نداد ند + زاغ چہ باشد کہ پر دچند میل + ور بہوا رفت پر جبرئیل + پشہ کا نہ غل سور سلطان و فیل کو
پہونچی + بلبل نہ لب و لہجہ جبرئیل کو پہونچے + ذرہ از بالا دوی خورشید تا بانکے شود + مور گر بر تخت بنشیند سلیمان
کے شود + **اور** کہا حسن قحطبہ نے حماد بیٹے حضرت ابو حنیفہ کو رحمت خدا کی تمہارے والد پر کہ اپنے دین پر بڑے
مضبوط تہے اور نہین مشغول ہوئے امام اعظم رضی اللہ عنہ سات دعوت کرنے آدمیونکی طرف مذہب اپنے کے پس جگہ
ہوا اذن اونکو تقسیم کیا خزاین خدا کو اوپر مستحقین اونکے کے اور جانا کہ یہہ امر حتمی لابد ہے پس عوت کی آدمیونکی طرف
اون کے یہانتک کہ ظاہر ہوا مذہب اونکا اور پہیل گیا اور کثیر ہوئے مقلدین اونکے اور رسوا ہوئے حاسد اونکے اور نفع بخشا
اللہ نے شرق اور غرب اور عجم کو اور نصیب کیا بہرۂ وافی اونکے مقلدین مین ایسے متعدد ہوئے وہ ساتہہ لکہنے اصول اور
فروع مذہب اونکے کے اور نظر کرنی منقول اور معقول اوسکے مین یہانتک کہ بحمد للہ ہوگیا وہ مذہب محکم قواعد اور
ارکان فواید مین - اور یحیی معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین مینے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہکر عرض کیا
ع بازنما تا زکجا جو ییمت + تا بشریعت زعقب پوییمت + گفت کان گنج نہانت لطیف جانب علم و عمل بو حنیف مین +
آپکو کہان تلاش کرون فرمایا علم ابو حنیفہ کے پاس - کتب اصول و فقہ مین وجوب تقلید شخصی پر دلایل قایم ہو چکے
ہین اور مقلدین کے نزدیک یہہ مسئلہ مسلمات اور اجلی بدیہات سے ہے اسلئے بلا اضطرار شدید دوسرے مذہب کا اختیار
کرنا صریح شعبہ غیر مقلدی کا ہے بخصوص حظ نفس کیلیئے حیلی ڈہونڈہنا سخت ضعف دین کی دلیل ہے **ع**
مستحب بود بہر خواص و عام + گر غنا در اوایل اسلام + بعد ازان زین سماع نا محمود + سرور دین بناہ منع نمود + آنچنان
گرچہ حکم اول بود + حکم ثانی و لے چنان فرمود + من برین حکم ثانی از دل و جان + ثابتم بر دلایل و برہان + تو نظر
کن بناسخ و منسوخ + از سر عدل و اعتقاد و رسوخ + **اوایل اسلام** مین شراب پینا - اور گوشت گدہے کا کہانا
اور یہی چیز نا مشروعہ مباح تہی بعدہ یہہ سب امر قبل غزوہ خیبر و فتح مکہ معظمہ بحکم قرآن و حدیث کے منسوخ و متروک العمل
ہوئے ویسے ہی مزامیر جو آلات شیطانی یعنی ڈہولک و طبلہ - و ستار و جہیرہ و سارنگی وغیرہ بجانا بالاتفاق حرام ہوا **ع**
بو حنیفہ داد این فتوی ترا + شافعی گفتست این آنا سزا + اینچنین بشنو صفت بخواندی از وسیط + باید ست این مسئلہ
اندر محیط + اینچنین بدعت رہ محمود و بایزید + از کدامی شیخ و پیر این رسید + **جمیع الادیان اور نہایہ** مین ہے
تغنی - او طنبورہ - اور بربط - اور دف - اور جو چیز اوسکے مشابہ ہے یہہ سب حرام ہے اور گناہ **بقولہ تعالیٰ**
ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم - **ترجمہ** اور ایک لوگ ہین کہ

باتین جو شرع مین ممنوع ہین حیل لیتے ہین تاکہ طریق اسلام سے لوگونکو گمراہ کرین بدون سمجھے ہے **فایدہ** ازشاہ عبد القادر
محدث دہلوی۔ ایک کافر تہا جسکو دیکہتا کہ نرم دل ہوا اسلام کیطرف جہکا اپنے گہر لیجاتا شراب پلاتا اور راگ
اور ناچ دکہاتا اوس ندکی مجلس سے ایمان کلی اثر مٹ جاتا اوسکو یون فرمایا۔ این آیت در تحریم سرود و غنا وارد
شدہ۔ اور سورۂ بنی اسرائیل مین۔ آیہ وستفزز من استطعت منہم بصوتک الخ کی تفسیر مین بعض
مفسرین نے بصوتک سے مراد شیطانکی آواز سے دل مین برے خیال پیدا کرنا لیا ہے اور جسقدر شہوت انگیز آواز
ہین راگ باجا۔ عورتونکے زیورکی آواز سب شیطانی آواز ہے۔ ہرگاہ رسول مقبول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا۔ ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وامرنی ان امحق المزامیر تحقیق خدا تعالی نے مجہے دنیا کی
رحمت کے لیے بہیجا ہے اور حکم فرمایا کہ مزامیر کو مٹادون اس کلام سے ظاہر ہے کہ مزامیر کا مقابلہ رحمت سے کیا گیا ہے اور ان
دونون مین تضاد ہے یعنی جہان مزامیر ہے وہان رحمت نہین آپنے شاید یہہ حدیث نہین دیکہی جو مزامیر کے سننے مین
خلاف علماے مذہب حنفی کے آپ باوجود حنفی و قادری ہونیکے بسبب ذوق و شوق مزامیر کے سننے مین مصروف رہتے ہین
اور بیہقی نے شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا لعنت کرے گانیوالیون اور
جسکی خاطر گایا جاوے۔ آپ شریف ہوکر پواج کے شامل مزامیر سنتے ہین حکم حضور نہین مانتے **ع** بات کہنے لائق سننے ہین
پواج + ہے یہان درۂ عمر کی احتیاج + اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم مین فرمایا قاضی ابو الطیب طبری
نے امام شافعی و امام مالک و امام ابو حنیفہ و امام ابو سفیان۔ اور ایک جماعت علما نے بہی ایسے الفاظ نقل کئے ہین
کہ جس سے استدلال ہوتا ہے کہ سب حضرات کی رائے اسکی تحریم کی ہے الخ۔ اور معارف المعارف مین ہے کہ امام شافعی سے
منقول ہے کہ وہ ناپسند فرماتے تہے اور فرماتے تہے کہ اسکو زندیقون نے وضع کیا ہے تاکہ قرآن مجید مین دل نہ لگنے دین اور
اختیار الفتاوی مین مکروہ ہے ترجیع قراۃ قرآن اور سننا اوسکا چونکہ مشابہ بہت ہے فاسقون کے فعل کے ساتہہ حالت
فسق مین اور یہہ تغنی ہے۔ امام مالک کے نزدیک مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص لونڈی خریدی اور وہ گانیوالی نکلے تو اس
عیب کی وجہ سے اوسکو واپس کرسکتا ہے اور یہی مذہب ہے تمام اہل مدینہ کا اور اسطرح مذہب ہے امام اعظم ابو حنیفہ کا
اور راگ سنا گناہون سے ہے الخ۔ اور حقایق مین محض غنا اور سننا طرف اوسکے گناہ ہے **ع** بو حنیفہ کہ فرق
مجتہدین + بود در عرصۂ زمان و زمین + مالک و شافعی و ہم احمد + یوسف و ہم محمد و امجد + بیشک و ریب آشکار و نہفت +
مر غنا را حرام مطلق گفت + **در ورق ۸۳** ملفوظات حضرت شیخ نظام الدین اولیا گفتند کہ شیخ قطب عالم رکن الحق
والدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرمودند شخصے نائے زدن گرفت فرمودند منع کنند روا نیست لایجوز عندنا فی الشافعی
چون سرود گویان می رسیدند نیز منع میکردند۔ و گاہے بر سر آن نمی شوند تا آنکہ سرود میگفتند روے مبارک بر ما
آوردند رسیدند ذکر میگویند عرض داشتیم ذکر نمیگویند سرود میگویند این چنین مستغرق بودہ اند۔ سرود شنیدن روا نیست
کہ القاری والسامع ہوا گر زیرا چہ شنوندہ راہمی منکر واجب آید۔ پس منع بکند چون بشنود **و در ورق ۱۳۲**
مسطور است۔ ایضاً عزیزی برسید منع سماع سبب چیست کہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروی است **رباعی**

فانه رقبنی وتریاقی + هر لفظ مبارک راندند و بروایت صحیح نیست غیر صحیح است بطریق احتمال و لااحتمال
ترک واجب - و دست بر دست نزده اند و بغنغنه نکرده اند - بآواز خوش طریق شعر خوانده اند - بعد ازان
فرمودند دست بر دست زدن منع است زیراکه تشبه بسرود گویان میشود - مگر یک طریق پشت دست راست
بر کف دست چپ بزنند چون کسے را الطلب زند زیراچه تشبه نیست و این معمول مخدوم بوده است آپس روئے مبارک برین فقیر
آوردند فرزند من این فواید که گفتم ملفوظ بنویسید پس نبشتم - نقل است در پیش شیخ فرید الحق والملة والدین
در باب اباحت و حرمت سماع که دران اختلاف علماست گفتند فرمود سبحان الله یکے سوخت و خاکستر شد و دیگرے
در اختلاف است سماع با خرامید اینچنین حلال نباشد **نقل** ہے کہ شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا
اوسکے سینہ پر سبز خط سے اللہ جل جلالہ لکھا ہوا تھا جوانی مین تماشا بینی کرتا تھا ربجانا سیکھا - آواز اچھی تھی ستار
بجایا کرتا اور رویا کرتا ایکبار ستار بجاتا اور گاتا ہوا ایک محلہ کیطرف گذرا - ایک دلہن اپنے خاوند کی چارپائی سے اوٹھکر
اوسکے دیکھنے کو نکل آئی اوسکا شوہر جاگا بی بی کو نہ پایا اوٹھکر یہہ کیفیت دیکھی اوسنے آواز دی کہ کیا ابھی توبہ کا
وقت نہین آیا یہہ بات اوسکے دلمین اثر کرگئی اور کہا آیا آیا کپڑے پھاڑ دئیے ستار توڑ ڈالا غسل کرکے گھرمین بیٹھہ گیا
چالیس روز تک کچھہ نہ کھایا پیس باہر آکر پیر ہیلا کر جان بحق ہوا اور **نقل** ہے کہ ایک جوان مفلس قلاش رباب
ہاتھہ مین لئے سرمست چلا جاتا تھا ناگاہ ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا سمجھا کہ حد شرع جاری کرینگے جلدی سے
اپنے بال ٹوپی مین چھپائے اور رباب آستین مین کہہ لیا اس چھپانے پر ابو عثمان نے شفقت کیا جوان نے توبہ کی ٥
عروج جان یعنی براوج او ادنی + بجز متابعت مصطفی نبی بینم +

حکایت در توبه کردن بادشاهزاده گنجه از بوستان

یکے بادشه زاده گنجه بود ۔ که نااهل و ناپاک و سرپنجه بود ۔ بمسجد درآمد سرایان و مست ۔ می اندر سر و ساتگینی بدست
بمقصوره در پارسائے مقیم ۔ زبان دلاویز و قلبی سلیم ۔ یکے پیش دل نائے خلوت نشین ۔ بنالید و بگریست سر بر زمین
که یکبار آخر برین رند مست ۔ دعا کن که ما بی زبانیم و دست ۔ دم سوزناک از دل با خبر ۔ قوی تر که هفتاد تیغ و تبر
برآورد مرد جهاندیده دست ۔ چه گفت ای خداوند بالا و پست ۔ خوشست این پسر وقتش از روزگار ۔ خدایا همه وقت او خوش بدار
کسے گفتش اے قدوه راستی ۔ بدین بد چرا نیکوے خواستی ۔ چه بدعهد را نیک خواهی ز بهر ۔ چه بدخواستن بر سر خلق شهر
چنین گفت بیننده تیز هوش ۔ چه سر سخن در نیابی خموش ۔ بطاعت مجلس بیار استم ۔ ز داد آفرین توبه اش خواستم
که هر گه که باز آید از خوے زشت ۔ بعیشی رسد جاودان در بهشت ۔ چنین پنج روز است عیش مدام ۔ بترک اندرش عیشهاے مدام
حدیثے که مرد سخن ساز گفت ۔ یکے زان میان با ملک باز گفت ۔ ز وجد آب در چشمش آمد چو میغ ۔ بهارید بر چهره سیل دریغ
بنیران شوق اندرونش بسوخت ۔ حیا دیده بر پشت پایش بدوخت ۔ بر نیک محضر فرستاد کس ۔ در توبه کوبان که فریاد رس
قدم رنجه فرماے تا سر نهم ۔ سر جهل و ناراستی بر نهم ۔ دو رویه ایستادند بر در سپاه ۔ سخن پرور آمد در ایوان شاه
شکر دید و عناب و شمع و شراب ۔ ده از نعمت آباد و مردم خراب ۔ یکے غایب از خود یکے نیم مست ۔ یکے شعر گویان صراحی بدست

بنود از ندیمان گردن فراز	بجز نرگس آنجا کسے دیدہ باز	دف و چنگ با یکدگر سازگار	برآوردہ زیر از میان نالہ زار
بغزنمودہ در سم شکستند خرد	مبدل شدان عیش صافی بدرد	شکستند چنگ و گسستند رود	بدر کردہ گویندہ از سر سرود
دگر ہر کہ بربط گرفتی بکف	قفا خوردی از مردم چون دف	دگر فاسقی چنگ بردے بدوش	بمالید ورا چو طنبورہ گوش
جوانی سر از کبر و پندار مست	چو پیران بکنج عبادت نشست	پدر بارہا گفتہ بودش بہول	کہ پاکیزہ رو باش و شایستہ قول
جفای پدر بردو زندان و پند	چنان سوو مندش نیامد کہ پند	تو شیرین زبانی ز سعدی بگیر	ترشروی را گو بتلخی بمیر
گرفتم کہ سیم و زرت چیز نیست	چو سعدی زبان خوشت نیز نیست	درشتی و نرمی بہم در بہ است	چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است

از کتاب گلستان حکایت چندانکہ مرا شیخ اجل ابو الفرح بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بترک سماع فرمودی و خلوت و عزلت اشارت کردی عنفوان شبابم غالب آمدی وہوا و ہوس طالب ناچار بخلاف رائے مربی قدمی چند برفتمی بموجب حدیث الشباب شعبۃ من الجنون جوانی شعبہ ایست از جنون - و چون نصیحت شیخم یاد آمدی گفتمی ؎ قاضی ار با ما نشیند برفشاند دست را + محتسب گرمی خورد معذور دارد مست را + تا شبی بمجمع قومی برسیدم و دران میان مطربی دیدم ؎ گوئی رگ جان میگسلد زخمہ نا ساز ش + ناخوشتر از آوازہ مرگ پدر آوازش + فی الجملہ پاس خاطر یاران را موافقت کردم و شبے چند بمحنت بروز آوردم قطعہ - موذن بانگ بے ہنگام برداشت + نمیداند کہ چند از شب گذشت است + درازی شب از مژگان من پرس + کہ یکدم خواب در چشمم نگشت است + بامداد آن بحکم تبرک دستار از سر و دینار از کمر بکشادم و پیش مغنی بنہادم و در کنار گرفتم و بسے شکر گفتم یاران ارادت من در حق وے خلاف عادت دیدند و بر خفت عقلم بخندیدند یکے از ان میان زبان تعرض دراز کرد و ملامت کردن آغاز کہ این حرکت مناسب رائے خردمندان نکردی خرقہ مشایخ بچنین مطربی دادن کہ ہمہ عمرش درمی در کف نبودہ است و قراضہ در دف نظم مطربے دور از ین خجستہ سرائے + کس دو بارش ندید در یک جائے + راست چون بانگش از دہن برخاست + خلق را موئے بر بدن برخاست + مرغ ایوان ز ہول او برمید + مغز ما برد و حلق خود بدرید + گفتم زبان تعرض مصلحت آنست کہ کوتاہ کنی بحکم آنکہ مرا کرامت این شخص ظاہر شد گفت مرا بر کیفیت آن واقف گردان تا ہمچنین تقرب نمائیم و مطائبہ کہ کردم استغفار کنم گفت بعلت آنکہ شیخ اجلم بارہا بترک سماع فرمودہ است و مواعظ بلیغ گفتہ و در سمع قبول من نیامدہ تا امشب کہ مرا طالع میمون و بخت ہمایون بدین بقعہ رہبری کرد و بدست این توبہ کردم کہ بقیت عمر زندگانی گرد سماع و مخالطت نگردم - اے مؤلف رسالہ احقاق السماع سماع بالمزامیر کے سننے کیوجہ سے آپ بسبب اپنی نوعمری و ناتجربہ کاری کے کتاب درسی شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ بوستان و گلستان کی حکایتین در باب مخالفت سننے مزامیر لکھی ہین جو سب اطفال ابتدا مین پڑھتے ہین اور یاد رکھتے ہین بے تھوڑے زمانہ گذرنے مین ایسے بیخود و مست ہوئے کہ کتاب مین مذکور نسیاً منسیاً کر ڈالا او سپر عمل نہین کیا بموجب حدیث شریف الشباب شعبۃ من الجنون شرع سے بیخبر ہو گئے اور اپنے ساتھ اور عوام مومنین کو بے شرع کر دیا اب تو آپ باخبر ہو جیسے مثل بادشاہ گنجہ و سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی ہو چکے اسکا خمار اچھا نہین عشق رب العزت مین فنا کی آپ مین قابلیت نہین ؎ جام چھلکا تو یہہ معلوم ہوا + یعنی کمظرف ابل پڑتا ہے + جیسا کہ اپنے حال مین حضرت نیاز احمد صاحب فرماتے ہین ؎ جو ہین جا کہ مکتب عشق مین + سبق مقام فنا لیا جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے اوسے ایکدم مین

بہولا دیا + اور مولانا سید شاہ فخر الدین محمد صاحب الہ آبادی فرماتے ہین ؎ فنا فی اللہ گردیدم جہانی جاودان دیدم +
چو برخیزم بیا بنگر ہمارئیو کفن مارا + اور حضرت والد ماجد ارشاد فرماتے ہین ؎ از وجود خود فنا شو گر لقا رحمی
بایدت + وز خودی خود بیرون آ گر خدا می باید + ابہی تو آپ بزرگان دین کی کتابین دیکہہ کر یاد رکہئے اور عمل کیجئے
فتوی سننے مزامیر کا نہ دیجئے سچ ہے سوائے درسی کتاب پڑہنے کے آپنی تہوڑی عمر مین کیا کتابین ملاحظہ کیا ہوگا اگر
کرتے سماع مزامیر کو حلال نہ لکہتے وہ حرام کیا ہوا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہے ؎ کجا دیدہ جنگ جنگ آوران سبحان اللہ
کہان حضرت شاہ نیاز احمد وغیرہ کامل کہان آپ مولوی ہیچمدان فاضل جمیع بزرگان دین سماع بالمزامیر کو حرام
لکہتے ہین خلاف اون حضرات کے آپ رسالہ جواز مزامیر تحریر فرماتے ہین آپ تو اپنے بزرگو نکی راہ پر نہین اور
کتابین بہی اپنے شوق ذوق کیوجہ سے نہین دیکہتے جیسا کہ حضرت ابو الحسنات استاد مولانا ابو المحاسن الہ آبادی
محی مراسم مصطفوی مولانا عبد الحی لکہنوی فرنگی محلی نے اپنے فتوے مین سننا سماع بالمزامیر کا حرام لکہا ہے
چہپوا بہی دیا ہے چہپا نہین ہے اوسکو دیکہئے آپ بہی تو اونکے عزیز ہین حضرت آپکے مشرب کے خلاف تہے مزامیر نہین
سنتے تہے ۔ دعاگو نے نقل فتوی مذکور آپکے رسالہ احقاق السماع کے جواب مین رسالہ ثالث رد احقاق
السماع المسمی بدرۃ التعزیر لسامعین السماع بالمزامیر اوپر کے قول فصل خامس رسالہ مذکور مین تحریر کیا ہے
ملاحظہ کیجئے اگر مولوی صاحب موصوف نے سماع مزامیر کو حرام لکہا ہے تو اوس سے آپ بہی حرام سمجہئے والا حلال جاننے
آپکو چاہئے کہ اس فعل شنیعہ وقبیحہ سے باز آئیے اور توبہ کیجئے کیونکہ ؎ باز آ باز آ ہر آنچہ کردی باز آ + گر کافر و
گبر و بت پرستی باز آ + این درگہ ما درگہ نومیدی نیست + صد بار اگر توبہ شکستی باز آ + اے مولوی حافظ
فرنگی محلی لکہنوی سماع مزامیر کے ساتہہ نہ سنو بغیر مزامیر کے سنو کیونکہ مزامیر کا سننا حرام ہے بہت جلد توبہ کرو اگر
بالفرض آپ کے والد بزرگوار نے سماع مزامیر کیساتہہ بہی سنا ہے تم ہرگز نہ سنو کسواسطے کہ حضرت داود اور سلیمان
علیہم السلام جیسونکو دیکہو کہ خدا تعالی نے انکو کیسی سروری اور حکومت دی تہی ۔ ہوا اور پہاڑ اور پرندے تک اور جن
شیاطین تک بہی اونکے زیر حکم تہے پہر بہی وہ ایسے خدا پرست باانصاف تہے کہ جسکی ادنی نظیر یہہ ہے کہ داود
علیہ السلام سے باوجودیکہ باپ اور بزرگ تہے ایک فیصلہ مین غلطی ہوئی جو بکریو نکے کہیت مین نقصان کر دینے
متعلق تہا مگر سلیمان علیہ السلام کے کہنے کو مان گئے اور سلیمان علیہ السلام کو دیکہو کہ اونہون نے اس غلط فیصلہ مین
جو آپ سے بڑے معزز باپ تہے سرزد ہو گیا تہا اونکی پیروی نہ کی ۔ پہر اے لوگو تم اپنے باپ دادا کی لکیر کے ناحق
کیون فقیر بنے بیٹہے ہو کیا اونسے غلطی اور سوء فہمی ممکن نہ تہی پیروی اس امر شنیعہ کی ترک کرو باز آؤ کیونکہ سننا
سماع مزامیر کا خلاف شرع حرام ہے جیسا کہ در جامع رموز گفتہ چون رقص و تصفیق و تقلیس و طنبور و بربط
و رباب و قانون و مزمار و چنگ و طبل و بوق ۔ و نہ بوق حمام ۔ و نہ طبل سحر و نہ دف ۔ در عروس چون
جلاجل دران نبود ۔ و بر ہیئت لطرب برند ۔ امام تورپشتی گفتہ کہ حرام است نزدیک اکثر آنچہ مجرد نیست
کفایت است انرا اعلان و اگر ناگہان بگوش افتد معذور است و واجب کہ بکوشد تا نشنود و لہذا پیغمبر
علیہ السلام انگشت در گوش در می آورد چون ملاہی بگوش ادمی افتاد این در رقص گفتہ و فی الحدیث

السماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها من الکفر وسرود شنیدن
وانچنین گفتن آن و این گناه کبیره است در همه ادیان تا کفار را منع کرده شود و در وقایع البدعة گفته که آن
غنا نزدیک امام اعظم و صاحبین حرام است مطلقاً خواه اهل باشد یا نه برائی خود باشد یا برائے غیر و هفتاد و هفت مجتهد
نعمانی برین اتفاق کرده اند و هیچ یکے را از علمائے نعمانی درین مسئله اختلاف نیست و شیخ اکمل الدین در کتاب
اشراق گفته که غنا نزدیک امام ابوحنیفه و اهل عراق حرام است و نزدیک امام شافعی مکروه یعنی حرام مشهور از مذهب مالک
نیز همین است و امام احمد بن حنبل در اهل عراق داخل است و شیخ شهاب الدین در عوارف گفته که اجماع کرده اند
همه علما بر حرمت سماع و مبالغه کرده اند و از مغنی گفته لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله که در قرآن واقع شده
مراد از ان غناست و مستحل او کافر است و مبتلا باو منافق است و فی الحدیث سرود می رویاند نفاق را چنانچه
می رویاند آب سبزه را و سوگند آن کس است که نفس محمد در قدرت اوست بر نمیدارد مرد آواز خود را بسرود مگر دو شیطان بر دو
بازوے او۔ و در ذخیره گفته که صوفی چون رقص میکند شیطان انگشت در دبر او بر دمی آرد تا یمین و شمال مے
تبه زند و شرح مطالب گفته که قرآن شنیدن حلال است و سرود شنیدن حرام است و قصاید بسرود مشابه ترانه اند پس مکروه
باشند و گفت ابن عباس رض که فرمود لکل شیء حلیة و حلیة القرآن حسن الصوت مر هر چیز را پیرایه
ایست و پیرایهٔ قرآن خوش آوازی است و آمده است که گوش نهاده بود آنحضرت صلعم شبے قرائت ابوموسی
اشعری را که بغایت خوش آواز و خوش خوان بود در شان او فرمود (اعطی مزمار من مزامیر آل داؤد) چون
روز شد خبر داد آنحضرت صلعم او را باین حال گفت ابوموسی اشعری آه اگر میدانستم من تو می شنوی یا رسول الله
تحسین و تزئین میکردم آنرا بیشتر ازین و این است مراد لحن عرب و لحن عرب این قسم از تغنی است که میکرد آنرا صحابه و
می شنید ندا آنرا و این تغنی محمود است که متاثر میکردند بدان و تالع و سامع۔ یہ امر تو اظہر من الشمس ہے کہ استدلال
پکڑنے جواز مزامیر پر بقول رسول اکرم (اعطی مزمارا الخ) سے کسیطرح صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ ابوموسی اشعری کی
نسبت آپکا یہ فرمانا بایں وجہ تھا کہ ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بہت خوش آواز اور نہایت خوش گلو تھے۔ اس لئے
کہ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ کلام شریف بلا بانسری و طنبورہ و ڈھولک وغیرہ پڑھتے تھے پس معلوم ہوا کہ رسول مقبول صلعم
نے جو تعریف فرمائی تھی تو آپکی حسن صوت کی تعریف تھی نہ کہ مزمار کی۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا حبیب کبریا صلعم نے کہ ہر چیز کیلئے ایک زیور ہے اور زیور قرآن شریف کا حسن صوت ہے اور
شرع شریف میں جو تغنی یعنی راگ ثابت ہے وہ ایسے ہی تغنی وجود میں آئی ہے یعنی عند اللہ محمود ہے کیونکہ اس سے
مومنین کی دل گداز ہوتی ہیں اور پگھلتے ہیں واقعی ابتدا میں حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت
کر کے مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہوئے مستورات انصار نے خوشی میں آپکے مقدم شریف لانیکی وجہ سے دف بجایا تھا
چنانچہ ابن جوزی در کتاب شرف المصطفی می آرد که چون ناقهٔ آنحضرت صلعم بر در ابوایوب انصاری بنشست
جماعه از دختران بنی النجار بشادمانی قدوم سید ابرار دف زنان بر آمدند و گفتند شعر نحن جوار من بنی النجار +
یا حبذا محمد من جار + فرمود آیا دوست میدارند شما مرا۔ اے قبایل انصار۔ گفتند بلے یا رسول الله فرمود والله من

نیز شمار است و میلاد رم رزین کہ از اکابر علماء حدیث است آمی ارد کہ در وقت قدوم آنحضرت علیہ السلام مخدرات قبایل انصار
بر سر کوچہا و بر در سرایہا بر آمدہ بودند و میگفتند شعر طلع البدر علینا من ثنیات الوداع + و
جب الشکر علینا ما دعا للہ داع + و بندہ و آزاد و خورد و کلان و مرد و زن ہمہ بقدوم مسرت لزوم
آنحضرت صلوات اللہ علیہ فرحان و مسرور بودہ میگفتند - جاء رسول اللہ و جاء نبی اللہ ہر گاہ رسول مقبول علیہ السلیم
رحمۃ اللعالمین حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تحقیق خدا تعالی نے مجھے دنیا کی رحمت کیلئے بھیجا ہے
اور حکم دیا کہ مزامیر کو مٹا دون اس کلام سے ظاہر ہے کہ مزامیر کا مقابلہ رحمت سے کیا گیا ہے اور اون مین
تضاد ہے یعنی جہان مزامیر ہے وہان رحمت نہین یہہ حدیث ناسخ ہے آپ نے شاید حدیثین صحیحہ جو فقیر نے نقل
کی ہین نہین دیکھی جو مزامیر کے سننے مین خلاف مجتہدین آیمہ اربعہ رضی اللہ عنہم مزامیر کے سننے مین مصرف و رہ کر مجتہدین
موصوفین کا کہنا نہین سنتے و مانتے اے مہربان حدیثین ابتدائیہ جواب رسالہ احقاق السماع مین جواز فتوے
سننے مزامیر کا دیا ہے وہ سب حدیثین حضرات مجتہدین نے منسوخ کیا ہے ہرگز نہین سننا چاہئے **وگویند امام محمد بن**
سلمۃ الفقیہ ابو عبد اللہ ثقفی علی ابن ابی سلیمان الجورجانی را با شیخ جنید بغدادی ملاقات افتاد گفت شنیدم از حال
و اعمال تو نمیدانی کہ دنیا فانی است و شیطان برای مسلمانان دشمن نہانی است امید بداری کہ جنت جائے
مسلمانانست با عمل صالح و نشنیدہ کہ وعدہ خدا تعالی بدخول او مومنان را است بعمل صالح و نظر نمیکنی در احوال مخلوقات
رحمان و نمی ترسی از موسولات و فہم نکردی بماموراتِ قرآن و شکر نیاری خدای را عز و جل کہ ترا گردانیدہ است
از امت محمد صاحب قرآن علیہ الصلواۃ والسلام بکدام سنت تو مید میشدی از رحمان و بکدام چیز میکنی عمل شیطان
و بکدام عمل میخواہی مقام جنان و بکدام دین باز گشتی از ادیان و بکدام چیز فراموش کردی ایمان و اسلام - و بکدام
امام یا فتی رخصت حل حرام - شیخ جنید عرض کرد کہ بکدام عمل مہی عیب میکنی بفرما تا باز گردم - امام گفت کہ حاضر
میشوی در مجلس رقص و شعر و دف یا مجلس سماع حی شنوید و او را حلال میدانید - و او حرام کردہ صاحب شرع
است بالکلیہ اصل و فرع باز گرد ازین حرام تا بعث کند خدا تعالی ترا از اہل اسلام شیخ جنید گفت یا استاذی
و شیخی واللہ والطالب الغالب المدرک المہلک رجعت عنہا ونلبت عنہا ادعنی
حتی یغفر لی اللہ تعالی کما فی الحاریت اخذت من الفتاوی برہنہ دفتر دوم سے آنرا کہ
رد کیم شود در کاینات + مردود بارگاہ دل ما کسے مباد + **قولہ فصل ثامن احقاق السماع**
اس بیان مین کہ اگر کسی شخص مین کہ اباحت کے تمام شرایط موجود ہون پھر بھی سماع اوسکے حق مین مضر ہے
یا نہین اگر مضر نہو تو اوس کے سننے سے احتمال ہو کہ دوسرا شخص جسمین یہہ شرایط اباحت کی نہین پائیجاتی
مین سننے لگے اور اوسکو ضرر رہو تو اس صورت مین اس شخص پر کیا لازم ہے حضرات صوفیہ کیلئے ایسا
ترک سماع مضر ہو جاتا ہے اور احتیاط صوفیہ کو سماع کیطرف ایسی ہوتی ہے جیسی مریض کو دوا کی چنانچہ
لطایف مین ہے حضرت قدوۃ الکبری میفرمودند بعض از طایفہ بفرضیت سماع قایل اند کالدواء
للداء بالنغمات تطہر مخاطبات الاسرار و بتحرک جذبات الانوار فان

۲ السماع محبار القلوب) مانند مریض برائے دوا بہ نغمہا ظاہر شیو خطابہائے راز ہا و متحرک میشود کششہائے انوار
پس البتہ سماع حرکت دہندۂ دلہا بسوئے داننده غیب ہا بیچارۂ عاشق دست و پازننده جرعۂ از جام محبت چشیده
خلعت حصول کشیده و بدولت حصول رسیده میگوید کہ صوفیہ از نغمات طیبات ارواح بقرب یار مقرب میگردد
واز استماع نغمات ذاکیات شباح راحضوری میسر میباشد۔ وآن شہباز بلند پرواز سید محمد گیسو دراز میگوید
کہ وصول حق در چیزہائے بسیار جستم بغیر از سماع نغمات و مناظرۂ صورتہائے زیبا نیافتم۔ مارأیت شیئاً
الا ورأیت فیہا ندیدم چیزرا مگر درحالیکہ دیدم خدارا یعنی صفت خدارا در او کہ حبل متین ست محکم گرفتم او
آسان کنند کاہر مشکل۔ اور صفحہ ۲۳ سطر ۱۸۔ احقاق السماع تنقیح فتاوہ حامدیہ مین علامۂ مصلح الدین لاریسی
کلام دوالی کا جو شرح ہیاکل مین ہے نقل کیا ہے کہ انسان کو قابلیت حرکات عبادیہ کی ہے جسکو شرع نے مقرر
کردیا ہے واسطے شوارق قدسیہ کے بلکہ محققین اہل تجرید سے اپنے دلونمین طرب قدسی مشاہدہ کرتے ہین اور رقص
کرنے لگتے ہین اور تالیان بجانے لگتے ہین اور پہرنے لگتے ہین۔ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ العزیز فرماتے
ہین جیساکہ اونکے ملفوظات مین ہے حکمت درین آنست در وقت سماع نغمہ طبیعت ساکن جائے خود میباشد لاجرم روح و
ادراک معانی بیشتر میرسد محجوب آنہا معانی ست و نغمہ رامثل زلور آن میدانند و آلائش نغمہ مبتلا نیستند
اقول باللہ التوفیق وبہ التحقیق اے ایمان و الو خدا بر تر نے غنا کو لہو الحدیث کے ساتہہ تسمیہ کیا ہے
کہا خدا نے بطریق چہڑکنے کے افحسبتم انما خلقناکم عبثاً کیا پس جانتے ہو یہہ کہ پیدا کیا ہمنے تم کو
عبث لہو کرنیوالے۔ اور جمیع الادیان مین اور محیط مین ہے کہ تغنی و تصفیق یعنی ہتہیلی بجانا اور دونکا سننا
حرام اور حلال جاننے والا کافر ہے۔ اور جمیع الادیان اور رہنا یہ مین ہے تغنی اور طنبورہ اور بربط اور دف اور جو چیز
اوسکے مشابہ ہے یہہ سب حرام ہے اور گناہ بقولہ تعالیٰ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث جب ہونا
غنا کا لفظ لہو الحدیث سے محقق ہوا حرمت اوسکی ثابت ہوئی۔ در سیر الاولیاء آوردہ کہ در مجلس حضرت شیخ نظام الدین
اولیاء مزامیر نبود و تصفیق نکردندے واگرکسے ازیاران چیزے بجدست اور ساند کہ مزامیر می شنوند منع میکرد و
میگفت خوب نمیکند ۵ جنکو خوف خدا نہین مومن + شوق سے کفروہ کرین دن رات + بڑا تعجب ہے حضرت سید گیسو دراز
مرید حضرت نظام الدین اولیاء خلاف اپنے پیر دبزرگان دین کے حرام سننے کے مرتکب ہوئے نغمہ سنا جو خدا اور رسول و مجتہدین نے
مخالفت کی ہے اور حرام لکہا ہے ۵ ہرچہ در مدعیۂ شرع نیست + وسوسۂ دیو بود و نزاع + آپ فرماتے ہین
وآن شہباز بلند پرواز سید محمد گیسو دراز میگوید کہ وصول حق در چیزہا بسیار جستم بغیر از سماع نغمات و مناظرۂ
صورتہائے زیبا نیافتم بسا التعجب ہے کہ جو فعل شیطان رجیم کا ہے حضرت موصوف سے ظہو مین آوے نغمہ سنن اور اوسکی
فضیلت بیان فرماوین۔ اور فتاوی حامدیہ مین فرماتے ہین محققین اہل تجرید سے اپنے دلونمین طرب قدسی مشاہدہ
کرتے ہین اور رقص کرنے لگتے ہین اور تالیان بجانے لگتے ہین اور پہرنے لگتے ہین۔ مولوی محافظ رقص و غنا و مزامیر برابر ہے
کبرائے صوفیہ نے راگ حرام کہی ہین سنا سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ صرف درباب سماع راگ کے فرماتے ہین
راگ بطال ہے اور نقل ہے کہ ایک سید تہا اوسکو ناصری کہتے تہے اوس نے حج کا قصد کیا جب بغداد مین پہونچا حضرت

جنید کی زیارت کو آیا آپ نے فرمایا سید کہاں سے آئے ہو عرض کیا گیلان سے فرمایا کسکی اولاد میں ہو عرض کیا امیر المومنین علی رضی
کی فرمایا تمہارے باپ نے دو تلوار چلائی - ایک کافر و نپر اور ایک اپنے نفس پر تم اونکی اولاد مین ہو کون تلوار چلاتے ہو سید نے
جب یہہ سنا ضبط نکر سکا گر پڑا اور زمین پر تڑپنے لگا اور بے اختیار رونے لگا اور کہنے لگا کہ اے شیخ میا رج یہان ہو خدا
کیلئے مجھکو ہدایت فرمائیے - آپنے فرمایا کہ یہہ سینہ تمہارا خدا کا خاص حرم ہے - حتی الامکان حرم خاص مین نامحرم کو
راہ ندو - عرض کرنے لگا تمام ہوا تمام ہوا - اور فرمایا سب سے بہتر شریف اور اولی یہہ ہے کہ میدان توحید مین فکر کے
ساتہہ رہے اور سوائے محمد صلعم کے سب راہ بند ہین پس جو شخص قرآن اور حدیث سے بے بہرہ ہو اوسکی پیروی نکرو کہ علم
کتاب و سنت نے بند کردیا ہے ؎ آنکہ راہش برخلاف سنت است + بر قبالش طوقہا لعنت است + اور حضرت امیر المومنین
عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب سے مینے آنحضرت صلعم سے بیعت کی ہے نہ کبھی راگ گیت گایا نہ جھوٹ بولا
نہ اپنے ہاتہہ سے آلہ تناسل چھوا - اخذت من احیاء العلوم حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونکے پاس ایک
آدمی کچھہ پوچھنے آیا تو شعبی نے کہا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس امر مین یوں فرمایا ہے تب وہ شخص بولا کہ آپ
اپنی رائے سے بتلائیے تب شعبی بولے کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ مین اوسکو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے خبر
دیتا ہون اور یہہ شخص میری رائے دریافت کرتا ہے اور مجھکو اس سے اپنا دین زیادہ منظور رہے (واللہ مجھکو راگ گانا بہتر ہے)
اس سے کہ تجھکو اپنی رائے سے خبر دون ان کل آثار کو دارمی نے نقل کیا ہے - اخذت من کتاب حجت البالغہ - اور
سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی کہ وصف آنجناب سید الطائفہ چنین گفتہ ؎ شیخ جنید ان بیقین
پیر راہ + گفت چنین در حق آن دین پناہ + کوست میان عرفا یک بیک + راست چو جبرئیل میان ملک + قدس
سرہ مکروہ میدارد آن را باید دانست کہ کتاب فتوح الغیب از تالیف پیران پیر شیخ الشیوخ قطب الاقطاب
حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی معہ شرح فارسی سید عبدالحق محدث دہلوی رضی
اللہ عنہم اجمعین چنین فرمودند ترتیبیلے کہ شارع نہادہ - و اختیار کہ وے تعالی کردہ ترا دران جا دخلے نیست کہ آن
تدبیر یست کہ پروردگار تعالی و تقدس بر تو کردہ آنرا بشنو و اطاعت کن و فرمانبردار باش ؎ انچہ نماید کہ بکن
آن بکن + انچہ بگوید کہ مگو آن مگو + باسخنے او ہمہ تن گوش باش + وسوسہ بگذار و پریشان مگو + متلاعبة
بك الشیطان و یاری کنندگان بتو شیطانان و وہم و خیال با فگندن در ورطہ معصیت و ہتک ستار شریعت
و اسقاط در ہاویہ نفس و طبیعت فارجعی الی حکم الشرع پس باز گرد بسوے حکم دین و شریعت (والزمہ) ولازم شو
آنرا وجدا مشو از ان کل حقیقة لا یشہد لہا الشرع فہی زندقة ہر حقیقتے کہ گواہی ندہد و ثابت
نگرداند اورا شریعت پس آن حقیقت زندقہ است یعنی کفر و الحاد و انکار دین و آخرت و نفی احکام ربوبیت - حضرت
غوث رضی اللہ عنہ فرمودند اگر نمی بود لگام شریعت بر زبان من میدانم چیزیکہ در ظاہر شما ست و باطن شما ست و شما ا نند
شیشہ اید در نظر من - و گفت وے رضی اللہ عنہ ہمہ مردان خدا وقتیکہ رسیدند بسوے قدر نگاہ داشتند خود را مگر من رسیدم
بقدر و کشادہ شد مرا در وے روزنے پیش آمد در رہ شدم من در ان سوراخ پس نزاع کردم اقدار حق را بحق برائے حق
در حق اصحاب نبرادی شرع سے سرود سماع کا سنا جایز نہین ہے کیونکہ شیخ ابوالحسن علی بن قاسم بروایت صحیحہ فرماتے ہین

کہ شیخ ابوبکر حمامی اگرچہ صاحب احوال سُنّیہ و مقامات نورانیہ تھے (مگر سرود و سماع سے) اونکو بہت شوق تھا جناب غوث مآب حضرت
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ چند بار اونکو مانع ہوئے باز نہ آئے ایکروز غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اونکو مسجد جامع بغداد
مین پایا تو فرمایا کہ اے ابوبکر شریعت محمدی تیری طرف سے ہمارے پاس شکایت کرتی ہے اور تو باز نہین آتا
اب تو سزاوار اسکا ہے کہ سزا پاوے اور اپنی ولایت سے ہاتھہ اوٹھاوے یہہ کہکر اوسکے سینہ سے ہاتھہ لگایا اوسی
وقت سب حالات اونکے سلب ہو گئے اور شہر بغداد سے بمقام قرق پھینکے گئے بعد چند ماہ بحضور آن شاہنشاہ غوث
اعظم رضی اللہ عنہ والدہ شیخ ابوبکر حاضر ہوئی اور فراق فرزند مین زار زار روئی آپنے ارشاد فرمایا کہ تیرے پاس جو کنوان ہے
بعد ایکہفتہ کے تیرا بیٹا چاہ مین آجایا کریگا بکنارہ چاہ بیٹھکر جو بات کرنی ہو اوس سے کرلیا کر چنانچہ یہہ معمول ہوا کہ ہر ہفتہ
شیخ ابوبکر قرق سے زیر زمین ہو کر چاہ مین موجود ہو جاتا۔ اور اپنی والدہ سے باتین کر کر پھر قرق مین چلا جاتا۔
آخر الامر ایک ولی مظفر نام شہر بغداد مین تھے اور شیخ ابوبکر سے اونکو بڑی محبت تھی اونہون نے ایکرات ذات خالق
ارض و سماوات کو خواب مین دیکھا اور جناب الٰہی سے اونکو ارشاد ہوا کہ اے مظفر ہماری جناب مین کچھہ سوال کر کہ عنایت ہو
اونہون نے عرض کیا کہ الٰہی میرا سوال ابوبکر کا سوال ہے کہ اوس بیچارہ کا بہت برا حال ہے یہہ ارشاد ہوا کہ آج صبح تجکو بمحبت
محبوب سے سوال ہمارے کئے کہنا کہ خدا جلشانہ ابوبکر سے خوش ہوا تم بھی دل اپنا اوس سے شاد کرو اور ویرانہ اوسکا آباد کرو
اور نیز اوسی رات مین شیخ مظفر نے جناب پیغمبر علیہ السلام کو خواب مین دیکھا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی
حکم نافذ ہوا کہ ہمارے نور چشم لخت جگر عبدالقادر کے پاس جاؤ اور ہمارا پیغام پہونچاؤ کہ تمنے محض بسبب بے ادبی شریعت اکبر
ابوبکر حمامی پر غصہ کیا اب اوسکی تقصیر ہمنے معاف کی تم بھی معاف کرو اور آئندہ اوسکا صاف کرو علی الصباح ابو مظفر بجناب
کرامت مآب غوثیہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے ہنوز کچھہ عرض نہین کی کہ ارشاد ہوا کہ اے مظفر مبلغ رسالت ابو مظفر نے
بیان سنائے یعنی حکم ملک الرحمن بپیام سید الانام وبرو جناب غوثیہ گذارش کیا آنحضرت نے شیخ ابوبکر حمامی کو طلب فرماکر بغلگیر
فرمایا اور نیک نظر کیمیا اثر محبوب سبحانی ابوبکر حمامی فائز بہ نعمت جاودانی ہو گیا اوسوقت حضار کرامت آثار نے شیخ ابوبکر
حمامی سے دریافت کیا کہ ہر ہفتہ مین حاضر ہونا تمہارا چاہ مین اور ہمکلام ہونا اپنی والدہ سے کیونکر وقوع مین آتا تھا۔ جوابدیا کہ موکلان
الٰہی مجھکو ہر ہفتہ کیدن اوٹھا کر زمین کے اندر سے کنوئین مین لے آتے تھے اور بعد رخصت والدہ پھر واپس قرق مین لیجاتے تھے

؎ ہر کہ باشد در شریعت ناپسند + دور باش از وے کہ ہستی ہوشمند + اور حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ہر مومن کو
ہر حال مین تین چیزونکی بغیر چارہ نہین۔ اللہ کا حکم اوسکی پیروی کرے۔ اور اوسکی ممانعت کی چیز جس سے دور رہے اور اسکی
تقدیر جس سے راضی ہو۔ اور فرماتے ہین کہ پیروی کرو اور بدعت نہ پیدا کرو اور حضرات چشتیان سماع حلال بلا مزامیر
سنا کرتے تھے سماع حرام ساتھہ مزامیر کے ہرگز نہین سنا۔ و حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کہ اکابر
علماء ظاہر و رئیس اولیاء اللہ اند در عوارف گفتہ السماع یستجلب الرحمة من اللہ الکریم یعنی
سماع شنیدن میکشد رحمت از خداے کریم و حضرت بیہقی رحمہ در شعب الایمان روایت کردہ از جابر رضی اللہ عنہ
صحابی جلیل فرمودہ سرود میرویاند نفاق را در دل چنانچہ میرویاند آب زراعت را این حدیث مذکورہ حرمت سرود
و مزامیر دلالت میکند ؎ من بخیال زاہدی گوشہ نشین طرفہ آنکہ + مغبچہ ز ہر طرف میزندم بچنگ و دف + در حلقہ مغانم

دوش آن پسر چه خوش گفت با کافران چه کارت گر بت نمی پرستی اصلاح کار کجا و نغمهٔ خراب کجا ببین تفاوت ره از کجاست تا بکجا + این همه طول کلام بنابر نصیحت است که نوشته شد ؎ نصیحت گوش کن جانان که از جان دوستر دارند جوانان سعادتمند پند پیر دانا را + جو صوفی اس زمانہ خیر القرون کے خلاف حکم اللہ و رسول اللہ و مجتہدین آئمہ اربعہ و بزرگان دین متین جواز مزامیر میں تحریر پیش کریں وہ مضمون الحاقی ہے وہ ہرگز اون حضرات سے ایسے افعال قبیحہ ظہور میں نہیں آئے اس زمانہ آخر کی نقلی صوفیان مشربے بسبب ذوق و شوق سننے سماع مزامیر کا دوسرے مولوی نامی و گرامی کے نام سے جو مشہور و معروف ہیں جیسے حضرت سید گیسو دراز مرید حضرت نظام الدین اولیا۔ و قاضی ثناء اللہ۔ و حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہم اللہ وغیرہ خطوط یا رسالہ الحاقی مزامیر حرام مطلق کو حلال لکھ کر حدیث ابتدائیہ اسلام ہجرت مدینہ میں رسول اکرم صلعم جو منسوخ شدہ ملت حنفیہ میں چھپوا کر اوس پر عمل کرتے و کراتے ہیں۔ تاکہ جو حضرات متبع شریعت رسول خدا محمد مصطفے ہیں اعتراض نکریں کے

؎ نقد صوفی نہ ہمہ صافی و بیغش باشد + اے بسا خرقہ کہ مستوجب آتش باشد + حضرت مجدد الف ثانی ارشاد فرمودہ

چنانچہ **نقل** است روزے بمجلس طعام حضرت ایشان یعنی حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ حاضر بودم شیخ کمال الدین کہ از مخلصان حضرت خواجہ ما بود در افتتاح طعام در حضور ایشان اسم اللہ را بلند گفت ایشان را ناخوش آمد بجدیکہ زجر بلیغ فرمودند کہ او را منع کنید کہ در مجلس طعام حاضر نشود از حضرت ایشان یعنی حضرت خواجہ خود شنیدہ ام کہ حضرت خواجہ نقشبند علمائے بخارا را جمع کردہ بخانقاہ حضرت امیر کلال بردہ بودند تا ایشان را از ذکر جہر منع فرمایند علما بحضرت امیر کلال گفتند کہ ذکر جہر بدعت است نکنید ایشان در جواب فرمودند کہ نکنم۔ اکابر این طریقہ در منع جہر این ہمہ مبالغہ نمایند از سماع و رقص و وجد چہ گوید اخذت من النصائح وصایا مرزا مظہر جانجانان صاحب قدس سرہ العزیز جبکہ حضرت باقی باللہ خود پیران نقشبند اور حضرت امیر کلال نے ذکر جہر کرنیکو منع کیا تو کب ایسی صورت میں سماع اور رقص اور وجد جایز فرما دینگے تعجب ہے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ خلاف اوس کے اپنے ملفوظات میں یہ عبارت لکھیں (اندر وقت سماع نغمہ کہ طبیعت ساکن جا خود میباشد الخ) سے اباحت مزمار و نغمہ زیر بم مراد سمجھیں ہرگز نہیں ایسے صاحبزادے مولوی حافظ فرنگی محلی لکھنوی نغمہ و زیر بم کا استنباط ازرو شرع کے حرام مطلق ہے۔ اور نغمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اولیاء اللہ جو ذکر دل سے فرماتے ہیں وہ حلال ہے جیسا مولانا روم اپنی مثنوی میں ارشاد فرماتے ہیں **مثنوی**

اولیا را در درون هم نغمهاست
لا اله گفت الا الله گفت
هین لای نفی سرها برزنید
گوش را نزدیک کن کان دور نیست

طالبان را زان حیات بی بهاست
گو معنی رسول الله سفت
وین خیال و وهم یکسو افگنید
لیک نقل آن بتو دستور نیست

نشنود آن نغمها را گوش حس
نغمهای اندرون اولیا
گر بگویم شمهٔ آن نغمها

کز ستمها گوش حس باشد نجس
اولا گوید که ای اجزای لا
جانها سر بر زنند از دخمها

؎ از دیوان حضرت اشرف رحمة اللہ علیہ۔

فکر بند کاشکار اشد اسرار نهان
من حجاب خویش بودم کس حجاب من نبود

نور الا الله در آمد در دل لا از میان
چون نهان گشتم ز خود دیدم رخ جانان عیان

نمک اثنینیت از قلبم شد بلکسر بدر
کیف و کم بی کیف و کم بینم ز چشم بیخودی

شاهد وحدت رخم بنمود در مراة جان
کیف و کم باشد کجا اندر جهان بی نشان

و نیز در باب مزامیر و شراب و ربا و زنا۔ شیخ الاسلام حضرت احمد بن یحیی المنیری شیخ شرف الدین قدس سرہ العزیز مکتوب سیوم در صفحہ ۸ باید دید۔ برادر شمس الدین سلمہ اللہ تعالی حق سبحانہ تعالی بسعادت ابدی

رساند بمنہ وکرمہ سلام و دعا از کاتب حروف مطالعہ کنند و بدانند کہ مدار توبہ کار مرید خشنود گردن خصمان ست و این عقبہ بزرگ است بدانکہ گناہان ہمہ سہ نوع اند۔ یکے ترک گرفتن انچہ بر تو واجبست از نماز و روزہ و غیر آن توبہ این آن باشد کہ قضا کن ازین جملہ بقدر امکان انچہ توانی۔ دوم گناہے کہ میان بندہ و خداوند ہست چونکہ شراب خوردن۔ و زنا کردن۔ و آواز چنگ فرامیر شنیدن۔ و مانند آن بیرون آمدن از مثل اہل گناہان بدان باشد کہ پشیمان شوی و عزم محکم کنی کہ پیش نخواہم کرد۔ و جناب مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ در ملفوظات خود صفحہ ۳۷ سطر ۱۔ اینچنین فرمودہ اند ہر کہ عرض کرد در مقدمہ سماع بسیار افراط و تفریط راہ یافتہ طعن دین اہر بر قدما صوفیہ عاید میگردد باب آداب سماع در ہر کتاب موجود۔ قادریہ نقشبندیہ۔ سہروردیہ چشتیہ۔ ارشاد شد حضرات قدما چشتیہ با آلات فرامیر شنیدہ اند۔ چنانچہ سلطان المشایخ کہ مشغوف با سماع بود سفیر مود ہر کہ فرامیر شنود در محفل من نہ آمدہ باشد۔ جو شخص حرام سننے کا مرتکب ہو اور یہہ سمجھے کہ اسکی سماعت سے ثواب حاصل ہوگا یہہ خیال ہرگز نکرنا چاہیے کیونکہ ع گندم از گندم بروید جو ز جو + از مکافات عمل غافل مشو + حضرت امام غزالی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کیمیاء سعادت مین ارشاد فرماتے ہین۔ احتساب کے چار درجے ہین پہلا درجہ نصیحت اور خدا سے ڈرانا ہے یہہ بات سب مسلمانون پر واجب ہے۔ اسمین فرمان کی کیا حاجت ہے بلکہ بڑی عبادت یہہ ہے کہ بادشاہ کو نصیحت کرے اور خدا سے ڈرائے۔ دوسرا درجہ سخت گوئی ہے جیسے یون کہے۔ کہ اے فاسق۔ اے ظالم۔ اے احمق۔ اے جاہل کیا تجھے خوف خدا نہین۔ جو ایسا کام کرتا ہے یہہ سب باتین فاسق کے حق مین سچی ہین سچ بات کہنے مین فرمان کی کیا حاجت ہے۔ تیسرا درجہ یہہ ہے کہ ہاتھہ سے منع کرے۔ جیسے شراب پہینکدے چنگ و رباب کی آواز سنے تو توڑ ڈالے۔ ریشمی پگڑی کسی کے سر پر دیکہے اوتار لے یہہ کام عباد کیطرح واجب ہے۔ چوتھا درجہ یہہ ہے کہ چاندی کے برتن توڑ ڈالنا اوسکی دیوار پر سے تصویر مٹا دینا انتہی۔ اور جامع الفتاوی مین ہے سننا ملاہی اور بیٹھنا اور بجانا فرامیر کا اور ناچنا کل حرام ہے اور اوسکا حلال جاننے والا کافر ہے ع کے بآواز چنگ نغمۂ رود + مصطفے وجد رقص حال نمود + رقص ناقص بسوئے نقص بود + جنبش کاملان نہ رقص بود + حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے کہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید تہا کہ جب قرآن شریف کی آیت سنتا وجد مین آکر زمین پر گر پڑتا اس سے فرمایا اوسکو تو ترک کرسکتا ہے اگر تو اوسکو ترک نکریگا تو یون سمجہنا کہ ہمکو تو نے پس پشت چھوڑ دیا فرمایا الصعقۃ من الشیطان یعنی یہہ آواز اور گر پڑنا شیطان کیطرف سے ہے۔ و در ذخیرہ گفتہ کہ صوفی چون رقص میکند شیطان انگشت در دُبر اوی آرد تا یکین شمال وے تہ زند اخذت من الفتاوی برہنہ دفتر دوم۔ اور فتاوی عالمگیری مین جواہر فتاوی سے ہے قال السماع والقول والرقص الذی یعملہ الصوفیۃ فی زمانہ حرام لایجوز القصد الیہ والجلوس علیہ والغناء والمزامیر سواء یعنی سماع اور قول اور رقص جو کہ کرتے ہین اوسکو صوفیہ ہمارے زمانہ مین حرام ہے نہین جائز قصد کرنا طرف اوسکے اور بیٹھنا اوپر اوسکے اور وہ غنا اور مزامیر برابر ہے۔ و در باب سماع اختلاف کردہ اند و فرامیر را شنیدن علماء و فقہا حرام نوشتہ اند نباید شنید ع مکن مکن کہ نکو سیرتان چنین نکنند + چنانچہ درباب سماع حضرت قاضی حمیدالدین سہروردی در بغداد فرمود با قاضی شہر بگو فردا محضر کنید و علماء را حاضر آرید حمیدالدین

ہم حاضر خواہد شد اگر حمید الدین اہل سماع باشد سماع بشنود چون قاضی و علماء و مفتیان و اکابر و صدر ہمہ حاضر شدند مفتیان
پرسیدند کہ تو سماع میشنوی و باز این فتنہ فرو نشاندہ را از سر بنا کنی۔ قاضی حمید الدین جواب داد کہ اے من سماع
می شنوم و سماع را مباح میگویم بروایت علمائے ثلثہ۔ و بر قول امام اعظم ابوحنیفہ کہ خمر کہ حرام است تشنہ را در غلبۂ تشنگی چون
آب نیابد مباح است او اگر نخورد آتش شود و خود را ہلاک کردہ باشد و در شرع ہلاکت نفس نیامدہ است ہمچنین سماع بر قول امام
اعظم پر غمان را و دردمندان را مباح باشد۔ بیدردان و نفس پروران را حرام بود۔ و بر قول امام شافعی اگر یکے
برائے دفع چون باطن سماع می شنود مباح است و اہل را خود ہر یکے مباح گفتہ اند چہ بر قول امام شافعی رحمہ اللہ
تعالی و شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ خود فتوی بر اباحت سماع دادہ است چون او را پرسیدند چہ میگوئی در بارۂ
سماع گفت ہر چہ قصد میکند بندہ پیش خدا پس آن مباح است ہر یک از علماء و مفتیان فتوی دادند کہ مباح لاہلہ
و بر آن کتبہ کردند۔ اور نقل ہے حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری قدس سرہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری سے خرقۂ ارادت کا
حاصل ہوا تھا آپ صاحب سماع تھے اکثر مجلس سماع ترتیب دیتے آغاز مجلس میں قرآن شریف پڑھتے اور قرآن پر
خاتمہ مجلس ہوتا ایک روز عالم رویا میں حضرت رسول مقبول صلعم کی زیارت خواجہ کو ہوئی عرض کی یا حبیب اللہ آپ کو
سماع سے کیا بالکل انکار ہے فرمایا ما انکرہ بشیئ یعنی ایک صورت سے بالکل سماع سے پرہیز نہیں پس چاہئیکہ ابتدا
مجلس قرآن شریف سے کرے اور اوسی کلام متبرک پر مجالس اختتام پائے چنانچہ اوسی دن سے طریقہ ترتیب مجلس سماع کا
جاری ہوا۔ واقعی اسطرحکا سماع جن شرایط سے صرف سماع بلا مزامیر حسب فرمودہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سُنا کرتے تھے نہایت درست ہے ہر صوفیان و مفتیان کو اسطرحکا سماع سُننا چاہیئے اور سماع آلات لہو مزامیر کے
ساتھہ باجماع فقہائے ائمہ اربعہ مجتہدین و دیگر بزرگان دین متقین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سنا اوسکا حرام مطلق ہے
نہیں سننا چاہیئے جایز کو ناجایز نکرے حق حق ہے باطل باطل [illegible]
سماع وعظ کجا نغمۂ رباب کجا + چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سدرہ کی جڑ میں ایک چشمہ دیکھا
کہ اوسکو سلسبیل کہتے ہیں اوس سے دو نہریں نکلیں ایک کا نام کوثر۔ دوسری کا نام نہر الرحمۃ ہے۔ اور فرمایا مجھکو
وہان چند لوگ نظر آئے کہ بعضون کے منہہ سفید اور بعضون کے سیاہ تھے جنلوگون کے منہہ سیاہ تھے وہ اوس نہر میں
آکر نہاتے تھے جب باہر نکلتے تھے رنگ ونکا سفید ہوجاتا تھا مین نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہہ کون لوگ ہین
کہا یہہ وہ لوگ آپکی امت کے ہین (اچھے کام کو برُے کام کے ساتھہ ملایا) پھر اوس سے توبہ کی اونکی توبہ قبول
فرمائی جیساکہ صوفیان اس زمانہ شر القرون کے سماع کو مزامیر کے ساتھہ بسبب ذوق شوق کے سنتے ہین اور مولود شریف
پڑہ کر بعدہ سماع مزامیر کے ساتھہ سنتے ہین اچھے کام کو برُے کام کے ساتھہ شامل کیا ہے الفصل ان لا یجتمعا
خلطوا عملا صالحا و آخر سیئا ۔ ایسے مضمون کو مثنوی معدن فیض مین حضرت قبلہ گاہی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہین مثنوی معدن فیض اجتماع دو ضد آمد از محال + آب با آتش کجا یابد وصال +
کفر و ایمان کے بہم یکجا شود + نور ظلمت کے بیک قالب رود + ایسا نہین چاہئے۔ اللہ تعالی اپنے کلام پاک مین
ارشاد فرماتا ہے فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم عذاب عظیم یعنی سو ڈرتے رہین

جو لوگ خلاف کرتے ہین اوسکے حکم کا کہ پڑی او نپر کچہہ خرابی یا پہونچی اونکو دکہہ کی مار مشکاۃ بالامر بالمعروف مین ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے کوئی قوم کہ کئے جاوین اونکے درمیان برے کام۔ پہر وہ قوم قدرت رکہین دفع کرنے پر اوسکے پہر اونکے ساتہہ اونکو دفع نکرے تو نزدیک ہے کہ گہیر لیوے سب کو عذاب الہی کا ۵ آنرا کہ رحیم شود رد کائنات + مردود بارگاہ دل ماکسے مباد + قولہ واضح ہو کہ مین نے بتاریخ ۵۔ جمادی الاول روز سہ شنبہ ۱۳۱۸ ہجری ڈہائی بجے دنکے اس سالہ احقاق السماع کو لکہنا شروع کیا اور وجہ اوسوقت لکہنے کی یہہ ہوئی کہ اسی شب کو نواب عبد اللطیف خانصاحب ابن نواب عبد الباسط خانصاحب ابن ظہیر الدولہ وزیر اعظم ملک اودہ نے انتقال کیا تہا اور چونکہ پشت ہا پشت سے فقیر کے بزرگون سے اور نواب صاحب مرحوم کے بزرگون سے رابطہ چلا آتا ہے اور مثل عزیزون کے برتاؤ ہوتا ہے چنانچہ میرے والد ماجد مدظلہ العالی سے اور نواب صاحب مرحوم سے بہی ارتباط تہا اونکی تجہیز و تکفین و تدفین سے ہملوگونکو قریب ۸ بجے کے فرصت ہوئی گہر واپس ہوئے چونکہ طبیعت کو انتشار تہا کوئی علمی کتاب دیکہنے کی طرف طبیعت راغب نہوئی معمولی رسایل دیکہتے دیکہتے خیال آیا کہ اس سالہ کو لکہون چنانچہ دفع وحشت کیلئے مینے اسکو شروع کیا اور قریب مغرب کے اوسی روز مین مینے اوسکو ختم کیا۔

قطعہ تاریخ طبع احقاق السماع مصنفہ خواجہ حافظ محمد شریف الدین صاحب شریف لکہنوی

کتاب غنا لکہہ چکے عبد باری	ندادی مجہے غیب نے یہہ کہ سن تاریخ	کہو منکرین غنا سے سنا ہے	نبی نے صحابہ نے غوث و ولی نے
لا قوۃ الا باللہ التوفیق ۱۳۱۸		مستحق بود ہر خاص و عام	گر غنا در اوایل اسلام
بعد از ان زین سماع تا محمود	سہو از رین بنا منع نمود	آنچنان گرچہ حکم اول بود	حکم ثانی و لیکن چنان فرمود
من برین حکم ثانی از دل و جان	تا ہم بدلایل و برہان	تو نظر کن بناسخ و منسوخ	از سر عدل و اعتقاد و رسوخ
نشنیدی کہ از فروع اصول	لعن بر صوت لحن کردہ رسول	بو حنیفہ کہ فرق مجتہدین	بود در عرصہ زمان و زمین
مالک و شافعی و ہم احمد	یوسف و ہم محمد و امجد	بیشک و ریب آشکار و نہفت	مر غنا را حرام مطلق گفت

آپ مولوی حافظ عبد الباری لکہنوی حنفی خلاف حکم حضرت امام جہان صوفی امام اعظم ابو حنیفہ کوفی کے غنا و مزامیر کو ہمراہ شریف لکہنوی جہتری فضالہ شاعران کی سنتے ہین ۵ اور ہیجان صوفیت سے ہے راگ + جان در جسم صوفیت ہے راگ + راحت جان غنا ہے مطرب ہے + صفا عرفان غنا ہے مطرب ہے + حنفیت مین یہ خلل نہین کچہہ + اور خلاف اوسکے یہہ عمل نہین کچہہ حنفی کا ہیکو ہے وہ حنفی + جنفی ہے وہ نام کا حنفی + غور فرما کر آپ مطلب احادیث ملاحظہ فرمایئے مغنی مین لایا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنا اوگاتا ہے نفاق کو جیسا کہ پانی اوگاتا ہے روئیدگی کو احیاء العلوم مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیجائیگی اسلام کو لہو اور باطل اور غنا۔ اور مضمرات مین ہے جس شخص نے مباح کیا غنا کو وہ فاسق ہے اور آیا ہے کہ ہارون رشید خلیفہ ایک مجلس عیش مین ایک عورت کو فرمایا عود بجا جب اوس نے بجایا تو ہارون رشید کو پسند نہ آیا عورت سے کہا

اے امیر المومنین یہہ عود باجا میر نہین ہے فرمایا کسیکو کہ عود باجا اوسکا لے آ۔ وہ شخص گیا اور عود باجا لیکر آتا تہا کہ
ناگہان راہ مین ایک شیخ کو دیکہا کہ گٹہلیان کہجور کی چن رہے ہین اوسنے کہا اے شیخ راستہ چہوڑو شیخ نے سر اوپر
اوٹہایا دیکہا کہ اوسکے ہاتہہ مین عود باجا ہے اونہون نے عود باجا لیا اور زمین پر دے مارا شیخ کو کوتوال کے پاس پکڑ کر
لیگئے اور کہا کہ اوسکو پہرے مین رکہو تا امیر المومنین یعنی ہارون رشید کو خبر کرو نہین کوتوال نے کہا کہ آج بغداد مین
کوئی شخص زاہد زیادہ انسے نہین ہے امیر المومنین نے اونکو کسلیئے پکڑ بلایا ہے اوس عود باجا والے نے کہا مجہکو اس سے
کیا کام ہے تو اونکو رہنے دے پہر وہ شخص ہارون رشید کے پاس گیا اور کہا اے امیر المومنین مین عود باجا لیئے آتا تہا
اور ایک شیخ راہ مین بیٹہا تہا اوسنے عود باجا کو زمین پر دے مارا اور توڑ ڈالا خلیفہ نے جب یہہ بات سنی تو آنکہین
مارے غصہ کے سرخ ہو گئین مجلس کے ہمنشینون نے کہا کہ فرمایئے تو اوسکو گردن ماریں ہم۔ کہا خلیفہ نے کہ حاضر کرو
اوسکو تا اوس سے مناظرہ یعنی بحث و گفتگو کرین ہم۔ خادم شیخ کے پاس آیا اور کہا کہ تجہکو امیر المومنین بلاتا ہے سواری
شیخ نے کہا کہ مین سوار ہونیکا نہین ہون مجہکو پیادہ چلنا بہتر ہے۔ پس خلیفہ کے دروازے پر آئے خلیفہ کو خبر کی لوگون نے
کہا۔ کہ شیخ آیا ہے خلیفہ نے کہا اوسکو یہان نہین بلا سکتے ہم۔ کہ بعضی چیزین یہان خلاف شرع ہین۔ خلیفہ اوٹہکر اور جگہہ
جا کر بیٹہا۔ اور شیخ کو بلوایا۔ شیخ کی بغل مین گٹہلیان کہجورون کی بہری ہوئی تہین لوگون نے کہا کہ انکو پہینکدو کہ خلیفہ کے
سامنے چلتے ہو تم۔ شیخ نے کہا کہ یہہ میرا قوت ہے رات کا انشاء اللہ تعالی۔ لوگون نے کہا کہ آجکی رات کا تیرا قوت ہم
دینگے۔ شیخ نے کہا تمہارا کہا ماننا میرے کام کا نہین ہے جب شیخ خلیفہ کے پاس حاضر ہوئے تو سلام کیا اور بیٹہے خلیفہ نے پوچہا
اے شیخ کیا باعث تہا کہ یہہ کام کیا تم نے۔ خلیفہ نے شرم کی اس بات سے کہ صریح نام عود باجا کا لے صاحب شرع کے آگے
شیخ نے کہا کہ مینے تیرے باپ دادا کو دیکہا ہے کہ یہہ آیت بر سر منبر پڑہا کرتے تہے۔ ان اللہ یامر بالعدل
والاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کرنے
عدل و احسان کا اور دینے قرابتون کا اور منع کرتا ہے بیحیائیون اور خلاف شرع سے۔ پس مینے ایک چیز خلاف
شرع دیکہی اوسکو توڑ ڈالا مینے اس مین کیا بیجا کیا ہے۔ خلیفہ نے کہا واللہ خوب کیا تمنے حدیث مین آیا ہے کہ وہ
لوگ کہ حکم کرتے ہین اچہی باتونکا اور منع کرتے ہین بری باتون سے اور محبت رکہتے ہین للہ اور بغض رکہتے ہین للہ
وہ بہشت کی بالاخانونمین ہونگے یاقوت و زمرد کی اور ہر ایک کا اونمین سے تین تین سو حورون سے نکاح کیا جاویگا
جبکہ انکی طرف نظر کریگا وہ کہینگے کہ یاد رکہتا ہے تو کہ فلانے وقتمین حکم اچہی بات کا اور منع بری بات سے کیا تہا
تو نے اور ہم جزا اوسکی ہین۔ جاننا چاہیے کہ جو کچہہ کہ مکروہ ہے منع کرنا اوس سے مستحب ہے اور سکوت کرنا اوسپر
مکروہ۔ اور جو کچہہ کہ حرام ہے منع کرنا اوس سے واجب ہے وقت قدرت کے اور سکوت اوسپر حرام۔ واہ جناب
مولوی حافظ محمد قیام الدین فرنگی محلی لکہنوی مولف احقاق السماع آپ کیسے متبع شریعت ہین واقعی طور پر شریعت
سے آپ دور رہنے والے ہین یہہ سب بری صحبت کا اثر ہے اس زمانہ چودہوین صدی مین سوائے لہو لعب و شر
فساد و بیہودہ حق کے شب و روز اپنی اوقات تلف کرتے ہین اور کوئی نیک کام جو باقیات صالحات سے ہو بعد اون کے
پر منظور ہو ... تمام عالم کو اپنے ساتہہ ... شروع کردیا ... خوف خدا رسول کا

نہین کرتے اور آپ بڑے صادق راوی ہین کیونکہ آپنے صف ایک سے تا صفحہ ۴۴ ورق ۲ تک قریب دو بجے کے شروع کیا
اور قریب مغرب کے اوسی روز رسالہ مذکور ختم کیا یعنی شام نہین ہوئی سبحان اللہ کیا وحشت دور کیا - آپ بڑے صادق
راوی ہین آپ ہی کی تحریر سے دروغ بیانی آپکی ثابت ہو گئی کہ عرصہ چار گھنٹہ مین رسالہ مذکور تالیف کر ڈالا
خوب احقاق حق کا کیا اسی تعجیل کی وجہ سے آپنے غور نہین فرمایا حق و باطل مین امتیاز نہین کیا اکثر روایت علامہ
عبد الغنی نابلسی جو تحقیق سماع مزامیر مین خلاف ائمۂ اربعہ رضی اللہ عنہم کے حرام مزامیر سماع کو حلال ثابت کیا آپ
حنفی قادری لکھنوی نے ایسی ہی حدیثین و روایتین نقل کر ڈالا اسکا کچھ بہی خیال نہین فرمایا التعجیل من الشیطان
والتانی من الرحمان مشہور ہے تعجیلاً رسالہ احقاق السماع جواز مزامیر لکھکر لکھنؤ مین چھپوا دیا او علماء باعمل
حضرات فرنگی محل کو بسبب تعجیل کے نہین دکھلایا وہ حضرات دیکھتے تو اصلاح دیکر درست کر دیتے جب آپ چھپاتے -
آپ بہی تو علمائے فرنگی محل کے گھرانے سے ہین وہ حضرات آپکے خلاف مزامیر نہین سنتے شرع کی پیروی کرتے ہین
آپکو چاہیئے کہ سننے مزامیر سے توبہ کیجیے ایسے فعل قبیح سے باز آئیے - دوسرے مولوئین کی طرح جمی نرہیئے ۶ باز آمانا اہر کچہ
کردی باز آ + ابتدا مین جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ طیبہ مین تشریف فرما ہوئے
عورات انصاری نے خوشی مین آپکے مقدم شریف لانیکی وجہ سے دف بجایا تہا وہی حدیثین جمع کرکے اپنے رسالہ احقاق
السماع مین نقل کرکے جواز کا فتوی دیا کہ مزامیر کا سننا بہی درست ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ہے
حالانکہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام ملاہی کی آواز سنتے اپنی اونگلی اپنے کانمین لاتے - ۲ استماع الملاہی
معصیۃ والجلوس علیہا فسق و ۲ التلذذ بہا من الکفر - آپ بزرگ دانش کو ناسخ منسوخ کی
حدیثونکی خبر نہین اور آپ حنفی بہی ہین تقلید کا بہی دعوی ہے باوجود ہونے اولاد علمائے فرنگی محل کے یہہ
بہی نہین جانتے کہ امام جہان صوفی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے نزدیک تمام حدیثین مزمار
سننے کی منسوخ ہین - اب التماس یہہ ہے کہ جب اس فقیر زیدی آل ابو ترابی الہ آبادی کا جو آپکے جواب مین
رسالہ تالیف رد احقاق السماع المسمی بدرۃ التعزیر لسامعین السماع بالمزامیر - بعد چھپنے کے آپکو ملے اوسوقت بغور
ملاحظہ کرکے جواب دیجیے مین تعجیل نفرمایئے کسواسطے کہ ہمکو کوئی گر دیر کوئی پیہ غم + آپ فعل حرام کو نہین
جانتے تمام عامی جانتے ہین عمل کرین یا نکرین - مزمار کا سننا - و ربا کا کہانا و شراب کا پینا و گوشت
گدہے و سور کا کہانا اور زنا کرنا حرام مطلق ہے - کیونکہ عند الفقہاء یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جو حرام کو حلال جانے
وہ کافر ہے حلال نہین سمجھنا چاہیئے - آپنے کیا خوب وجہ لکھی ہے تالیف رسالہ احقاق السماع کی کہ شنبہ
[illegible] کو نواب عبد اللطیف خان صاحب بن نواب عبد الله مصطفی خان صاحب بن نواب ظہیر الدولہ وزیر اعظم
ملک اودھ نے انتقال کیا تہا غم مین اونکی روح خوش کرنیکے واسطے جواز مزامیر مین جو آپکے والد سے اور نواب
صاحب مرحوم سے ارتباط تہا دفع وحشت کے لیئے کہ روح نواب صاحب کی خوش ہوگی دفن کرکے بہت
جلد تحریر فرمایا سبحان اللہ کہان وفات نواب صاحب کہان خیال قیام الدین صاحب کی تالیف جواز

مسرور رہوئی ہوگی۔ افسوس ہے ایسی سمجھہ پر۔ **ترمذی** از حضرت ابی ہریرہؓ آوردہ آنحضرت صلعم فرمودہ مطربہا و معازف علانیہ کردہ شوند در علامت قیامت گفتہ کہ از وقوع آن بظہور آید۔ فی الواقع بعض مولویوں نے عوام بازاری کے ساتھہ جا کر مزامیر کے سننے کا رواج دینا اوس محفل خاص کو حقانی کہنا شب و روز معازف اور گانیوالونکا مشغلہ اختیار کرنا اور بیہونکا راگ سُننا اور اپنے ساتھہ عامی بازاری لوگونکو ترغیب دیکر لیجانا سُنوانا اور اون عامیون سے نذر لینا اور قوالونکو دینا آثار قیامت سے ظہور مین آیا ہے ۲ اللھم احفظنا من کل ہذہ الدوران۔ غرضکہ جو امور قانون شریعت سے برخلاف ہین عند اللہ ثواب نہین بلکہ موجب عقاب ہین ۷ زمین شور سنبل بر نیارد + در و تخم عمل ضایع مگردان۔ جیساکہ شراب پینا دوا کے طور پر مریض قریب المرگ کو از روے شرع کے جایز ہے ویساہی نکاح کیوقت جملہ مزامیر سے دف کا بجانا بلا اجماع جایز کیا ہے شرع نے نہ تمام مزامیر کے بجانیکا فتوی دیا ہے۔ بعض مولویصاحب تمام مزامیر کے سُننے کا قیاساً فتوی دیدیتے ہین دعاگو کے نزدیک معاملا شریعت مین ایسے قیاس کو ترجیح دینا گویا مخالفت شرع کی کرنا ہے۔ اس رسالہ احقاق السماع کی تردید جس جگہہ مولویصاحب لکھنوی نے مزامیر کا سُننا جایز کیا ہے اوسی قول کو فقیر نے ناجایز ثابت کیا ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام انگشت در گوش درمی آورد چون ملاہی بگوش وی می اُفتاد۔ پس جملہ اہل اسلام کو چاہئے کہ پیروی رسول اکرم صلعم کی کرین کہ جب ایسی آواز مزامیر کی کہین سُنین تب ۷ پنبہا در گوش کن تا نشنوی + پر عمل فرمادین۔ چونکہ صرف سماع کا سننا شرایط کی روسے جایز ہے اسوجہ سے اوسکی تردید نہین کیگئی ٭ نصیحت گوش کن جانا کہ از جان دوستر دارند + جوانان سعادتمند پند پیر دانا را +

تمت بالخیر

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ ثالث بے نظیر رد احقاق السماع بدرۃ التعزیر المسمی للسامعین السماع بالمزامیر تاریخ ۲۱۔ رمضان المبارک روز پنجشنبہ سنہ ۱۳۱۹ھ کو اختتام کو پہونچا اللہ تعالی اس نسخہ مذکور کو مقبول خاص و عام کرے۔ آمین یارب العالمین ٭

حق کی عنایت کا بڑا شکر ہے	آج شفقت کی ہوئی راہ طے
منزل تکمیل کو پہونچی کتاب	فتح حقیقت کا ہوا سدّ باب
صاف بیان شرع کا قانون ہوا	صاف عیان فرع کا مضمون ہوا
یہہ مدد حق سے ہوئی وہ کتاب	جسمین کوئی حرف نہین ناصواب
اسمین ہے سلوک ہدایت کی راہ	اسمین ہے متروک ضلالت کی راہ
اہل ہدایت کو پسند آئیگی	اہل ضلالت پر بلا لائیگی
یارب بدرت نامہ سیاہ آمدہ ایم	واز آتش دوزخ بہ پناہ آمدہ ایم
ہر چند کہ با غرق گناہ آمدہ ایم	با قافلہ عذر براہ آمدہ ایم

خداوندا کوئی چیز ایمان سے بہتر نہین جو تونے ہمکو دی ہے ہمکو اوس سے بہتر سوائے اپنے دیدار کے کیا دیگا۔ خداوندا مین گناہ کی وجہ سے تجہہ سے دعا کرنا کیون موقوف کرین کیونکہ مین تجہکو نہین دیکہتا کہ گناہ کی وجہ سے تو اپنے عطا کو موقوف کردے۔ مین ہرچند گناہ کرتا ہون تو عطا اپنی بند نہین کرتا مین بہی اگرچہ گناہ کرتا ہون مگر دعا سے باز نہین رہونگا۔ آلہی اگرچہ مین گناہ ترک نہین کرسکتا مگر تو گناہ بخش سکتا ہے ؎ الہی تا غفور اسمت شنیدم + گنہ را مست شادی مرگ دیدم + آلہی بحق بنی فاطمہؓ + کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ + آلہی بداعمالی سے ڈرتا ہون۔ اور تیرے فضل کی امیدر رکہتا ہون۔ پس اپنے فضل کو میری بداعمالی کی وجہ سے باز مت رکہہ۔ آلہی کیونکر تجہکو پکارون حالانکہ مین بندہ گنہگار ہون۔ اور کیونکر تجہکو نہ پکارون حالانکہ تو خدائے کریم ہے۔ تو عجب پاک ذات ہے کہ بندہ گناہ کرے اور تجہکو شرم آوے ؎ عجب دارم از شرم دار د زمن + کہ شرمم نمی آید از خویشتن + الٰہی شیرین عطا میرے دل مین تیری امید ہے اور عمدہ کلام میری زبان پر تیری تعریف ہے اور اچہا وقت میرے واسطے تیری دیدار کا وقت ہے۔ آلہی میرے پاس بہشت کا عمل نہین اور دوزخ کی طاقت نہین رکہتا۔ اب تیرے فضل سے کام پڑگیا تو امید نجات کی ہے ؎ یارب تو مرا با آتش قہر مسوز + در خانۂ دل چراغ ایمان افروز + این خلعت بندگی کہ شد پارہ ز جرم + از راہ کرم برشتۂ عفو بدوز + اے رب معاف کر مجہکو اور میرے ماں باپ کو اور جو آدمی میرے گہر مین ایماندار اور سب ایمان والے مردون کو اور عورتون کو ؎ رحم بر حیدر حسن اے کردگار + ہر دمش دریا دخود مضطر دار + باطنش را بہرہ از نور یقین + بخش آمین یا اللہ العالمین۔

الراقم خاکسار

عاصی زمن ابو ضیا سید شاہ حیدر حسن فیعی ہدایت الٰہی معانہ ارشاہی عفا عنہ ساکن محلہ بحیٰی پور منمحلات شہر الہ آباد دائرہ حضرت شاہ محمد رفیع الزمان مرحوم مغفور

صحیحنامہ اغلاط رسالہ ثالث رد احقاق السماع بدرۃ التعزیر لسامعین السماع بالمزامیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٥	٢٥	ایسے حیلے ہونا	ایسے حیلے ڈہونڈہنا	٦٦	٣	برابر	برابر ہے
٧٠	٢٤	درون نی باخبر	درون نئے ما باخبر	٧١	١	محرابان	محرمان
٧٢	٦	وہ رہا ہے	وہ کافر ہے	٧٥	٣	طاہریۃ	ظاہریۃ
٨٠	١	[illegible]	[illegible]				

قطعات و رباعی تاریخ تولد برائے یادگار ناظرین معزین درج رسالہ ہذا ہے

برخوردار کامگار راحت جان - نور دیدگان طفل مظہر - ماہ منور - مہر انور - آل صفدر -
سراج روشن - شمع انجمن - ذکی زمن - سیّدہ شاہ مظفر حسن - عرف مولانا صاحب - پسر نور الابصا
لامع الانوار - نور العین - افتخار الوین - رضامندی ابوین مین شب و روز مصروف رہتے
ہین - جوان متقی متبع شریعت ملت حنفیہ - صوفی باصفا - زاہد بے ریا - شیرین زبان - طوطی لسان
افصح الفصحا ابلغ البلغا - رفیع الشان - بدیع البیان - خلق حسن و نیک تن - نادرۂ زمن - ماہر
علم و فن مولوی سید شاہ مظہر حسن المعروف ملّا صاحب سلمہم اللہ من آفات الزمن ابن
ہیچمیرز ابو ضیا سید شاہ حیدر حسن مؤلف رسالہ مذکور این قبول حضرت ذو المنن و الشرف
جناب شاہ محمد حسن اشرف حنفی قادری خلف و سجادہ نشین جنید بایزید دوران حضرت
شاہ محمد زمان حنفی قادری خلف و سجادہ نشین قطب الاقطاب ہندوستان حضرت شاہ
محمد رفیع الزمان حنفی قادری معافیدار شاہی حسنی الحسینی یحیی پوری الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہما -

نور چشم مظہر حیدر حسن
میر صاحب حاجی بیت اللہ
تا شود سال ولادت آشکار

شد چو پیدا نیک روی و نیک خو
عابد و زاہد ولی نام جو
اختر حسن نہادہ نام او

بستم شہر ربیع آخرین
آنکہ بہر پاکی روح و جسد
دار و شن ایزد بحفظ خویشتن

بود شنبہ فرح بخش ما و تو
روز و شب بر ما میگذارد با وضو
از شر و ہر حسود و ہر عدو

١٣٢٠ ہجری

قطعہ ثانی اردو

دیا خالق نے پوتا آج حیدر حسن تجھکو
نہال آرزو کے باغ مظہر مین ثمر آیا +

کہا ہاتف طرب لکھ مرادونکا چمن پھولا
ہوا ہے فضل سے اللہ کے بخشش حسن پیدا

١٣٢٠ھ

رباعی

ہو گیا کیا تجھ پہ لطف ذو المنن
فضل سے خالق نے دیا پوتا تجھے

ہے وہ در شکر خدا سے پر دہن
نام تاریخی رکھا بخشش حسن

١٣٢٠ ہجری

قطعہ تاریخ ثالث اردو

مظفر حسن آج پیدا ہوا
گلستان مظہر مین آئی بہار

بفضل خدا آئے زیب زمن
پہلا میوہ شاخ نخل چمن

چلی ٹھنڈی ٹھنڈی نسیم سحر
جو سال ولادت کا آیا خیال

ہوا غنچہ آرزو خندہ زن
کہا بلبل نے بخشش حسن

١٣٢٠ ہجری